ان من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحرا

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ مجموعہ سخندانی گنجینہ شیوا زبانی آئینہ شیرین بیانی یعنی



باہتمام خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

قومی پریس واقع چوک لکھنؤ میں چھپا

کلیات

طالب ملتانی

یعنی

نیرنگ خوش بیانی — حدائق نعت خوانی — چمن تواریخ

۱۳۰۹ھ — ۱۳۱۰ھ — ۱۳۱۰ھ

طبعزاد جناب منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی شاگرد حضرت شوق نیموی عظیم آبادی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک قومی پریس کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

۱۸۹۳ء

قومی پریس لکھنؤ مین چھپا

مفید کتابین

لوح محفوظ

یہ کتاب حزب البحر کی شرح ہے جسکو فقیر نے نہایت جانفشانی سے تالیف کیا ہے اسمین حزب البحر سے پڑھنے کی ترکیب مع دیگر عملیات نہایت شرح وبسط سے لکھی ہے۔ قیمت فی جلد ۸/

غایة التسہیل

یہ رسالہ ناقصون کے علاج مین فقیر کی تالیفات سے نہایت بے نظیر ہے۔ نایاب نایاب نسخے اسمین لکھے ہین۔ جن حضرات کے پاس ناقص ہون وہ ضرور اس رسالے کی خریداری کرین۔
قیمت فی جلد۔

مذباح البقر

اسمین گاؤکشی کی بحث نہایت صاف صاف طور پر لکھی گئی ہے۔ اسکے ساتھ رسالہ تذئیل بھی ملحق ہے۔ جسمین بزرگانِ دین کی قدمبوسی و دستبوسی کا بیان ہے۔ حضرت مؤلف کی نظرثانی اور محو واثبات کے بعد دوبارہ چھپا ہے۔
قیمت فی جلد۔

المشتہر

حکیم سید محفوظ الحق واصل۔ عظیم آبادی۔ شاگرد مولانا شوق نیموی
شہر پٹنہ۔ کنگھیا ٹولہ۔ لال پھاٹک



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لٹاتا ہون مین گنج شائگان توحید یزدانکا
مراسینہ ہے گنجینہ دُرِ تصدیق و

رہی اک عمر سبکو جستجوی گوہرِ معنی
مرے دلمین ملا آخر پتا اس گ

خمارِ کیفِ ہستی سو رہا تک سر مین کہتا ہون
پیا تہا ایک ہی جرعہ ازل مین جام

بھرے ہین گوہرِ اسرار لاکھون میرے دامن مین
مراد آجکل غوّاص ہی دریای ع

پسینا آگیا ہر عضو مین فرطِ تکاپو سے
سمندِ فکر کو جب عرصہ گاہِ حمد مین

صفات و ذات تیری ای خدا بالذات واجب ہین
نہین ہی دخل تیری بارگہ مین نقص

پے ادراک شہبازِ فلک گو اڑ اڑا ابر سون
نہ پایا آجتک لیکن کنارہ عزت و

رسول اللہ کا جب تو ن لا احصی ثنا بک ہے
کمال شکر کیا ہو مجھسے تیری لطف و احسانکا

مری اقلیم دل پر نفس سرکش نے چڑھائی کی
خدا کے ہاتھ ہے بچنا متاع دین و ایمان کا

ندامت سے اگر یوہین رہی جاری مری آنسو
کسی دن تو ہوی ڈالونگا مین فر اپنے عصیانکا

اگر مانع نہوتی آیت لا تقنطو یارب
تو بنتا کثرت عصیان سے دل گھر یاس و حرمانکا

پڑا ہون لطمۂ موج بلا مین دستگیری کر
ڈبو دیگا وگرنہ جزر و مد اس بحر عصیانکا

بنانا خضر راہ منزل تقوی مرے دلکو
اگر بھولی سے بھی ہو نہ ہو وطریق زشت شیطان کا

مرے ماں باپ کی کر مغفرت اپنی کرم سے
مجھی بھی بخشدے صدقہ رسول جن و انسانکا

جزاک اللہ طالب تو نے کیا اچھی غزل لکھی
کہ ہے روح القدس یکسر غزل خوان تیرے دیوانکا

[illegible] وصف مین نے عارض محبوب یزدانکا
بنا ہر صفحہ دیوان نمونہ باغ رضوان کا

یہانتک گرمی سودای خورشید رسالت تھی
بہار چاک دامن پر ہے جوبن صبح خندانکا

کھلا ہے وہ گل عشق محمد گلشن دل مین
کہ نکلا طائر سدرہ بھی طوطی اس گلستانکا

غسالہ پای اقدس کا ملا جس خضر طالع کو
کبھی بھولے سے بھی خواہان نہین وہ آب حیوانکا

منور آپکی خاک قدم سی دیدۂ دل ہین ۔ مری آنکھون کو آگے کیا ہی سرمہ صفاہان کا

شب معراج پہونچا برق آسا لامکان دم مین ۔ براق اوس یکہ تاز عرصۂ اسری نی جب ہانکا

مقرر قاب قوسین آپکا رتبہ ادنی ہے ۔ کہا کو او ادنی ہی قرب ظاہری محبوب یزدان کا

لگایا کحل مازاغ البصر جب شاہ اکرم نے ۔ تو پردہ چشم دل سی اوٹھ گیا اسرار پنہان کا

کہین ہے افضل و اعلی گمان و وہم انسان سے ۔ خدا ہی جانتا ہے مرتبہ اوس صاحب شان کا

یہی ہی آرزوی دل کہ جا پہونچون مدینے مین ۔ کرون اظہار سارا حال اپنے شوق پنہان کا

لگاؤن سرمۂ خاک حریم روضۂ اقدس ۔ نکالون مین غبار اپنے دل مجروح ارمان کا

پڑھون اشعار نعتیہ حضور سرور عالم ۔ بنون اسکے صلے مین مستحق لطف فراوان کا

شفاعت ہو مری بھی حشر مین یا شافع امت ۔ تو اصحابون کا تصدق اور صدقہ شاہ جیلان کا

رہون مین آپ ہی کے سایۂ دامان رحمت مین ۔ نہ حورون کی ہے کچھ خواہش نہ مین طالب ہون رضوان کا

جو نعت پاک مین لکھی غزل یہ مین نے ای طالب
مرا دیوان ہمپایہ ہوا دیوان حسان کا

نظر آنے لگا عالم چراغ زیر دامان کا ۔ جو منہ اپنا شب وصل اوس پری نے شرم سی ڈھانکا

کسی یوسف لقا کی آرزوئین بند رہتی ہین
ہے عالم خانۂ دل مین مرے کنعان کے زندانکا

ہوا کہائی جو مثل بوی گل وحشت تجرد کی
نہ الجہا میرے دامن سے کوئی کانٹا بیابانکا

کسی کی کاکل پر پیچ کا سایہ پڑا اس پر
نہین بے وجہ ہرگز پیچ کہانا عشق پیچان کا

مرے زخم جگر پہٹتے چلے جائینگے ای قاتل
لگا دے آج اک تار نظر کا ہمین ٹانکا

مری بالین پہ چالیس دن تک بیکسی روئی
کیا اوسنے بہی سوگ آوارۂ شام غریبان کا

الٰہی شکر ہے ہر زخم دل کو اپنے پاتا ہون
دعا گو تیغ قاتل کا ستائش گر نمکدان کا

بہار عیش مین یہ باغ دل کیا لہلہاتا تہا
خزان غم نے پہیکا کر دیا رنگ اس گلستانکا

لہو کیسا دیا زخم جگر نے ہمدمو شب بہر
کہین کروٹ بدلنے مین نہ ٹوٹا ہو کوئی ٹانکا

وہ ہون دلسوختہ گہائل کہ فرط گرمی جوش سے
لگاتے ہی جل اوٹہتا ہے مرے زخمونکا ہر ٹانکا

تمہارا قد نرالا دہج نرالی خو نرالے ہو
نہ نکلا آجتک نام خدا تمسا کوئی بانکا

ہماری آرزوئین لاکہون مرکر دفن ہین اسمین
یہ دل اپنا نہین اک ڈہیر ہے گنج شہیدان کا

دل شوریدہ کی الجہن کی کیفیت کچہ نپوچہو
ہوا ہے اسکو سودا آجکل زلف پریشان کا

نکیون داغ سویدا کو جگہہ دون خانۂ دلمین
کہ نقشہ ہے مقرر یہ تو خال روی جانانکا

مری نازک خیالی کی نہو کیون دھوم عالم مین
مین ہون شاگرد طالب حضرتِ شوقِ سخندانکا

اگر بھولے سے بھی تمکو ہمارا دھیان ہوجاتا
تو اپنا کام مشکل ای صنم آسان ہوجاتا

نکلتے ہی اگر بالینِ تربت آپ آجاتے
تو کہئی آپکا کیا اسمین کچہ نقصان ہوجاتا

قیامت پر او ٹہار کہنا بھلا اسکا کچہ اچہا ہے
یہین میرا تمہارا فیصلہ ایجان ہوجاتا

بٹھاتا اپنے پہلو مین جو تیرِ یار کو ای دل
نہایت جی سے خوش تجہسے ترا مہمان ہوجاتا

وہ فرماتے ہین مجہسے شکوہ روزِ قیامت کو
یہین تم بخشدیتے تو بڑا احسان ہوجاتا

عبث ڈرتے تھے۔ دل میرا تمہارا کیا گلہ کرتا
حضورِ داورِ محشر یہ کیا نادان ہوجاتا

جو کچہ [illegible] دنیا کے بکھیڑون سے
مرتب جلد ای طالب مرا دیوان ہوجاتا

مشتاق کو بیچین بنانا نہین اچھا
منہ نازسے گھونگھٹ مین چھپانا نہین اچھا

آنکھونمین رہو یا اوتر آؤ مرے دلمین
ان گوشونسے باہر کہین جانا نہین اچھا

مجہسے جو عداوت ہے تو پہچان لو تربت
ٹھوکر سے ہر اک قبر مٹانا نہین اچھا

مجھ پہ ترے دربان کیا کرتے ہین کیون ظلم
افتادون کو در پہ سے اوٹھانا نہین اچھا

آتے ہو مرے پاس اگر چھپکے تو آؤ
ہر جلسے مین یہ رنگ جمانا نہین اچھا

مہندی کا کبھی حیلہ کبھی عذرِ نزاکت
ہر روز نیا فقرہ بنانا نہین اچھا

جبتک ہے تہان سوزِ الم دل کی نہین خیر
یہ شعلہ تہِ سینہ چھپانا نہین اچھا

کہدو مری بالین سے ہٹے شورِ قیامت
سوتے ہوئے فتنے کا جگانا نہین اچھا

دیکھین گے جو اغیار تو بدنام کرینگے
ایجان کہلے بند یہ آنا نہین اچھا

عاشق کے کبھی دلکو دکھایا نکرو تم
مظلوم کو ایجان ستانا نہین اچھا

طالب کہین دم گھٹکے نہ آجائے لبون پر
فریاد کو مُنہ روز لگانا نہین اچھا

دل اپنا موردِ غمِ ہجرِ بتان رہا
اس باغ مین ہمیشہ ورودِ خزان رہا

راہِ وفا مین برسرِ آہ و فغان رہا
ہر دم مین صورتِ جرسِ کاروان رہا

دنیا کی فکر مین کبھی عقبیٰ کے غور مین
دل پر ہمیشہ بارِ غمِ دو جہان رہا

اشکون کو ہمنے تھمتے نہ دیکھا فراق مین
دریا ہماری آنکھو نسے ہر دم روان رہا

کیونکر نہ مجکو مکتبِ الفت مین ہو کمال
طفلی سے دورِ مصحفِ روی بتان رہا

مدفن مین گو چراغ میسر نہ تہا مجہے
سوزان برنگِ شمع ہر اک استخوان رہا

تہا شب تصورِ مژہ و ابروی صنم
ہنگام خواب بہی غمِ تیر و کمان رہا

کیون دل مرا نہ سیرِ گلستان سے سیر ہو
برسون نظارۂ خطِ روی بتان رہا

بیفکر کوئی بہی نہ رہا باغ دہر مین
بلبل تو کیا گلون کو بہی خوفِ خزان رہا

تہا صرف کہنے کو مرے اور اوسکے ارتباط
جیسے بدن کے ساتہہ کبہی ربط جان رہا

طالب کہون مین دردِ جدائی کا حال کیا
پہلو مین رات دن یہ مرا دل طپان رہا

دلمین جو دہیان ہے کسی مستانہ چال کا
عالم ہے جوش ذوق مین صوفی کے حال کا

بنکر غبارِ دامنِ دلدار ہو گیا
اللہ رے عروج کسی پائمال کا

کیا گزری وہ غریب خدا جانے کیا ہوا
ملتا نہین پتا دلِ آشفتہ حال کا

منہ چادرِ کفن سی لپیٹے ہون بعد مرگ
فرطِ گنہ سے حال یہ ہے انفعال کا

جاتا ہے لامکان خبرِ یار لانے کو
اللہ رے حوصلہ مرے پیکِ خیال کا

کیا بہا سے حسنِ مہر و مہ آئی سمان مجہی | دیکہا ہے مین نے جلوہ کسی کی جمال کا

یہ سن یہ وضع اور بتون سے یہ راہ و رسم
طالب تمہین خیال بہی ہے کچہ مآل کا

یہ عالم آفتابِ داغ دلمین تہا حرارت کا | چمک اوٹہا برنگِ لعل پتہر میری تربت کا
تصور جلوہ فرما اسمین ہے کس کی طلعت کا | دلِ پُر داغ پر اپنے ہے جوبن باغ جنت کا
نظر آنے لگی ہر شی مین جلوہ حسن قدرت کا | اگر اوٹہ جای پردہ دیدۂ بینا سے غفلت کا
بہڑک اوٹہے اگر شعلہ چراغِ داغ حسرت کا | برنگِ طور جلکر خاک ہو سنگ اپنی تربت کا
مرے داغِ جگر مین اب یہ عالم ہے حرارت کا | مقابل ہو تو منہ پہر جای خورشیدِ قیامت کا
غبارِ شیشۂ ساعت سی یہ روشن ہوا مجہپر | نہین رہتا کبہی دل صاف اربابِ کدورت کا
سیہ بختی ہماری اس سی بڑہکر اور کیا ہوگی | کہ ہے صبح وطن پر اپنی عالم شام غربت کا
لبِ جو آج وہ آئینہ رو شاید نہاتا ہی | کہ ہر گرداب کا حلقہ ہی حلقہ چشم حیرت کا
اوڑا ئین دہجیان جوش جنون مین روز محشر بہی | اگر ملجای گوشہ دامنِ صبح قیامت کا
لڑی ہی آنکہہ اوس برقِ سپہر حسن سی شاید | اوڑا یا ابر نے خاکہ ہمارے جوش رقت کا

ہوا یہ گردش چرخ و مہ و خورشید سے روشن
نہین اک ڈہنگ پر رہتا ہے حال رباب فرحت کا

شب تاریک فرقت مین مجہے کیا شمع کی حاجت
فروزان صورت خورشید ہے ہر داغ حسرت کا

سراپا جسم گہلکر ہو گیا ہے بال کی صورت
یہ ہے ہے موی میان کی عشق مین عالم نحافت کا

پس مردن بہی ہے درد جگر ہمراہ تربت مین
ادا کرتا ہے گویا وقت مشکل حق رفاقت کا

نظر آتی ہین یکسر سرو باغ حسن ناموزون
جواب اب تک نہین دیکہا تری مصراع قامت کا

شفا جز مرہم وصل اسکو ہونا غیر ممکن ہے
دل پر خون مرا مجروح ہے شمشیر فرقت کا

ہماری تیرہ بختی کا اگر سایہ پڑے **طالب**
بدلجائے نحوست سے اثر صبح سعادت کا

شکوہ یہ ہرگز نہین اوس کافر بے پیر کا
کر رہا ہون مین گلہ آپ اپنی ہی تقدیر کا

جب مین مانون دیسے نقاشی کو مانی تری
کہینچدی خاکہ تو میرے یار کی تصویر کا

کب ستمگر آپ سی بڑہکر ہے یہ چرخ کہن
نوجوان کے آگے ہوگا حوصلہ کیا پیر کا

اسقدر اے دل نگہبرا قاصد آجائیگا آج
ہو ہی جائیگا عیان لکہا ہے جو تقدیر کا

کیا پہنسی دل میرا پہندے مین کسی صیاد کے
ہے مقید وہ تمہاری زلف کی زنجیر کا

تیرے ابرو ہی تو کافی ہین ہمارے قتل کو ‖ نام لیتا ہی تو ای قاتل عبث شمشیر کا

معنے اوسکے مصحفِ رخسار کے لکہون اگر
حشر تک طالب نہو کم سلسلہ تفسیر کا

مجہ رند کو جب وقف یہ میخانۂ دل تہا ‖ لبریز مئ عشق سی پیمانۂ دل تہا

کسطرح ہوا داغ محبت کو یہان دخل ‖ کیا کوئی نہ دربانِ درِ خانۂ دل تہا

برباد ہوا شانۂ مشاطہ سی افسوس ‖ اوسکے جو سرِ زلف مین دُردانۂ دل تہا

ای کاش کہانی مری اک رات وہ سُنتی ‖ دل کہول کی کہنا مجہی افسانۂ دل تہا

طی دشتِ محبت جو کئی تیری طلب مین ‖ یہ سب اثرِ ہمتِ مردانۂ دل تہا

اوسکو ہی مٹایا مری تقدیر نی افسوس ‖ جو داغ کہ زینت دہِ کاشانۂ دل تہا

وہ شمع محبت کی جلائی تہی کسی نے ‖ جس داغ سے آباد مرا خانۂ دل تہا

لبریز ہی اب بادۂ توحید سی ہردم ‖ مشہور خرابات جو میخانۂ دل تہا

مشاطہ نی اوس شوخ کی جب زلف سنواری ‖ حسرت سی جگر چاک یہان شانۂ دل تہا

گہبرا گئے کبتک وہ کہانی مری سنتے ‖ اک دفترِ طومار کا افسانۂ دل تہا

آتی ہی محبت کی نہ کیون صبر نکلتا
ہر دم گلۂ کشمکش خانۂ دل تہا

وہ مُل سے لبالب یہ مئی عشق سی لبریز
کب ساغر جم صورتِ پیمانۂ دل تہا

ہین چور نکیون نشۂ توحید مین رہتا
جب جام کشِ بادۂ پیمانۂ دل تہا

وہ منزل مقصود کو پہونچا کہ نہ پہونچا
جو راہ روِ مشرب رندانۂ دل تہا

مخمور مئی عشق سے دن رات رہے ہم
طالب ہمین جب وقف یہ میخانۂ دل تہا

بڑہ چلنی سے مطلب ہے یہی زلفِ رسا کا
لپٹے کمر یار سے یا بوسہ لے پا کا

دم بہر مین مری دلکی ادہر کہل گئین گرہین
ٹوٹا جو شبِ وصل اودہر بند قبا کا

ہم سمجہے جو ہر بار ہمین دیکہہ رہے ہو
پہلو کوئی سوچا ہے مگر تم نے جفا کا

افسوس کہ جی وقت پر اس نے بہی چرلیا
تہا ہم کو بہروسا بہت اس آہِ رسا کا

وہ بام پر آئے ہین نظر مجہسی لڑانی
تارا چمک اوٹہا ہی مرے بختِ رسا کا

ای میرے خدا جلد ملا اسکو اثر سے
خالی ہی بہت روز سی آغوش دعا کا

کافی ہی یہ دل نامہ و پیغام کو طالب
محتاج ہون قاصد کا نہ مین باد صبا کا

ایکدن وہ تہا کہ دل مین وہ ستم ایجاد تہا
اب جو اوجڑا گہر ہے پہلے خانہ آباد تہا

کیون نہ سنتا گوش سے تو غم جانِ قیس
وہ بہی کیا مجہہ عاشق ناشاد کی فریاد تہا

داغ دل کے مٹتے ہی جاتی رہی کیون سب بہا
مثل گل کیا آب و رنگ گلشن ایجاد تہا

بلبل تصویر سمجہے مجکو صیاد ان دہر
فرط حیرت کے سبب مین بندسی آزاد تہا

جسگہڑی تہا دارِ میخانہ مین مست الست
قلقلِ مینا مین اک شور مبارکباد تہا

دہوم سے خالی بنایا خانۂ دل ایکدم
اسمین جب دیکہا تو اک ہنگامۂ فریاد تہا

کرلیا پابند اسکو دامِ عشق زلف نے
ورنہ اپنا مرغ دل اک طائرِ آزاد تہا

تم جو آغوشِ تصور مین نہ آئی رات بہر
کیا کہون کیا کچہہ گمان خاطر ناشاد تہا

پہلے ہی اوس نے پڑہایا کنت کنزا کا سبق
جو دبستانِ محبت مین مرا اوستاد تہا

کیون نہ اسکو چہوڑدیتی بلبلِ روح روان
خار خار آنکہون مین ہردم گلشن ایجاد تہا

میرے مرتی ہی ہے اسنسان طالب باغ دہر
مین وہ مرغ نغمہ سنج گلشن ایجاد تہا

دیکہکر رنگ روی روشن کا
شک ہوا مجکو سانپ کی من کا

چشمِ مشتاق کا ہوا جو گمان | بند کرتی ہین دیدہ روزن کا
دل ہمارا اسکے مثل آئینہ | گذرا ہمین ہی دوست دشمن کا
جلوہ افروز ہین جو وہ دل مین | چاک سینہ ہے چاک چلمن کا
خاک ہو کر مین تم تک آیا ہون | ہان نجہاڑو غبار دامن کا
نازکی کا برا ہو آخر کار | نہ اوٹہا تم سے بوجہہ کنگن کا
سامنے میرے گہورتا ہے تمہین | کور ہوجا ہی دیدہ روزن کا
میٹہی باتون سے دل لبہاتی ہین | ہی غضب عالم اونکی بچپن کا
آئے اوسوقت وہ عیادت کو | ہای جب ڈہلگیا ہر اسکا
میرے اشکون نی باندہین وہ جہڑیان | لطف برسون رہا ہی ساون کا
یون بہڑکتی ہے آتشِ حسرت | کہ نمونہ ہے سینہ گلخن کا
نازکی دیکہنا کہ رنگِ حنا | ہاتہہ پر بوجہہ ہے کئی من کا
یہ بہی جورِ بتان سی ہے کیا تنگ | محو ناقوس ہے جو شیون کا
ہم وہ وحشی ہین غولِ صحرائی | ہے مجاور ہمارے مدفن کا

وہ غضب ڈہاتے ہین جو انون پر | ابہی عالم ہے گو لڑکپن کا

میری ہون نی وہ ہوا باندہی | اوڑ گیا پردہ تہا جو چلمن کا

کیا اثر بخشے مرہم ای جراح | مین ہون گہائل کسی کی چتونکا

بیڑیان اب ہزارون پہنین گے | وہ بڑہاتی ہین طوق بچپن کا

دیکہکر سوزش درون میری | دل جلا خوب شمع مدفن کا

جلوہ اونکا ہے حجلۂ دل مین | کیون ہون آوارہ دشت ایمن کا

طالب اک اور لکہہ غزل اسمین
پہر دکہا زور طبع روشن کا

مستی ملکر ہے عزم گلشن کا | رنگ پہیکا کروگی سوسن کا

عکس رخ سے بنا ہے کندن کا | رنگ بدلا روپہلی جوشن کا

دم گریہ سے ہے تار شیون کا | کیا سہانا ہی گیت ساون کا

ہر قدم پر نکیون کمر لچکے | اونکو بہاری ہی بوجہہ دامن کا

ہی نحافت مین سرو بال وش | بوجہ تن پر ہی سیکڑون من کا

ایسی اونکی سُنہری رنگت ہی
غم سے ہی زرد رنگ کُندن کا

خوب کرتا نظارہ جانان
کاش ہوتا مین دیدہ روزن کا

چوڑیان وہ نکیون کرینٹہنڈی
سوگ ہی اونکو مرگِ دشمن کا

بہر قربِ بتان کیئے کیا کیا
بہین بدلین گی اب برہمن کا

جانِ اسیری سی کیون نہ گہبرائے
حبس بہاری ہی محبسِ تن کا

جب اوٹہی صرصر سیہ بختی
کیا بہروسا ہی شمع مدفن کا

حُسن یہ ہی کہ چودہوین کا چاند
خاکہ ہی اونکے روئے روشن کا

دل نی طی ہفتخوان عشق کیا
یہ کلیجا نہ تہا تہمتن کا

فرس چرخ بہی ہی چشک زن
وصف سُنکر تمہاری توسن کا

رشتۂ زندگی ہی طولِ اجل
خضر طالب ہون کیون اس الجہن کا

سخت جان مین وہ ہون کہ الیقاتل
دم نکلتا ہے تیغ آہن کا

کس نی جوگی بنا دیا طالب
کیون گلی مین ہی آپ کے منکا

بام پر نعش مری دیکھی دلبر آیا
بعد مدت کے مرا اوج پر اختر آیا

ہجر ساقی مین جو ذکرِ مئے احمر آیا
خون مجھ رند کی آنکھونمین وہین بھر آیا

نہ کبھی راہ پر اکدن وہ ستمگر آیا
بھولے بھٹکے نہ کبھی رات مری گھر آیا

پاس آدابِ خموشی جو رہا مدِ نظر
حرف مطلب کبھی اپنی لبونپر آیا

تنگ آیا جو دل اپنا کبھی تنہائی سی
دلدہی کرنے غم فرقت دلبر آیا

دلجلا وہ ہون دہن پھٹپڑے لاکھون چھالے
نام میرا جو کبھی میرے لبونپر آیا

واہ قسمت جو ہوا کوچۂ قاتل مین گزر
دوڑ کر مجھسے گلے ملنے کو خنجر آیا

بارشِ سنگ جفا بہر خدا کر موقوف
دم مرا ناک مین ای چرخِ ستمگر آیا

جو گیا اسمین ہوا کشتۂ شمشیرِ ادا
نہ کوئی کوچۂ سفاک سی پھر کر آیا

ہم ترستے ہی رہی آب بقا کو ہر دم
نہ کبھی بوسہ لب ہمکو میسر آیا

پاؤن پھیلائے ہوئی سوئے ہو کیا تربت مین
طالب اب اوٹھو وہ ہنگامۂ محشر آیا

دستِ وحشت نے کیا چاک گریبان اپنا
بہا گیا جوش جنون کو تنِ عریان اپنا

کیا سبب ذر سے جو آواز حزین آتی ہے
اسمین محبوس ہے شاید دل نالان اپنا

محفل عشق حسینان مین جلا کرتا ہے
شمع کہتی ہین جسے ہے دل سوزان اپنا

تو کہان اور کہان وہ بت رشک خورشید
دیکھہ منہ آئینے مین ای مہ تابان اپنا

کیون رہائی کی تمنا کرین ارباب جنون
اپنی زنجیر ہے طوق اپنے ہین زندان اپنا

دست وحشت جو سلامت ہین تو کیا فکر رفو
وہی دامن ہے وہی چاک گریبان اپنا

ہی غضب پان کی سرخی ترے ہونٹون پر
کیا عجب خون کری لعل بدخشان اپنا

تجکو امید ترحم ہے رقیبون سے عبث
کوئی دشمن بہی ہوا ہے دل نادان اپنا

دیکھتے ہین جو شگفتہ کوئی غنچہ طالب
یاد آتا ہے ہمین وہ گل خندان اپنا

ہوا ہون جب سے گھائل خنجر ابروی قاتل کا
دل بیتاب مین ہر دم ہے عالم رقص بسمل کا

فلک بہی روز و شب پہرتا ہے دم تقلید سائل کا
لیے پہرتا ہے کاسہ آفتاب و ماہ کامل کا

دل اندوہ گین کیونکر جدا ہو میرے سینے سے
گران ہے ای نحافت بوجہ اوٹہانا اس سل کا

کرین ہم کس بہروسے پر تردد کشت الفت مین
نہین خرمن دانہ اشک اسمین کچہ بہی نام حاصل کا

نہ نکلا آجتک او رشک مہ رہ جو پہنسا اسمین
ترے چاہ زنخدان مین گیا عالم چاہ بابل کا

ہوا ہے شبہ پروانے کی جلنے کا اسے کچھ غم
نہین ہوجو یہ رہ رہکے رونا شمع محفل کا

ہر اک صورت سے کیون آباد ہونا غیر ممکن ہے
خرابی کیا ہوئے ہی ہمارے خانۂ دل کا

پڑا ہون اسطرح بیجو دسرائے گور مین آکر
مسافر جسطرح کوئی تہکا ماندا ہو منزل کا

بہ بحر عشق افگندیم بسم اللہ مجریہا
خدا ہی ناخدا ہے اب ہماری کشتی دل کا

تڑپتے ہین ہزارون کسلیے مقتول اے قاتل
تجہے مدنظر ہے کیا تماشا رقص بسمل کا

ہجوم لشکر جور و ستم ہے چار جانب سے
خدا حافظ ہے اے طالب متاع کشور دل کا

پہنسانا کچھ نہین دشوار اے صیاد بلبل کا
بنانا چاہیے تجکو مگر پہندا رگ گل کا

نہین ملتا پتا جس روز سے اوس غیرت گل کا
مری نالون مین عالم ہے فغان و ردِ بلبل کا

مرادل لیکے مجہسے پوچہتے ہو کون بیدل ہے
جزا ای بی وفا کیا دون مین تمکو اس تجاہل کا

جو بے سمجہے دیا دل پہنس گئے اب جان کر لالے
یہی پہل ہے نہالِ کار بیفکر و تامل کا

بتون کے جور سہتے سہتے گو تنگ آ گئے ہین ہم بہی
وہی باقی ہے ہم مین حوصلہ صبر و تحمل کا

ابہی تہی دوش تک اب تا کمر وہ زلف پیچان ہے
کہان تک سلسلہ جاتا ہے دیکہین اس تسلسل کا

نہو مغرور اتنا حُسن پر جب خط نکل آئے
ترقی ہو چکی آیا زمانہ اب تنزل کا

تہِ خنجر نکر بیوجہ قاتل ہم اسیرون کو
قیامت تک رہیگا خون گردن پر تری کُل کا

نہین فریادرس کوئی کسیکا باغ عالم مین
عبث ہے بلبلِ نالان یہ عالم راتدن غل کا

اوٹہائے بارِ غم دل نے بہت راہِ محبت مین
تحمل ہو نہین سکتا ہے اب بارِ تحمل کا

اوسے کیا خواہشِ تاج و قبائے پادشاہی ہو
کیا ہو جس نے طالب زیب تن خرقہ توکل کا

سر مین کیا سودائے عشق کاکلِ جانانہ تہا
لاکہہ زنجیرون مین اولجہا یہ دل دیوانہ تہا

عالمِ ایجاد مین جب کوہ کن پیدا نہ تہا
خلق مین مشہور میرے عشق کا افسانہ تہا

محفلِ ساقی مین یا پیرِ مغان مین کیا نہ تہا
گریۂ مینا کبہی گہ خندۂ پیمانہ تہا

اے گلِ باغِ جوانی اور ہی کچہ تہی بہار
جن دنون بیگانہ تجہسے سبزۂ بیگانہ تہا

بادۂ عشق الٰہی سے رہا لبریز دل
جبکہ دُردِ ماسوا سے پاک یہ پیمانہ تہا

کیون نہ پہنس جاتا ہمارا طائرِ دل ایکدن
دام زلفِ پرشکن تہی خال عارض دانہ تہا

شب جو بزم غیر مین وہ شمع رو تہا جلوہ گر
دل مرا سوز نہان سے صورت پروانہ تہا

اشتیاق بوسۂ لب مین یہ گردش تہی مجہے
گہ برنگ بادہ تہا گہ صورت پیمانہ تہا

تیغ قاتل نے جو کہینچی رکہہ دیا طالب نے سر
سچ جو پوچہو سر جہکانا سجدۂ شکرانہ تہا

نہ روئین کسطرح مدت ہوئی اپنا وطن چہوٹا
قفس مین آہ ہنسی ہین ہم اسیرونسی چمن چہوٹا

نہ ہو کیون یوسف جان شادمان بیت الحزن چہوٹا
رہائی قید ہستی سے ہوئی زندان تن چہوٹا

پس مردن یہ سمجہے تہے کہ اب دیوانہ پن چہوٹا
مگر اس دست وحشت سے نہ اک تار کفن چہوٹا

زر گل پر جوانان چمن کیا کیا اکڑتے تہے
خزان آئی ہوئے مفلس وہ سارا بانکپن چہوٹا

نجاوے ناتوانی پر ہلیگا عرش اعظم بہی
مرا جسوقت تیر نالۂ گردون شکن چہوٹا

سوئے ہستی عدم سے لے ہی آیا دم مین عنقا کو
مرا جسدم عقاب فکر مضمون دہن چہوٹا

سر مجمع ہزارون صورت بسمل نظر آئے
ترا تیر نظر جسوقت او ناوک فگن چہوٹا

در شیرین پر اوسکی روح کو اب جبہہ سائی ہے
لگا کر تیشہ کب اس در سے سر کوہکن چہوٹا

نہ پوچہو قدر کیا ترک وطن سی ہوتی ہے طالب
لیے پہرتے ہین ہاتہون ہاتہ جب گل سے چمن چہوٹا

واہ وا تو نے وہ اشک اے چشم تر پیدا کیا
آج تک ایسا نہ دریا نے گہر پیدا کیا

میرے نالے سنکے وہ غیرون سے یون کہنے لگے
دیکھیے کوچے مین آکر کس نے شر پیدا کیا

قبر ٹہکرا کر مری وہ شوخ یون کہنے لگا
تم نے اب آرام کا مرنکے گہر پیدا کیا

پانی پانی آب گوہر جس سے دریا مین ہوئی
ہجر مین تو نے وہ اشک اے چشم تر پیدا کیا

کوچۂ جانان کی کیون کرتے ہنین تم رہبری
اے خضر جب حق نے تمکو راہ بر پیدا کیا

سرکشی اس نے نکی تہی قد جانان سے اگر
سرو کو پہر کیون خدا نے بے ثمر پیدا کیا

شاعری پر فخر ای طالب عبث کرتے ہین آپ
آپ نے یہ کون سا علم و ہنر پیدا کیا

لبون کے وصف مین عالم یہ ہے شیرین مقالی کا
کہ ہر مطلع مرا مطلع ہے دیوان لآلی کا

سراسر محفل الفت مین پامال حسینان ہون
نمونہ ہے مرا تن پیکر تصویر قالی کا

ہمارے کشت زار عشق مین کیا خاک حاصل ہو
وفور ضبط گریہ سے ہی عالم خشکسالی کا

مری آہ شرر افشان کی ہین نیرنگیان ایسی
کہ عالم چرخ گردان مین ہے فانوس خیالی کا

چراغان پارۂ دل سے کیا ہی چشم گریان نے
تماشا ہی کنار موئے مژگان پر دوالی کا

بنایا نقش بستر اس طرح فرط نحافت نے
کہ عالم اپنے پیکر پر ہے فانوس خیالی کا

پروئے گوہر اشک آتنے یادِ درِّ دندان مین
کہ ہمرتبہ ہی ہر توئے مژہ سلکِ لآلی کا

خوشی اتنی ہوئی وہ گل جو آیا سیر گلشن کو
کہ غنچون کو چٹکنے نے جمایا رنگ تالی کا

کسیکی جامہ زیبی اب گلے کٹوائیگی لاکہون
کہ عالم صاف کنٹھے پر ہے شمشیر ہلالی کا

جڑاؤ جہمکے پتے کان مین اوس گل نے جب پہنے
گمان اس بلبلِ دل کو ہوا پہولون کی ڈالی کا

عجب کیا خانۂ تن منہدم ہو فرط گریہ سے
مکانون کو ہی آفت جوش ابر برشکالی کا

یہانتک تیر کہائے لذتِ شوق شہادت مین
کہ عالم اپنے سینے پر ہوا روضی کی جالی کا

ترے کوچے مین ہم جبکہ اگر بیٹھے تو کیا بیٹھے
کہ مثل نقشِ پا ہر دم ہے کھٹکا پایمالی کا

لگی ہین اشک کی جہڑیان کہو کسی کے نالے
چہکنا خوب ہی بارش مین مرغِ برشکالی کا

کسیکے قتل کا بیڑا اوٹہایا تو نے ای ظالم
نہین تو اور کیا باعث ہی ان ہونٹونکی لالی کا

بہر آیا خون آنکہون مین وفور یاس و حسرت سے
جو دیکہا فرقت ساقی مین عالم جام خالی کا

کسیکی زلف پیچان کا تمہین سودا ہوا طالب
نہین تو اور کیا باعث ہی اس آشفتہ حالی کا

جسکو عشق آپ کا نہین ہوتا
غم مین وہ مبتلا نہین ہوتا

گلہ جور ہے عبث اے دل
اس محبت مین کیا نہین ہوتا

نہ کبہی ہم پہونچتے منزل تک
دل اگر رہنما نہین ہوتا

دہیان رہتا ہے آپکا ہر دم
کب خیال آپ کا نہین ہوتا

حرف مطلب کہون مین کس منہ سے
بوسہ بہی جب عطا نہین ہوتا

کون سی اے فلک کرون تدبیر
سیدہا وہ کج ادا نہین ہوتا

سچ ہے اس بیکسی مین اے طالب
کوئی بہی آشنا نہین ہوتا

ابہی دن ہین لڑکپن کے ابہی سن ہے یہ بچپن کا
قیامت ڈہائینگے آئیگا عالم جبکہ جوبن کا

ہوا ہے شیفتہ اے گل تمہاری روی روشن کا
دل مشتاق کو کیا شوق ہو گلگشت گلشن کا

دل وحشی کی میری اور بہی کچہ بڑہگئی وحشت
ہوا جیسے یہ وارفتہ کسی کے طوق گردن کا

مزے لوٹین گے ہم جی بہر کے بزم عیش و عشرت مین
مرے دن ہین جوانی کے ترا عالم ہے جوبن کا

جو ہے توقیر غیرون کی وہی توقیر ہے میری
تمہاری بزم مین کچہ فرق بہی ہے دوست دشمن کا

مین اوس گل کے مسی ملی لبیدہ ہونٹون کا ہون دلدادہ
چمن مین لا سیلیے بہاتا ہی مجکو رنگ سوسن کا

بجے حسن و جمال مہرومہ اپنی نظر مین کیا
پہرا کرتا ہے نقشہ آنکہو مین اک وحشی وش کا

جگر تہامے ہوئے آیا وہ بت آخر مری گہر مین
اثر ظاہر ہوا ای دل تیرے پر درد شیون کا

یقین آجائیگا کیونکر میرے دلکو اوسکی وعدے کا
کبہی پورا ہوا ہی قول اوس عیار پُرفن کا

کرین گی حشر برپا دن جو آئینگے جوانی کی
ابہی فتنے اوٹہا ئین کیا کہ عالم ہے لڑکپن کا

گلستان سخن مین گل کہلائے تو نے کیا طالب
سر بزم آج دیکہا رنگ تیری طبع پُرفن کا

کرون کس لیے آج شکوا کسی کا
گلہ حشر کی دن کرون گا کسی کا

نہ کچہہ پوچہیے میرے دل کی امنگین
جہروکے مین دیکہا جو چہرا کسی کا

غضب ہوگیا اوس ستمگر کی دلمین
اثر کر گیا آج نالا کسی کا

نہین وحشت ای قیس بے وجہ مجکو
ہوا ہی مرے سر مین سودا کسی کا

ضرور آج کوئی گیا غیر کے گہر
بتاتا ہے نقش کف پا کسی کا

مجہے دیکہکر وہ رقیبون سے بولے
کہڑا ہے یہ بیچارہ شیدا کسی کا

تمہین جان و دل دین و ایمان دیے سب
کہو حوصلہ مجہسا ہوگا کسی کا
مری بدنصیبی ازل سے ہے ثابت
کرون اے فلک کیا مین شکوا کسی کا

کیا کرتے ہین اسیلئے ضبط گریہ
کہ طالب نہ کہل جاے پردا کسی کا

تجہسے دو چار جو کوئی اے یار ہو گیا
وہ جان و دل سے تیرا خریدار ہو گیا
پہونچا کبہی مین دیر کبہی کعبہ عشق مین
کافر کبہی ہوا کبہی دیندار ہو گیا
لکہے جو تیرے گوہر دندان کے مین نے وصف
ایک ایک شعر گوہر شہوار ہو گیا
وہ رنج دے رہا ہے تو دشمن ہے جان کا
تو چرخ سے زیادہ ستمگار ہو گیا
عاشق ہے مرغ دل مرا اوس بت کی خال پر
اک دانہ دیکہکر یہ گرفتار ہو گیا
بیوجہ گالیان مجہے دیتے ہو میری جان
دل دیکے تمکو کیا مین گنہگار ہو گیا

طالب صنم پرست کی ہے کچہ خبر تمہین
مسجد مین جاکے آج وہ دیندار ہو گیا

بزم مین جسوقت شامل وہ خود آرا ہو گیا
کوئی مجنون کوئی ششدر کوئی شیدا ہو گیا

فتنۂ محشر ہے آہٹ یا تری رفتار ہو
جس جگہ رکہا قدم اک حشر برپا ہو گیا

بعد مردن خواہش خست نہوگی کچہ ہمین
اوسکے کوچے مین اگر اپنا ٹہکانا ہو گیا

پوچہتا ہے کس لیے ای قیس وحشت کا سبب
میرے سر مین یار کے گیسو کا سودا ہو گیا

کر رہے ہو اے طبیبو تم عبث فکر علاج
عشق کا بیمار بتلاؤ کب اچہا ہو گیا

تیرے حسن دلربا کا ایک مین عاشق نہین
جس نے دیکہا تجکو ای دلبر وہ شیدا ہو گیا

جان سے ہون تنگ مین اے طالب اوسکی ہجر مین
ایک ساعت بہی مجہے دشوار جینا ہو گیا

ردیف باے موحدہ

اب کے جو عیادت کو مری آئینگے احباب
احوال روی دیکہہ کے گہبرائینگے احباب

ہر موے تن زار گنا ہون سے ہی اک بوجہہ
لاشہ جو اوٹہائین گے تو دبجائینگے احباب

پہٹنے کی نہین جامہ دری جوش جنون مین
گو لاکہہ طرح سے ہمین سمجہائینگے احباب

ابتک تو مین ناکام ہون اس غم جہان مین
ہوگا کوئی وہ دن بہی کہ کام آئینگے احباب

تہی آمد و رفت انکی مرے دم کی بدولت
اب کسکی عیادت کو یہان آئینگے احباب

دم بھر مین ہم اوٹھ جائینگے اس بزم جہان سے ملکر کف حسرت ہمین بیجائین گے احباب

تا منزل مقصود کوئی ساتھ نہ دیگا پہونچا کے لحد تک ہمین پھر آئینگے احباب

ہوگا مرے مرنے سے بپا شور قیامت بالین لحد پر مری جب آئینگے احباب

حورون سے نہ بہلیگی کبھی اپنی طبیعت

جنت مین جو طالب ہمین یاد آئینگے احباب

کیون نہ تابندہ ہو سب تارون مین ہو آفتاب ہے فروغ روی جانان سے منور آفتاب

سینہ پہ داغ رشک چرخ چارم کیون نہو ایک ہی اسمین ہی اور اوسمین ہی تہ آفتاب

دیکھتے ہی کیون نہ دل بھر آئے مجھ میخوار کا صورت مینا فلک ہی شکل ساغر آفتاب

تم جو آئے سمت مغرب سی قیامت ہو گئی شور ہی پیچھم سے نکلا رخ بدلکر آفتاب

گرمی داغ جنون سی پک گیا ایسا دماغ رات دن رہتا ہی گویا اپنے سر پر آفتاب

ماہ تابان کیا چمکتا روے روشن کے حضور جب نہ ٹھہرا اوس کف پا کی برابر آفتاب

ہو گئی جب سی مرے سلطان خوبی کی تلاش صورت دریوزہ گر پھرتا ہی در در آفتاب

مین تو کیا اے غیرت مہ دیکھکر تیرا بناؤ صورت آئینہ ہی حیران و ششدر آفتاب

کیا نظر اسکی پڑی تیرے تنِ پُرنور پر
ہو گیا کیون آپکی جامے سے باہر آفتاب

واہ رے حسن و جمالِ عارضِ تابان یا
ہین نثار اختر و قمر صدقے نچھاور آفتاب

میرے داغ دل پر اسکی پڑ گئی ہے کیا نظر
کھا رہا ہے اسطرح طالب جو چکر آفتاب

پہلے ہو آئینۂ دل کی جلا کا طالب
ہے اگر تو فیضانِ خدا کا طالب

خواہش لطف و کرم ہے نہ جفا کا شکوہ
مین تو ہر حال مین ہون اوسکی رضا کا طالب

مجکو مرشد سے توکل کا ملا وہ خرقہ
کہ عبا کا ہون مین خواہان نہ قبا کا طالب

درد دل مین جو ملا کرتی ہے لذت مجکو
اسیلئے مین نہین ہوتا ہون شفا کا طالب

کوئی جانان کی گدائی ہوئی حاصل جسکو
ہو لکر وہ نہوا ظلِ ہما کا طالب

آنسوؤن سے کرے وہ نخلِ تمنا سیراب
باغ عقبے مین جو ہے نشو و نما کا طالب

زندگی بخشِ ابد ہین لبِ جانان مجکو
کس لئے خضر سے ہون آبِ بقا کا طالب

ان حسینان مجازی کی محبت کرکے
اے مرے دل نہ ہو تو رنج و بلا کا طالب

اوڑھ لی جس نے رہِ عشق مین کالی کملی
پھر وہ خواہان نہوا ظلِ ہما کا طالب

ردیف تاے فوقانی

وہ رشک مہ رہا جو مری گہر تمام رات
چمکا مرے نصیب کا اختر تمام رات

رہتا نکیون دماغ معطر تمام رات
پہلو مین اپنے تہا وہ گل تر تمام رات

دن بہر ہجوم حسرت وارمان یاس ہی
روتی ہی بیکسی مرے سر پر تمام رات

دیوانہ کردیا خط نوخیز نے مجہے
چنتا ہون تنکے گلیون مین دن بہر تمام رات

اللہ رے بیخودی کہ وہ بیٹہے ہین گہر مین
ہم راہ دیکہتے ہین سوے در تمام رات

آتی ہے یاد زلف سیہ شام ہو تو ہی
رہتا ہی پیچ مین دل مضطر تمام رات

تیوری جو ہم پہ اوس نے چڑہائی شب وصال
اپنا گلا رہا تہ خنجر تمام رات

کس غیرت قمر کے ہین یہ محو انتظار
رہتے ہین وا جو دیدۂ اختر تمام رات

روشن ہی مہر و مہ کو بہی تیری تلاش ہے
سرگشتہ رہتے ہین جو یہ دن بہر تمام رات

زلف سیاہ کیون رخ روشن کی پاس ہی
رہتی ہی فکر یہ ہمین دن بہر تمام رات

انجام کار کا نہین طالب تمہکو دہیان
ہے فکر خواب و خور تمہین دن بہر تمام رات

ایسی تھین آنکھین تری روزِ ازل ای یار مست
اک توجہ مین ہوا دل صورتِ میخوار مست

جمگھٹا ہے دوستون کا اور چھائی ہے گھٹا
میکشی کا ہے مزا کیونکر نہون میخوار مست

میری آگے کیا حقیقت بادۂ انگور کی
ہون مۓ خمخانۂ توحید سی ہر بار مست

دخترِ رز سی کیا کرتے ہین اکثر چھیڑ چھاڑ
ملکے باہم بیٹھتے ہین جسگھڑی دو چار مست

گردشِ ساغر کی کیا حاجت ہے ای ساقی مجھے
آپ کہتی ہے مجھے یہ بادۂ دیدار مست

چشم میگون نے تری ای ساقیِ پیمان شکن
کر دیا عالم کو دم مین صورتِ میخوار مست

موسمِ گل مین نہون کیون نغمہ زن مست بلبلین
ان دنون کہتی ہے انکو نکہتِ گلزار مست

وصلتِ بنت العنب سے کیون نہو نفرت مجھے
جام عرفان پیکی ہون مین آجکل سرشار مست

پیکے طالب بادۂ حسنِ کلامِ مصطفےٰ
جھومتا پھرتا ہے نشے مین سرِ بازار مست

کرتی ہے میری مرگ پہ حسرت
سرِ بالین ہے نوحہ گر حسرت

دارِ فانی سے سب گئے تنہا
ہے مرے ساتھ ہمسفر حسرت

تا عدم اسکو ساتھ دینا تھا
کیون چلی مجکو چھوڑ کر حسرت

کشمکش مین پڑین تمنّائین | بہر گئی دلمین اسقدر حسرت
دونون ہین ماتم تمنّا مین | سوگ دن بہر تو رات بہر حسرت
پہلوے دل مین اسکو پالا تہا | ہے تمنّا کی مرگ پر حسرت
ہوگیا ہجر مین تمہارا خون | اے دل افسوس ای جگر حسرت
بیوفا تہا وہ چلدیا اے دل | اوسکے جانے پر اب تلک حسرت

غیر جب بزم یار سے نکلے
پہر تو طالب کی نکلی ہر حسرت

ردیف ثاے مثلثہ

مجکو کیون دیتی لگا رنج و محن کیا باعث | دشمن نوجہ ہوا چرخ کہن کیا باعث
گو رضا جوئی عالم مین ہوئی عمر بسر | پہر بہی ناراض رہے اہل وطن کیا باعث
چشمۂ مہر سے زائد رخ روشن مین ہو آب | خشک رہتا ہی جو یہ چاہ ذقن کیا باعث
تیغ رشک لب نگین نے کیا قتل نہین | ہین جو آلودۂ خون لعل یمن کیا باعث
آج بدلے ہوئے تیور نظر آتے ہین مجہے | کس سے ہو چین بجبین مشفق من کیا باعث

ہو نہو ہوگئے آب دُرِ دندان ہو دو جا
پانی پانی جو ہوے دُرِ عدن کیا باعث

زور وحشت ہی سوا کیسلئے اے دستِ جنوں
پرزے پرزے ہی جو کیا جامۂ تن کیا باعث

رات بہر وعدۂ دیدار نے رکہا بیتاب
تو نہ آیا جو شب اے عہد شکن کیا باعث

آجکل کے امراسارے ہین طالب بیعلم
اب جو باقی نہین کچہ قدر سخن کیا باعث

ردیف جیم

رہ غربت مین بہی ہمدم رہا رنج
نہ جیتے جی ہوا مجسے جدا رنج

نچہوٹے بیکسی مین بہی یہ ہمدم
مصیبت درد و غم صدمہ بلا رنج

ہزارون گالیان وس شوخ نے دین
مرے قاصد نے پایا خوب پا رنج

ستاتا ہی جب اونکو بہا گیا ہے
کہانتک کیجئے اس بات کا رنج

قدرِ دلدار مین جو بن نہین ہین
پہلے ہین سر دین خنجر تنگ تا رنج

نہین قابو مین جب اپنی طبیعت
پہر اب ہمکو خوشی کیا اور کیا رنج

جدائی مین ہوئی یہ حالت زار
کہ دشمن کو بہی ہی بے انتہا رنج

مجھے چھوڑا بٹھایا غیر سے ربط
ہوا اک رنج پیا اب دوسرا رنج

مرے آگے کرو غیرون کو تم پیار
نہو کیونکر مجھے اے بیوفا رنج

عدو پر ہے نظر لطف و کرم کی
دیا مجکو محبت کا صلا رنج

محبت کی ہوا طالب لگی کیا
ہوا کیون زرد رخ ہمرنگ نارنج

ردیف حائے حطی

جب سے دیکھی ہے تری زلف پریشان کی طرح
پیچ کہایا کرتے ہین ہم موئے پیچان کی طرح

ہاے رے فرط نحافت مجھسے تاب و توان
بہاگتی ہے جان سے عمر گریزان کی طرح

جوش وحشت مین ہزارون دامن کہسار و دشت
دہجیان ہوجائینگے جیب و گریبان کی طرح

مجکو کیا تاریکئ شام غریبان کا ہراس
سے ہے فروزان داغ دل مہر درخشان کی طرح

صدمۂ عشق لب رنگین سے یہ حالت ہوئی
تہوکتا ہون خون دل لعل بدخشان کی طرح

میری آنکھون سے جو وہ خورشید طلعت ہے نہان
ہے مری صبح وطن شام غریبان کی طرح

ہے صف مژگان مین اوسکی صاف تیرون کا اثر
تیز ہے ابروی قاتل تیغ بران کی طرح

باغ عالم مین اسیر گنج تن پیدا ہوئی
کون محبوس قفس ہی بلبل جان کی طرح

کثرت داغ جنون سی ہے بہار لالہ زار
کرلو سیر دل ہی گلگشت گلستان کی طرح

دشت غربت مین عجب کیا ہو بپا طوفان نوح
بیکسی روتی ہی مجہپر ابر گریان کی طرح

بزم عشق شعلہ رویان مین ہی سوز و گداز
رات بہر جلتا ہون مین شمع شبستان کی طرح

چند دن کو واسطے ہی قصر تن مین جاگزین
عزت جان چاہیے توقیر مہمان کی طرح

شام فرقت مین ہی سامان خوشی بہی جو غم
ہے ہلال عید مجکو تیغ عریان کی طرح

صرصر طعن خلائق سے اسے کیا ہو ضرر
داغ الفت ہی چراغ زیر دامان کی طرح

تیغ قاتل نی جو کین تن پر مری گلکاریان
کہلکہلا کر ہنس پڑا مین زخم خندان کی طرح

آتش غم سے سراپا تن مرا ہی داغ داغ
گلشن عالم مین ہون سر و چراغان کی طرح

پہر نہ قسمت لائی غربت سے کبہی سوے وطن
نکلے طالب گہر سے ہم بوے گلستان کی طرح

ردیف خای معجمہ

کبتک اوٹہاے شیشۂ دل صدمہا چرخ
یارب برس چکی کہین سنگ جفا چرخ

آ نٹے کی طرح دانۂ دل کسطرح نہو
افسوس پسگیا یہ تہ آسیائے چرخ

وہ رشکِ مہر گہر مرے آکر جو پہر گیا
تقدیر کا ہی پہیر نہین کچہ خطائے چرخ

جوشِ جنون مین وسعت دامان وحشت کیا
پرزے اوڑاؤن پاؤن جو جیب و قبائے چرخ

تارے نہین ہین داغ جگر کی ہین یہ کہرنڈ
بکہرے ہین وانہ سے جو تہ آسیائے چرخ

تہا یہ کبہی جو وحشت نوردی مین میرے ساتہ
ابتک پڑا آبلہ ہے ستارون سے پائے چرخ

کیون چادرین ہماری لحد پر چڑہاتے ہین
کافی ہے ہم غریبون کو طالب ردائے چرخ

ردیف دال مہملہ

ہے بناوٹ غیر کار و نا ہنو کیون ناپسند
چشم بینا کو ہی کب موتی کوئی جہوٹا پسند

بہاگتا ہی گنجِ زندان سی جو یہ سودا پسند
صورت مجنون ہی دلکو وسعتِ صحرا پسند

جاہلانِ کور کو حسن سخن ہو کیا پسند
شپرون کو کب فروغ آفتاب آیا پسند

کون فرقت مین اوٹہائے ناز بیتابی دل
ایسے جینے سی تو ہی سو جان سی مرنا پسند

ناز احباب وفا پرور ہی جب بارِ مزاج
اس دل نازک کو ہو کیا شکوۂ اعدا پسند

نام میرا بے نشانی نے کیا مشہورِ خلق
گوشۂ عزلت رہا گو صورت عنقا پسند

بولتا ہے گلشنِ عالم میں اب طوطی مرا
کسکو ہو نغمہ مرا اے بلبلِ گویا پسند

کچھ مشابہ قامتِ موزونِ بالاقد سے ہے
اس لیئے ہے اس دلِ آزاد کو طوبیٰ پسند

ہو دلِ ویران میں کیونکر جلوہ گر وہ شاہِ حسن
کب امیرون کو ہے اُجڑا گھر غریبون کا پسند

توڑ کر قفلِ درِ زندان نکل جانے کو ہے
موسمِ گل مین دلِ وحشی کو ہے صحرا پسند

مارتے ہین لات تختِ خسروی پہ ہم فقیر
ہے بجاے بستر و بالش ہمین خارا پسند

محبسِ تن سے فرار آخر ہوئی روحِ حزین
کنجِ زندان کب کسی محبوس کو آیا پسند

کوڑیون پر دانت رہتا ہے حریصون کا مدام
کرتی ہین یہ ہڈیان جی سے سگِ دنیا پسند

کچھ بھی چشمِ سرمگینِ یار سے نسبت نہین
پھوٹین وہ آنکھین جنہین ہو دیدۂ آہو پسند

ہے مرصع گوہرِ مضمون سے طالب ہر غزل
کیون نہو ارباب جوہر کو کلام اپنا پسند

مین نے گلزارِ سخن مین جب پڑھے دو چار بند
بلبلِ شیراز کی بھی ہو گئی منقار بند

جب مرا دیوان بزمِ نکتہ سنجان مین کھلا
ہو گئے سب شاعرون کے دفترِ اشعار بند

ہر گھڑی آمادہ رہتے ہیں الجھنے پر حسود / میری تقریروں سے ہوجاتے ہیں گوہر بار بند

ڈینگ کی لیتے تھے لیکن آج بزم یار میں / کیا ہی کھائی منہ کی مجھسے ہوگئے اغیار بند

ذرہ بنکر چاہتا ہوں میں کہ پہونچوں یار تک / ہائے قسمت کردی سب روزن دیوار بند

مجھ فقیر مست کو ملتی رہے ساقی شراب / اے مرے داتا نکر باب کرم زنہار بند

بینواؤں کا بدلکر بھیس جاتا میں ضرور / کیا کروں رہتا ہی دولتخانۂ دلدار بند

آجکل ہی گرم بازاری تمہاری حسن کی / کیوں نہوا ہو رشک یوسف مصر کا بازار بند

ہوگیا سنسان جب سے مرگیا میں بادہ نوش / ایکمدت سے پڑا ہی خانۂ خمار بند

ہائے وہم ترک مطلب خط جو لکھا یار کو / کھولکر سو مرتبہ دیکھا کیا سو بار بند

گھات میں رہتا ہی صیاد آ رہی ہی فصل بہار / روز ہوتی ہیں قفس میں بلبلیں دو چار بند

آرزو ہی سیر گلشن میں تو اب جاتی ہے جان / باغباں کہتا ہی کیوں ہر دم در گلزار بند

عشق اوس طفل برہمن کا یہ عالمگیر ہے / دیکھئے جسکو نظر آتا ہے وہ زنار بند

بعد مدت اوس نے لکھا ہی اگر نامہ مجھے / ہوگئے میرے لفافے میں خط اغیار بند

موجزن رہتا ہی آنکھوں سے مری طوفان اشک / ہو نہیں سکتی ہی طالب چشم دریا بار بند

یون نظم مرصع ہی طبیعت مین نظر بند — جس طرح کہ ہون درج مین یاقوت گہر بند
وہ طوطیِ خوش لہجہ ہون کہ ہون جسکے لب نطق — دو باتون مین کردون ہمہ مرغان سحر بند
اثبات کمر مین شعرا کرتی ہین کیون بحث — کیا چیز ہی اوس بت کی جو ہی زیبِ کمر بند
ہون محو تصور جو کسی پردہ نشین کا — رہتی ہین درِ دیدہ مرے آٹھون پہر بند
دیوانون کی عادت نہین نظارۂ خوبان — کس جرم مین یارون نے کیا مجکو نظر بند
خون آنکھون سی جاری ہی تن اب گو ہین مجروح — ٹانکون سی ہوے کب دہنِ زخمِ جگر بند

یکتا ہے زمانہ مرے استاد ہین طالب
کیون فرد نہو شعر و سخن کا مرے ہر بند

دل ہجر مین ہے ماہیِ بے آب کے مانند — بیتاب جگر غم سی ہی سیماب کے مانند
کیونکر نہو دل نغمہ سرا صورت بلبل — ہین عارضِ جانان گلِ شاداب کے مانند
دیکھی ہی ترے کان کی بجلی کی تڑپ کیا — بجلی ہی تپان کیون دل بیتاب کے مانند
مواج جو ہین دیدۂ پرآب ہمارے — ہے فتنہ گر دون کفِ سیلاب کے مانند
بالون سی الجھتی ہی تری بالے کی مچھلی — تڑپون مین نہ کیون ماہیِ بے آب کے مانند

بہہ جاؤن اگر صورت خس کیا ہی تعجب
آنکھون سی روان اشک ہین سیلاب کی مانند

جو کشتیِ دل آکی پڑی اسمین ہوی غرق
حلقے تری زلفون کے ہین گرداب کی مانند

گر جاسے اگر خانۂ تن کیا ہی تعجب
تو ڑ آنسوؤن مین ہی مری سیلاب کی مانند

اوس بحرِ لطافت کی جدائی مین شب و روز
بیتاب ہون مین ماہیِ بی آب کے مانند

ہی پیر اشدِّ لعنت طاقِ خمِ ابرو
مین پشت دوتا یون ہی جو محراب کی مانند

نسبت اوسی کیا دون تری جگنو کی چمک سی
خورشید ہی اک کرمک شبتاب کی مانند

تاریکیِ مرقد سی نہین خوف ہمین کچھ
ہے داغِ جگر مہرِ جہانتاب کے مانند

کیا بادہ کشی کا ہی مزا جب نہین ساقی
آنکھون مین مئے ناب ہی خونناب کی مانند

روتا ہون جو یاد دُرِ دندانِ صنم مین
آنسو ہین مری گوہرِ سیراب کے مانند

دیوان مرا بیش بہا کیون نہو طالب
ہر شعر ہے عقدِ دُرِ نایاب کے مانند

ردیف ذال معجمہ

تم نے اغیار کو تو لکھے ہین اکثر کاغذ
کبھی لکھو ہمین بھی بھیجہ کاغذ

اسطرح مکتبِ اُلفت میں ہوئی زار و نزار
تارِ مسطر ہین گئیں سب تنِ لاغر کاغذ

خطِ گلزار مین اوس گل نی جو نامہ لکہا
ہو گیا تختۂ گلزار سراسر کاغذ

حال لکہون مین اگر اپنی سیہ بختی کا
فرطِ ماتم مین سیہ پوش ہو یکسر کاغذ

نامہ لکہنی مین جو یادِ گلِ عارض آئی
گریۂ خون سی ہوا سرخ سراسر کاغذ

اسقدر وصفِ خط و خالِ سیہ لکہی ہین
اپنی دیوان مین سادہ نہین تل بہر کاغذ

مجہے لکہنا ہی خط اک رشکِ چمن کو بُلبُل
ورقِ گُل سی بہی درکار ہے بہتر کاغذ

حالِ بیتابیِ دل اسمین اگر کچہ لکہون
ہاتہ سی میرے نکلجائے تڑپکر کاغذ

نامہ بر کی نہین حاجت نہ کبوتر سی غرض
جذبۂ شوق سی ہے آپ ہی شہپر کاغذ

حالتِ سوزِ درون اسمین جو تحریر کرون
کیا تعجب ہی اگر خاک ہو جلکر کاغذ

مین نے لکہی ہین جو وصفِ رخِ روشن طالب
ہے برنگِ ورقِ مہرِ منوّر کاغذ

جیسا ہی میرے یار کا سیبِ ذقن لذیذ
ویسے نہ آم ہی ہین نہ نازکبدن لذیذ

سُنتے ہی پانی منہ مین نہ بہر آئے کسطرح
ہے صورتِ نباتِ تمہارا سخن لذیذ

بمثلِ باغ حسن مین وہ سرو ناز ہے
کیا کیا ہین پستہ لب و سیب ذقن لذیذ

بیشک ہر رشک چشمۂ حیوان دہان یار
آبِ حیات سی ہے لعاب دہن لذیذ

کیونکر نلون مین بوسہ لبہاے شکرین
ہین کوزۂ نبات سی ای جان من لذیذ

غربت کی تلخیان نہون کسطرح ناگوار
حلوے سی بہی ہی نانِ جوینِ وطن لذیذ

باغِ جہان مین کیون نہو طالب اس سی ذوق
ہے سب پہلون سے میوۂ نخلِ سخن لذیذ

ردیف رای مہملہ

نزاکت روکتی ہی ور کہین وہ باہر قدم کیونکر
وہ آغوشِ تصور مین بہی آئین ایکدم کیونکر

بہ رنگِ نقشِ پا ہر لحظہ وقفِ پایمالی ہون
تری کوچے مین او ظالم جبین میرے قدم کیونکر

ہمارے باغِ دل مین داغ زخود گل کہلاتی ہین
مجہے آنکہون مین اپنی تنگ گلزار ارم کیونکر

کمالِ ضعف سی نازِ بتان جب بارِ خاطر ہی
چلین پہر جہڑکیان سہنے کو انکے پاس ہم کیونکر

ازل مین اسکو کچہ صحبت ہتی میری سوزشِ دل سی
نہوا سطرح اب برق تپان آتش قدم کیونکر

کسیکے دورِ چشمِ مست سی سرشار رہتی ہین
ہمارے دیدۂ بینا کو بہاے جام جم کیونکر

ملیگا کون اب ہمسا جفا مین اونکی ہنہ کو | نہو اونکو ہماری مرگ کا رنج و الم کیونکر
مجہے سرکار وحشت نے عجب توقیر بخشی ہے | وفور شوق سے کانٹے تلین میرے قدم کیونکر
کیسکے کوچۂ زلفِ معنبر سے یہ آتی ہے | نہو مرغوبِ دل بوی نسیم صبحدم کیونکر
تمہارے نام کا سکہ ہمارے داغِ دل پہ ہے | نہون رائج جہانِ عاشقی مین یہ درم کیونکر

شہادت تیغ ابرو سے مری قسمت مین لکہی ہتی
اوٹہاتے قتل کو طالب وہ شمشیرِ دو دم کیونکر

برنگِ نقشِ پا افتادہ پاکر | مجہے ظالم نہ پامالِ جفا کر
ملایا خاک مین تم نے ہمین کیون | برنگ اشک نظرون سے گراکر
ہوا افشائے رازِ عشق اے دل | بہت پچہتائے ہم آنسو بہا کر
بہت بیتابیِ دل ہے شبِ ہجر | تشفی بخشِ خاطر آ دوا کر
لبون پہ ہے مریضِ عشق کی جان | تو اے رشکِ مسیح اسکی دوا کر
دکہاکر مجکو اوس نے لیلیِ زلف | پہر آیا کو بکو مجنون بنا کر
رہیگی کبتک اے طالب یہ غفلت | بتون کو چھوڑ اب یادِ خدا کر

ایجان نجاؤ دلِ مضطر سے نکل کر
ہو جاؤ گے برباد تم اس گہر سی نکل کر

توقیر کسی بزم مین پہر ہم نے نہ پائی
بے قدر ہوئے محفلِ دلبر سی نکل کر

اے حضرتِ دل آج شکایت کا ہی موقع
ہو داد طلب مجمعِ محشر سے نکل کر

عشاق تری دید کے مشتاق کہڑے ہین
اے شوخ ذرا دیکہہ لے اندر سی نکل کر

رہنے نہین دیتا دلِ وحشی کہین ہمکو
جاتے ہین بیابان کو اب گہر سی نکل کر

اوس زلف مین جبدن سے ہی پہنسا دلِ وحشی
جاتا نہین پہر میرے مقدر سی نکل کر

ردیف رای مہملہ

نزاکت روکتی ہی ورنہ کہین وہ باہر قدم کیونکر
وہ آغوشِ تصور مین ہی آ

برنگِ نقشِ پا ہر لحظہ وقفِ پائمالی ہون
تری کوچے مین او ظالم جبین

ہمارے باغِ دل مین داغ خود گل کہلاتے ہین
جنہے آنکہون مین اپنی نک

کمالِ ضعف سی نازِتیان جب یار خاطر ہی
چلین پہر چہڑ کیان ہہنی کو

ازل مین اسکو کچہ صحبت تہی میری نشودن سی
نہوا سطرح اب قیتان آتش

کسی کی دورِ چشم مست سی سرشار رہتے ہین
ہمارے دیدۂ بینا کو بہا جا

بے بوسہ لئے مین نہین ٹلنے کا کبھی آج
کچھ مین ترا وعدہ نہین جاؤن جو مین ٹل کر

اچھا نہین کچھ تذکرۂ غیر شب وصل
کہہ بیٹھین گو آخر تمہین کچھ ہم بھی اوبل کر

مشکل ہے بہت حضرت دل راہِ محبت
اس رستے مین کہئے گا قدم آپ سنبھل کر

اس سے کبھی اچھی کوئی منزل نملیگی
کیون جاتی ہو میری دل شیدا سے نکل کر

ای ساقی سرمست مجھے اور پلا دے
کم ظرف نہین ہون کہ کہون بس انا اوبل کر

زلفون کا رہی دہیان نہ کیونکر مجھے طالب
سر سے کہین جاتا بھی ہی سودا یہ نکل کر

بول اوٹھا یون وہ مرا حالِ پریشان دیکھکر
ہنس گیا تو آج کسکی زلف پیچان دیکھکر

منع کیون کرتا ہی تو ای ناصح نادان مجھے
مین خدا کو دیکھتا ہون حسن جانان دیکھکر

جو کوئی عالم مین ظالم ہی نہین آرام وہی
ہو گیا ثابت مجھے یہ چرخ گردان دیکھکر

بزم عالم مین جلا کرتی ہین کیون روشن ضمیر
دل مرا جلتا ہی حالِ شمع سوزان دیکھکر

اوس بہارِ حسن کی فرقت مین دل ہی داغ داغ
لاکھون گل کہاتی ہین ہم گلہای خندان دیکھکر

مین ہون اوسکے گوہرِ دندان کا دل سے شیفتہ
کیا کرون ای جوہری یہ دُرِّ غلطان دیکھکر

آسمان حسن کا تو مہر عالمتاب ہے — کیون نہ کہاہے داغ تجکو ماہ تابان دیکھکر

کسقدر شوق شہادت مجکو اے قاتل ہے آج — منہ مین بہر آتا ہے پانی تیغ بران دیکھکر

تم تو کہتے ہو کہ طالب یہ غزل اچھی نہین
صاد کر دینگے مگر شوق سخندان دیکھکر

نظر آتے تھے ابھی وہ مہ تابان ہوکر — چھپ گئے کیون مری آنکھون سے نمایان ہوکر

کیا مزا ہوگا کہ جب داد طلب ہونگا مین — منتین کیجیے گا آپ پشیمان ہوکر

آپ کا تیر نہ نکلا جو مرے پہلو سے — رہگیا کیا مرے دلمین کوئی ارمان ہوکر

گلشن دہر مین سنبل کی طرف کیا دیکھیے — دل مرا شیفتۂ زلف پریشان ہوکر

حور بن ٹھنکے اگر آئے لبھانے کے لیے — توبہ توبہ اوسے چاہون ترا خواہان ہوکر

شکل پروانہ نکیونکر دل عشاق جلین — بزم مین بیٹھے ہین وہ شمع شبستان ہوکر

اک نہ اک روز یہ ہو جائیگا روشن طالب
رات کو آپ جہان جاتے ہین پنہان ہوکر

ردیف زاء معجمہ

رہتا ہی مرے دل مین غم یار شب و روز
سر پٹیتی ہی حسرت دیدار شب و روز

رہتی ہی جو یادِ مژۂ یار شب و روز
سینے مین کہٹکتی ہین مری خار شب و روز

یہ دونون جو پہلو سی نکل جائین تو اچہا
ہوتی ہی دل و درد مین تکرار شب و روز

کیونکر وہ کبہی آتے جہروکے کے مقابل
ہتی یہ ہوسِ طالب دیدار شب و روز

بخشا ہے مجھے حضرت وحشت نے یہ رتبہ
رہتی ہین قدمبوس مری خار شب و روز

اوس شوخ جفا جو کو کبہی رحم نہ آیا
ٹکرا کیے سر ہم پس دیوار شب و روز

اسپر بہی ہی کیا جور بتانِ صورتِ ناقوس
سرگرم فغان ہی جو دل زار شب و روز

کیا چشم کواکب سی انہین دیجئی تشبیہ
جب رہتی ہین آنکہین مری بیدار شب و روز

صیاد نے گلشن کی ہوا تک نہ کہلائی
تڑپا کیے گو مرغ گرفتار شب و روز

اغیار سے ہر دم ہین جو ابرو کی اشارے
چلتی ہی گلے پہ مرے تلوار شب و روز

طالب مجھے کیا ہو مئے انگور کی خواہش
ہون بادۂ توحید سے سرشار شب و روز

ردیف سین مہملہ

مجھکو کیونکر نہو بے برگیِ دل کا افسوس | کبھی بہولا نہ پہلا باغ تمنا افسوس

پردۂ عشق ہوا جامہ وردی سے صد چاک | کر دیا دست جنون نے مجھے رسوا افسوس

کیا برا تہا ترے کوچے مین پڑے رہتے تہے | جوش وحشت نے چہوڑایا وطن اپنا افسوس

پائمالِ غمِ محرومیِ جاوید رہی | نہوئی سبز مری کشت تمنا افسوس

بعد مرنے کی بہی مٹی مری برباد رہی | خاک اوڑاتا ہون مین اب بنکی بگولا افسوس

زندہ در گور ہوئین لاکہون تمنا مین مری | حوصلے خاک مین مل گئے کیا کیا افسوس

اثر الفت مژگان سے بڑہا جوش جنون | آخر اسنے ہمین کانٹون مین گہسیٹا افسوس

وحشتِ سیرِ بیابان تو ہمین کہینچے ہے | ناتوانی سے ہے مگر سلسلۂ پا افسوس

حالتِ بیکسیِ طالبِ محزون سُنکر
منہ کو آتا ہے تاسف سے کلیجا افسوس

ردیف شین معجمہ

جسطرح ہوتی ہے بلبل کو چمن کی خواہش | ہم غریبون کو ہے ویسی ہی وطن کی خواہش

جب سے ہے لعل لب و گیسوے مشکین کی طلب | نہ بدخشان کی ہوس ہے نہ ختن کی خواہش

کب رہی ہم خاک نشینون کو یہ ارمان دلمین
جامہ زیبی کی ہوس زینتِ تن کی خواہش

اُلفتِ گوہرِ دندان کی ملی وہ دولت
مرے دلکو نہ رہی دُرِ عدن کی خواہش

صورتِ نکہتِ گُل ہون چمنِ عالم مین
ہو گئی برباد نکلی مین نہ وطن کی خواہش

آکے دلمین مرے تم دیکھہ لو داغون کی بہار
اے گُل تر ہو اگر سیرِ چمن کی خواہش

چاہ مین تیری ہوئی بادلی صورت میری
کنوئین جھکوانے لگی چاہِ ذقن کی خواہش

مین ہون پیاسے لبِ رنگین کے ہوادارون مین
خون تہوکون جو کرون لعل یمن کی خواہش

حضرتِ شوق کا شاگرد ہون مین اے طالب
کیون نہو سب کو مرے شعر و سخن کی خواہش

ردیف صاد مہملہ

شیخ کو سبحہ برہمن کو ہے زنار کی حرص
ہین جو آزاد وہ کرتے نہین بیکار کی حرص

زلفِ پیچان کی ہوس ہے قدِ دلدار کی حرص
شکلِ منصور ہمین ہے رسن و دار کی حرص

کسطرح قیس کو مجنون نکہین اہلِ خرد
اوس پری کی کوئی صنم چہوڑکے کہسار کی حرص

جوہرِ تیغ کے چکہے ہین جو کچھ اسنے مزے
دہنِ زخم کو ہے مرہمِ زنگار کی حرص

انہین مژگان نے کیا خانۂ دل کو برباد
خاک ہو نقش و نگار در و دیوار کی حرص

خوگر سوز کیا ہے تپش غم نے مجھے
ہو کڑی دھوپ مین کیا سایۂ دیوار کی حرص

دمبدم پانی بہر آتا ہی ہمارے منہ مین
جب سی ہی بوسۂ لب ہاے شکر بار کی حرص

باغ عالم مین نہین اور کوئی پھول پسند
بلبل دل کو مری ہے گل رخسار کی حرص

بلبلو دل مین سمجھ لو یہ ہوس خوب نہین
دام مین لائیگی اکدن تمہین گلزار کی حرص

زر پسند ایسے ہین اسوقت کے ارباب دول
کرتے ہین وقت مرض شربت دینار کی حرص

کیون مرتب نہ ہو دیوان مرا اے طالب
رات دن ہے مجھے موزونی اشعار کی حرص

ردیف ضاد معجمہ

رکھتے ہین ہم آوارۂ غربت وطن سے کیا غرض
نکہت برباد کو سیر چمن سے کیا غرض

ہم تو وارفتہ تری اٹکھیلیون کی ہو گئے
ہمکو شوخی غزالان ختن سے کیا غرض

جامۂ عریانی تن جب ہمارے ساتھ ہے
پردہ پوشی کو ہمین گور و کفن سے کیا غرض

جب کنول کی طرح روشن ہین ہمارے داغ دل
محفل دلدار مین شمع لگن سے کیا غرض

رند مشرب کعبہ و بتخانہ سے آزاد ہین
شیخ سی کیا کام انکو برہمن سی کیا غرض

آپ ہین ڈوبی ہوئے بحر فنا مین یا ندن
خاکسارانِ جہان کو باد سی کیا غرض

مین ہون محو بوستان عارضِ گل پیرہن
عندلیبو مجکو گلگشتِ چمن سی کیا غرض

دشت وحشت اسکو کر دیتا ہی دم مین تا بتا
مجھسے دیوانی کو جیب و پیرہن سی کیا غرض

جامۂ ویرنیۂ تن ناپسند روح سے ہے
صاف طینت کو پرانی پیرہن سے کیا غرض

مست کہتی ہی اوہنین دلدار کی جوڑے کی بو
عاشقون کو نافۂ مشک ختن سی کیا غرض

جاے طالب آپکا کیون مجمع اغیار مین
بلبلِ خوش لہجہ کو زاغ و زغن سی کیا غرض

ردیف طاء مہملہ

اسے جان بہت کرتے ہین یہ دیدۂ تر ضبط
طوفان ہو برپا نہوا اشکون کا اگر ضبط

آسان نہین صدمۂ مہجوری جانان
میرا ہی کلیجا ہی جو ہے درد جگر ضبط

اوڑنے لگین نالون سی دہوئین چرخ کا کیا
کیا کیجئے کرتا ہے دلِ زار مگر ضبط

کسطرح میسر ہو ہم آغوشیِ جانان
بیچ ہے ادہر شرم و حیا اور ادہر ضبط

سچ پوچھو تو طالب ہی یہ سینہ مرا مجبس
بندا سمین ہی بیتابی دل درد جگر ضبط

ردلیف ظا معجمہ

آپ لین راستا خدا حافظ
اسے صنم سے ہے مرا خدا حافظ

جوش وحشت نے پھر بڑہا ہاتھہ
اب گریبان کا خدا حافظ

کہینچتا ہون مین نالۂ پر سوز
اسے فلک اب ترا خدا حافظ

سنگ عشق بتان ظالم پر
شیشۂ دل گرا خدا حافظ

لیچلا سوے دشت جوش جنون
دل دارفتہ کا خدا حافظ

نہ ٹلا دیو عشق گیسوئے یار
سر چڑہی یہ بلا خدا حافظ

تم نے بے سمجھے بوجھے اسے طالب
دل بتون کو دیا خدا حافظ

ردلیف عین مہملہ

محفل جانان مین جب آتی ہی شمع
دیکھکر اوس گل کو گل کہاتی ہی شمع

چشم گریان سینہ بریان دیکھئے — آپ کی فرقت مین غم کہاتی ہے شمع

کیون چہپی ہے پردۂ فانوس مین — ہونہو اوس گل سے شرماتی ہے شمع

کیا کسی سے اسکی آنکہین لڑ گیئن — بیطرح آج اشک برساتی ہے شمع

آہ پروانہ لگا دیتی ہے آگ — دیکھئے کیسی پگہلجاتی ہے شمع

بزم مین بن ٹہنکے جب آتے ہو تم — اے پری پروانہ بنجاتی ہے شمع

طالب اونکی بزم مین کیا بار پائین — آہ کرتے ہین تو بجھہ جاتی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

شمعرو مانند پروانہ جو رکہتے پر چراغ — تجہہ تک آتی جان نثاری کی لیئے اوڑکر چراغ

ہے فتیلہ اژدہائے شعلہ افشان کیا عجب — مجکو ڈنس جا شب فرقت مین اے اژدر چراغ

شمعرو جبتک ہے تو زیب شبستان جہان — شکل پروانہ بلاگردان ہین تجپر چراغ

جہلملاتی ہے صباحت سے تری یون شمع مہر — صبحکو جسطرح اے رشک مہ انور چراغ

ہون وہ وحشی ہی ہجوم غول سر پر بعد مرگ — رات بہر رہتی ہین روشن میری تربت پر چراغ

عارض پرنور جانان کی اگر دیکھے جہلک — پہر نہ محفل مین فروزان ہو کبھی دم بہر چراغ

تیرگی گور اے طالب جب آئی ہوئی
فائدہ کیا ہی جلاتی ہین جو تربت پر چراغ

ردیف فا

رخ ہے گو خنجر برّان کی طرف
دھیان ہے ابروی جانان کی طرف

رات دہوکہی ہین ترے گیسو کے
دوڑے ہم افعیٔ پیچان کی طرف

سوچ رہتا ہی ہمین آٹھ پہر
دیکھکر شہر خموشان کی طرف

جوش وحشت مین قسم ہین سو دست
ہاتھ ہین جیب وگریبان کی طرف

شرم سے ڈہانک لی منہ ہر غنچہ
تم جو آنکلو گلستان کی طرف

بوسۂ لب ہین میسر شب و روز
رخ ہو کیون چشمۂ حیوان کی طرف

اے پری جور تغافل کبتک
اک نظر حال پریشان کی طرف

اپنی رحمت کی تصدق مین خدا
نہ نظر کر مرے عصیان کی طرف

ہوسِ خلد اگر ہے طالب
چل ذرا کوچۂ جانان کی طرف

ردیف قاف

جب خود آرائی نی پہنائی اوسکو کندن کی طوق
لائی میری واسطے دیوانگی آہن کے طوق

کیا مری دیوانہ کرنے کو یہ آرائش ہے کم
کیون پہنتی ہو مری جان آج تم بن ٹہن کے طوق

المدد جوش جنون کرتا ہی پیدا پہر زسر آج
سیکڑون زنجیرین بہاری اور لاکہون لدن کی طوق

ہم سی دیوانی تو پہنی ہین ابہی سی بیڑیان
دیکہی پڑتی ہین کبتلک آپ کی بچپن کے طوق

کیون نہوتا وصل کی شب غیر پر افشای راز
ہاتہہ جب ڈالا گلی مین یار کی تو جہنکی طوق

کسطرح جنبش کرون اس خانۂ زنجیر مین
ایک مین مجنون لاغر اور سو سو من کی طوق

کیون نہ دیکہون دیدۂ حسرت سی طالب باربار
مین تو ترسون اوسکو اور ڈالی یون مری گردن کی طوق

عکس دلبر سی ہے گہر گہر دہوپ سونی کا ورق
کہتے ہین سب ہو گی کیونکر دہوپ سونی کا ورق

پرتو رخ سے کسی کی آفتاب روز حشر
ایسا چمکا جیسی کہا کر دہوپ سونی کا ورق

چرخ بیمایہ وہی ہی گو بنا دیتا ہے روز
آفتاب کیمیا گر دہوپ سونی کا ورق

کون محبوب طلائی رنگ ہی پرتو فگن
بنگئی فرش زمین پر دہوپ سونی کا ورق

دیکھنا حرص فلک نے رات دن کرتا ہی جمع
ہین درم دینار اختر دہوپ سونی کا ورق

یار کا رنگ طلائی دیکھکر چاپہ ون ہین زرد
لوح زر مہر منور دہوپ سونی کا ورق

حسن کی گرمی سے چمکا اور بہی وہ رشک مہر
جلوہ گر ہو جیسی کہا کر دہوپ سونی کا ورق

واہ رے تیری فریب ای آسمان حیلہ گر
دہوکی دیتا ہی بنا کر دہوپ سونی کا ورق

سب سے مستغنی کیا اوس مہروش کے حسن نے
میرے آگے ہے برابر دہوپ سونی کا ورق

جو کہ قانع ہین نہ دیکھین حرص سے سوی فلک
گو درم ہو مہر انور دہوپ سونی کا ورق

انقلاب شی تو چاہے تو ہو اک آن مین
چاندنی چاندی کا پتر دہوپ سونی کا ورق

کم نہو ذرّے برابر طالبانِ زر کی حرص
کاش بنجائی بہی گہر گہر دہوپ سونی کا ورق

اسکو جو ہر روز اوڑا لیتا ہی یہ چرخ حریص
جانتا ہی۔ ہر مقرر دہوپ سونی کا ورق

تو ہی وہ زرین قبا پڑ جاے اگر سایہ ترا
کو سون بنجائے برابر دہوپ سونی کا ورق

حضرت شوقِ سخنور کا یہ ای طالب ہی فیض
ورنہ مشکل ہے سراسر دہوپ سونی کا ورق

ردیف کاف تازی

اسطرح ہین میرے داغِ عشق روشن زیرِ خاک
ہے یگانہ سرو چراغان مین ہمہ تن زیرِ خاک

کیسے کیسے گوہرِ دندان ہوئے ہین کر دفن
کیا تعجب ہے جو ہو ہیرے کی معدن زیرِ خاک

مر گیا ہون کیا کسی مطرب پسر کے عشق مین
ہڈیان کیون شکلِ نے کرتی ہین شیون زیرِ خاک

سرکشو کیون خاکساری سے تمہین ہے اجتناب
جان لو جانا ہے اکدن بعد مردن زیرِ خاک

کس لیئے کرتے ہو بالائے زمین تعمیر قصر
منعمو ہے کچہ دنون کی بعد مسکن زیرِ خاک

دفن ہو کر بہی ہے اسدرجہ تب سوزِ درون
استخوان سب ہین لگن شمع روشن زیرِ خاک

شوقِ خون ریزی کہان ظالم کو طالب قبر مین
کند ہو جاتی ہے ہر شمشیر آہن زیرِ خاک

پہنچا جاتا ہے مغز استخوان تک
یہ ضبط سوز غم اے دل کہانتک

وہ بلبل ہون کہ آہ پرشرر سے
جلائی مین نے شاخ آشیان تک

لبون تک آتی ہے مشکل سے وہ آہ
پہونچتی تہی جو دم مین لامکان تک

جلا دل اسطرح سوزِ نہان سے
نہ نکلا سانس ہین منہ سے دہوان تک

دکہایا یہ اثر عشق کمر نے
مٹایا قبر کا نام و نشان تک

دکھائی خاکساری نے یہ رفعت | اوڑی خاک اپنی اوجِ آسمان تک

غضب کی طبع نازک پائی طالب
کہ ہے سنگِ گران نازِ بتان تک

ردیف کاف فارسی

داغِ عشقِ آتشین رخ سے لگی ہے تن مین آگ | یون ہے پہلو مین مرا دل جسطرح گلخن مین آگ
ملکے مہندی باغ مین جسدم گیا وہ شعلہ رو | آتشِ رنگِ حنا سے لگ اوٹھی گلشن مین آگ
دیکھتے ہی پان کا لا لا کھا لبِ دلدار پہ | لوگ سمجھے لگ گئی ہے لعل کی معدن مین آگ
ہے وفورِ ضبطِ گریہ ورنہ ہون وہ عندلیب | آہ سوزان سے لگادون ہر طرف گلشن مین آگ
زینتِ بزمِ رقیب اوس شعلہ رو کو دیکھکر | داغِ حسرت سے بہڑک اوٹھی سراپا تن مین آگ
میرے جوشِ اشک نے کب آتشِ غم سرد کی | جلگیا کاشانۂ دل گو لگی ساون مین آگ

چھپکے طالب رو رہا جاتا ہے جو میرا شعلہ رو
ایکدن لگ جائیگی کاشانۂ دشمن مین آگ

ردیف لام

اتنی سی دم لب پہ نہ یون سورج کی کرن پھول
جل جائیگی دیکھی گی جو اوس گل کے کرن پھول

جھڑتے ہین ترے ہنسنے مین او غنچہ دہن پھول
کیون ڈھیر نہون چارون طرف سیکڑون من پھول

سورج مین ہمین عقد ثریا نظر آیا
دیکھے جو جڑاؤ تری سونے کی کرن پھول

ہے حسن و جمال گل عارض مین وہ گرمی
مرجھا مین جو دیکھین تجھے اے رشک چمن پھول

گلشن مین گزر ہو جو ترا اے گل خوبی
صدقہ کرین مرغان چمن سیکڑون من پھول

یہ کیا ہین جو کرنے لگے دعواے غلامی
بے شبہ ہین منہ پھٹ بہت اے غنچہ دہن پھول

قاتل کی کھنچی تیغ تبسم جو چمن مین
آلودۂ خون ہوگئے دم مین ہمہ تن پھول

نازک ہے کہین وہ ہری ہوجاے کلائی
ہاتھون مین ملوا نہ تم اے مشفق من پھول

شاخ شجر قد کے گل و برگ و ثمر ہین
کانون مین جو موتی ہین نہ تم نہ کرن پھول

گدر آ بدن پر ترے پڑ جاین ابھی داغ
پھینکون مین جو تیری طرف اے رشک چمن پھول

یون ذات مری باعث تزئین وطن ہے
جسطرح ہین طالب سبب زیب چمن پھول

ردیف میم

کب شب فرقت مین تنہائی سی گہبراتی ہین ہم
دل تو سمجہاتا ہی ہمکو دل کو سمجہاتی ہین ہم

ابر تر کو جب مقابل مین کبہی پاتی ہین ہم
پہر تو آنکہون سی کیا کیا اشک برساتی ہین ہم

ہای اس شرم گنہ سی منہ کفن مین ڈہانک کر
کس ندامت سی سوی ملک عدم جاتی ہین ہم

وحشت غربت مین رفیق و آشنا کوئی نہین
درد و غم کو ساتہ ساتہ اپنی مگر پاتی ہین ہم

اس شب تار جدائی مین کوئی ساتہی نہین
اپنی سایی تک کو بہی نامہربان پاتی ہین ہم

پند ناصح اسطرف ہی طعن بدنامی اوسطرف
دیکہی اب اس کشاکش مین کدہر جاتی ہین ہم

عشق کاکل سی بڑہی ہم الفت رخ کی طرف
قید ہی تاتار مین اب روم کو جاتی ہین ہم

پہلی مین پوچہتا ہون جب کہ درد دل ہی کون
دیکہی شوخی کہ ہنسکر آپ فرماتی ہین ہم

اسطرف بہی ایک جام ای ساقی پیمان شکن
کب سی اسکی آرزو مین ہاتہ پہیلاتی ہین ہم

اوسکو مین جانی نہ دیتا لیکن اوس عیار نی
جاتی جاتی یہ کہا ٹہہرو ابہی آتی ہین ہم

صورت سیماب ای طالب ٹہرتا ہی نہین
اس دل بیتاب کو ہرچند سمجہاتی ہین ہم

محفل جانان مین جب جاتی ہین ہم
کہو کی ہوش اپنی چلی آتی ہین ہم

زلف پیچاں اپنی سُلجھاتے ہو تُم
پیچ پر پیچ اے پری کہاتے ہین ہم

اوسکے کوچے کی ہے اسکو ہر ہوس
بار بار اس دلکو سمجہاتے ہین ہم

ہو چکین ظاہر وفا ئین آپ کی
آپ کو دل دیکے پچتاتے ہین ہم

تیری محفل مین نہین مطلب کچہ اور
شان خالق دیکہنے آتے ہین ہم

رحم آجاتا ہے اوسکے دل مین بہی
حال دل جبدم سنا آتے ہین ہم

دل لگانا ایکدن ہو گا وبال
دیکہو طالب تمکو سمجہاتے ہین ہم

ردیف نون

صفائے کدورت رُبا چاہتا ہون
مس قلب کی کیمیا چاہتا ہون

گلا زیر تیغ ادا چاہتا ہون
شہید محبت ہوا چاہتا ہون

سوے کعبہ شوق دل لیچلے گا
عبث مرغ قبلہ نما چاہتا ہون

اب اس گردش آسیا فلک سے
مین آنٹے کی صورت لیسا چاہتا ہون

کرون پاک زنگ خیالات دل سے
جو اس آئینے کی جلا چاہتا ہون

گدائی در یار کی کس سے کم ہے
جو مین ظل بال ہما چاہتا ہون

مری خاک سے کیون بنا ساغر مے
مگر بوسۂ لب لیا چاہتا ہون

بجا ہے جو نادان کہتے ہین مجکو
حسینون سے رسم وفا چاہتا ہون

سنا ہے وہ آتے ہین بہر عیادت
بس اکدم کی مہلت قضا چاہتا ہون

چلے جاتے ہین رہروان عدم سب
یہین ضعف سے مین رہا چاہتا ہون

بدلکر مین اے طالب اس قافیے کو
غزل دوسری اک پڑہا چاہتا ہون

جمال رخ گلبدن چاہتا ہون
ہمیشہ بہار چمن چاہتا ہون

دم مرگ ہر مرغ گلشن یہ بولا
رگ گل سے تار کفن چاہتا ہون

مری جان لیگی تری زلف و قامت
خطا ہے جو دار و رسن چاہتا ہون

نہ کسطرح بیجذر دل اوسکو دیدون
کہ دلدار سے دل شکن چاہتا ہون

کسی شمع رو کو کرون صدر مجلس
اگر رونق انجمن چاہتا ہون

مجھے زلف مشکین کی ہی دل سے خواہش
خطا ہی جو ملک ختن چاہتا ہون

ملون حضرت شوق سے چلکے طالب
اگر حد تحقیق فن چاہتا ہون

اوس نرگس بیمار کے بیمار سبھی ہین
داروی تب غم کے طلبگار سبھی ہین

جو بات کہ تجھمین ہے نہین اور کسی مین
کہنے کو حسینون مین طرحدار سبھی ہین

مرغ دل و جان طائر دین بلبل ایمان
اوس ظلم زلف کی پہندی مین گرفتار سبھی ہین

اب عشق کے بازار مین مانند زلیخا
اوس غیرت یوسف کی خریدار سبھی ہین

حیرت مین ہنین صورت نرگس کوئی بیھا
کہنے کو تو یون طالب دیدار سبھی ہین

اس باغ جہان مین کوئی آزاد نہین ہے
اوس سرو کو وارفتۂ رفتار سبھی ہین

کیون خار نکھاتین جو ہین چاہ سدھر طالب
گلزار معانی مرے اشعار سبھی ہین

کیا زلف مسلسل ہی و بکھر آے ہوئے ہین
میرا دل شیدا بھی تو اولجھائی ہوئی ہین

کیا آپ کو یاد آگئی ہین رات کی باتین
کیون سر کو جھکائے ہوئے شرماے ہوئی ہین

کیا غنچۂ دل باغ جہان مین ہو شگفتہ
جو گل نظر آتے ہین وہ مرجھاے ہوئی ہین

کیون آج مرے ہاتہون سے جاتا ہی مرا دل | کیا محفل اغیار مین وہ آئے ہوئے ہین

کہنا یہ دم نزع قیامت تہا کسی کا
طالب تہین کچہ ہوش ہی ہم آئے ہوئے ہین

مرض الموت مین بہی پیش نظر یار نہین | میری تقدیر مین کیا شربت دیدار نہین
بیکسی پہ مری روتے ہین فلک ارونزار | ہین یہ سب اشک روان کون کب بیمار نہین
خرد و ہوش کہان جب ہے تلاش کامل | راہ غربت مین کوئی مونس و غمخوار نہین
کثرت داغ سے سینے مین کہلا وہ گلشن | جسمین پہولون کے سوا نام کو بہی خار نہین
ہمکو پژمردگی گل سے ہوا یہ ثابت | گلشن دہر مین یکسان کوئی زردار نہین
اوٹہ کہڑے ہوتے ہین دیوانے لحد مین سنکر | تم سے کچہ کم مری زنجیر کی جہنکار نہین
ٹہوکرون سے تری ہوتا ہی جو محشر برپا | یہ دم صور ہے پازیب کی جہنکار نہین
مین نے لکہی ہی جو یاد در دندان مین غزل | در شہوار سے کچہ کم مرے اشعار نہین

چشم میگون کے تصور مین جو ہون مین سرمست
کچہ بہی طالب ہوس خانۂ خمار نہین

ایکمدت سے ہے بیتاب یہ شیدائے وطن
یا خدا جلد دکھا صورت زیبائے وطن

گو کہ ہین مجھسے جدا مشق تصور سے مگر
ہے مرے پیش نظر شکل احبائے وطن

کیون نہو سینہ مرا گنج شہیدان کی طرح
بار ہا اسمین ہوا خون تمنائے وطن

کیا عجب جلکے ہو کاشانۂ دل کبکا سیاہ
شعلہ زن سینے مین ہے آتش سودائے وطن

خار کی طرح کھٹکتے ہین چمن آنکھون مین
مجھے غربت مین جو یاد آتے ہین گلہائے وطن

تہ و بالا نہو کیونکر یہ مری کشتی دل
موجزن سینے مین ہے بحر تمنائے وطن

یاد کرتے نہین بھولے سے بھی طالب مجھکو
کیسے بھولے ہوئے بیٹھے ہین احبائے وطن

نہین یہ اشک و لخت دل ہین میری چشم گریان مین
دُر و مرجان مگر اُمڈے ہوئے ہین بحر عمان مین

لگی ہین اشک کی جھڑیان اُڑے مرغ نظر کیونکر
خوشی آتی ہے پرندون کو کہان روز باران مین

ابھی کچھ تھا ابھی کچھ ہے مین صدقے اِس تلوّن کے
مزاج یار کا عالم ہے میرے درد پنہان مین

مجھے کیا دیگی ایذا شام غربت دشت وحشت کی
کہ نور صبح صادق ہے مرے چاک گریبان مین

کبھی مارا کبھی اُسنے جلایا دو ہی باتون سے
سوال وصل پر عالم یہ تھا اوسکے نہین ہان مین

پڑی کیا چاندنی اس شب مہتاب وحشت کی
کہ عالم ہے کتان کا آنچل جیب و گریبان مین

کبھی اے کاروان خط نگر ناز رخ سوئے عارض
کہ اک قطرہ بھی پانی کا نہین چاہ زنخدان مین

پھپھولے بنگئے تارے فلک پر فرط سوزش سے
اثر کیا عشق نے رکھتا ہے میری آہ سوزان مین

کبھی زلف آپ کی دیکھی کبھی لب آپ کے دیکھے
کبھی پہونچے ختن مین ہم کبھی پہونچے بدخشان مین

بتون کی یاد مین نام خدا یاد آگیا ہمکو
ثواب ایدل ملا اسطرح ہمکو فرد عصیان مین

کہین برپا نہو جائے تری رفتار سے محشر
سنبھل کر چل خدا کے واسطے گور غریبان مین

نہین ملتا ہے پہلو مین دل وحشت زدہ میرا
ذرا تم دیکھ تو لو حلقۂ زلف پریشان مین

پس مردن مرے دل مین نہو کچھ خواہش جنت
اگر مدفن مرا ہو جائے **طالب** کوئے جانان مین

دیکھا ہے جب سے زلف پریشان کو خواب مین
رہتا ہے دل ہمیشہ مرا پیچ و تاب مین

فرقت مین تیری درد ہے پہلو مین دل مین داغ
افسوس میری جان ہے کس کس عذاب مین

رخسار یار سے اگر اوٹھ جائے کچھ نقاب
چھپ جائے آفتاب حیا سے سحاب مین

اے بت تو فرد ہے بخدا اپنے حسن مین
کافر ہے شک کرے جو ذرا تیرے باب مین

جاگانہ ہائے طالع خفتہ مرا کبھی
دیکھا نہ مین نے اوسکو کسی رات خواب مین

ایمان و دین تو چھین لیے تو نے اے صنم
کچہ بھی نہین رہا دلِ خانہ خراب مین

طالب جناب شوق کا پابوس ہو نصیب
ہے التجا مری یہ خدا کی جناب مین

ردیف واو

وہ رخصت کرتے ہین تیر نظر کو
ہدف دل کو بناؤن یا جگر کو

زمانے کو نہ دو سیلٹے مرے جان
سرِ محفل نہ تم بدلو نظر کو

نہین معلوم کیا گزری شب ہجر
کہ روتی ہین دعائین بھی اثر کو

تسلی دین وہ رکھین سینے پہ ہاتھ
تری دے خدا درد جگر کو

یہ نالے عرش پر کیون پھر رہے ہین
شب غم ڈھونڈتے ہین کیا اثر کو

تڑپ نے اسکی مجکو مار ڈالا
نکالو جلد پہلو سے جگر کو

کھڑا ہے دیر سے در پر تمہارے
بلا لو طالب خستہ جگر کو ✣ ✣

گیسو ترا جب سے نظر آیا مرے دلکو
بھاتا نہین سنبل کا تماشا مرے دلکو

بیچین رہا آپ کی فرقت مین ہمیشہ
اکدم کبھی آرام نہ آیا مرے دلکو

کیا خواہش گلزار جنان ہو مجھے رضوان
بھاتا ہے مرے یار کا کوچا مرے دلکو

صبر و خرد و طاقت و آرام شب ہجر
سب بھاگ گئے چھوڑ کے تنہا مرے دلکو

اوسکے ذقن کا ہوا جب سے یہ عاشق
مرغوب نہین ہین دُر یکتا مرے دلکو

پریون کے تماشے سی یہ دل چھوٹ گیا ہے
بھاتا نہین اندر کا تماشا مرے دلکو

باتین تجھین بہت یاد مگر ہائے شب وصل
یاد آیا نہ **طالب** کوئی شکوا مرے دلکو

کیونکر نہ بھائے مجکو گل و یاسمن کی بو
آتی ہے صاف ان سے مرے گلبدن کی بو

پھیلی جو پہنچی مرے گلبدن کی بو
آوارۂ وطن ہوئی غم سے چمن کی بو

سونگھی ہے جب سے مین نے ترے پیرہن کی بو
بھاتی نہین ہے مجکو گل و نسترن کی بو

بچ جائے جان ابھی ترے بیمار عشق کی
اکبار تو سونگھا دے جو سیب ذقن کی بو

بلبل تڑپ تڑپ کے چمن ہی مین مر گئی
لائی نسیم جبکہ اڑا کر چمن کی بو ❊

کیا نکتہ چین کو علم ہوا اپنے عیوب کا
معلوم ہوتی ہی کہین اپنے دہن کی بو

طالب جو پہلی نکہت گیسوئے عنبرین
غیرت سے صاف اوڑ گئی مشکِ ختن کی بو

یہ تو ہے دامِ بلا اسمین گرفتار نہو
مرغِ دل شیفتۂ گیسوئے خمدار نہو

بعد مدت کے ہوئی ہی یہ شبِ وصل نصیب
اے سحر بہرِ خدا آج نمودار نہو

روز اسطرح نہ ہاتھون مین لگاؤ مہندی
دست نازک کو کہین رنگ حنا بار نہو

تیغ ابرو ہے مرے قتل کو کافی اے دل
دست قاتل مین اگر خنجر خونخوار نہو

کہین اغیار نہون واقف دردِ اُلفت
رات دن گرم فغان اے دل بیمار نہو

جبکہ آنکھون سے نہان ہے وہ گلِ باغِ شباب
خار کسطرح مری آنکھون مین گلزار نہو

دولتِ حسن خدا داد ملی ہے اوسکو
کسطرح بادۂ نخوت سے وہ سرشار نہو

راہ غربت مین خدا ساتھ ہی اوسکے ہر دم
ساتھ جسکے کوئی مونس نہو غمخوار نہو

نقد دل دیکے حسینانِ جہان کو طالب
غم و اندوہ و الم کا تو خریدار نہو

پیدا جہان مین کوئی تمسا بشر نہو
نالے کرون فراق مین تبکو اثر نہو

جانے نہ دینگے آپکو یہ جان سے لیجئے
رخصت طلب نہ کیجئے جبتک سحر نہو

جس سے نہ کانپے دل اوسکی ہی نہین فغان
ہرگز نہین وہ آہ کہ جسمین اثر نہو

پہچانا اونکا اپنے کیئے پہ یہ دیکھئے
کہتے ہین زہر دیکے الہی اثر نہو

طوفان کا ہے ڈر ترے رونے سے مجکو آج
تو محو گریہ اسقدر اے چشم تر نہو

اللہ رے یہ ذوق کہ اکثر شب وصال
کہتا ہے دل مرا کہ الہی سحر نہو

طالب یہ اپنے طالع بد کا اثر ہے صاف
شیدا ہون جسکا مین اوسے کچھ بھی خبر نہو

ردیف ہاے ہوز

عکس نے اوسکے بڑہایا یہ جمال آئینہ
باعث تحیر مہ ٹھہرا کمال آئینہ

پانی پانی شرم سے ہوتا ہے پیش روئے یار
کچھ نپوچھو حال فرط انفعال آئینہ

بزم عالم مین جو یہ چاہو کہ ہو ہر دل عزیز
صاف رکھو دل کدورت سے مثال آئینہ

اوبت خود بین ترے رخسار تابان دیکھکر
کیا کہون جو کچھ ہوا ہے آج حال آئینہ

اف رے خود بینی کہ ہون عشاق تیرے محو
اور ہو آٹھون پہر تجکو خیالِ آئینہ

پاک کہہ زنگ خودی سے شیشۂ دل رات دن
ہے فقط روشن ضمیری ہی کمالِ آئینہ

جلوۂ رخسار جانان اسمین ہے پرتو فگن
شیشۂ دل ہو گیا اپنا مثالِ آئینہ

او بت خود بین اسے تو آپ ہی کرتا ہے شوخ
ورنہ ہو تیرے مقابل کیا مجالِ آئینہ

کیا تعجب ہو دل دشمن کدورت سے خراب
زنگ ہو جاتا ہے آخر کو وبالِ آئینہ

دوست دشمن کسطرح مجکو نہ سمجہین صاف دل
سب سے یکسان پیش آتا ہون مثالِ آئینہ

ہجر مین رو رو کر اے طالب مکدر دل نکر
یہ تو روشن ہے کہ ہے پانی وبالِ آئینہ

تہا کوئی بت وہ بیوفا کہ نپوچہہ
دل نے ایسا ملا لیا کہ نپوچہہ

دانۂ اشک گر کے آنکہون سے
خاک مین اسطرح ملا کہ نپوچہہ

گو مسِ دل کو زنگ ہے افلاس
صبر بہی ہے وہ کیمیا کہ نپوچہہ

دو قدم بہی نچلنے پایا تہا
کودکِ اشک یون گرا کہ نپوچہہ

سینے مین غم کی آگ بہڑکی تہی
خانۂ دل بہی وہ جلا کہ نپوچہہ

جاے اشک اب لہو نکلتا ہے
یون ہوا خونِ مدعا کہ نپوچھہ

عشق تہا ہمکو کیون ہوتے زرد
اس چمن کی ہے وہ ہوا کہ نپوچھہ

لشکر یاس کی چڑہائی سے
خانۂ صبر وہ لٹا کہ نپوچھہ

صورت شمع بزم ہستی مین
طالب اسطرح جل بجہا کہ نپوچھہ

ہے سویدا کی جگہ اب دل مین داغِ آبلہ
بعد مدت یہ ملا ہمکو سراغِ آبلہ

ہے سیہ بختی مین بہی احسانِ داغِ آبلہ
خانۂ دل مین منور ہے چراغِ آبلہ

خار صحراے جنون کی تشنہ کامی دیکھکر
ہو گیا لبریز خون میرا ایاغِ آبلہ

دشت پیمائی مین آتش زیر پا کیونکر نہون
سیکڑون ہین میرے تلوون مین چراغِ آبلہ

وسعتِ دل تنگ ہے یہ طور سینا سے سوا
دشت ایمن چاہیے بہر فراغِ آبلہ

دشت غربت مین کلیجا پانی پانی ہو گیا
دل ہے جسکو سمجھے ہین خون ایاغِ آبلہ

نوک کی لینے لگے کیون خار صحراے جنون
لائق نشتر ہے کیا جوشش دماغِ آبلہ

خانۂ دل مین عجب کیا آگ لگجائے کبہی
اب لپک دینے لگا کچہہ چراغِ آبلہ

ہوگیا اندر ہی اندر زخم سر سی پاؤن تک — سینے مین چہلکا مگر دل کا ایاغِ آبلہ

میری اشکِ گرم سی چہالی ہین سارے جسم مین — سینچنے سے ہوگیا سرسبز باغِ آبلہ

جا گزین ہی دلمین اکمدت سی یہ نوکِ خار — ڈہونڈہتی ہی تو کفِ پا مین سُراغِ آبلہ

کیون نہو شاداب رنگین گلشنِ ایجاد مین — ہے جگر کے خون سے سیراب باغِ آبلہ

خون کے قطرے چلے آتے ہین کیون ہمراہ اشک — میری آنکہین بنگئی ہین کیا ایاغِ آبلہ

شیخ کو باغِ جنان کی حرص و امنگیر ہے — جی مین آتا ہی دکہاؤن سبز باغِ آبلہ

کیا تعجب ہر قدم پر خون کا دریا بہے — خارِ صحرا سخت ہین نازک دماغِ آبلہ

گریہ و صحرا نوردی ہی سی ہاتہہ آئی ہمین — گوہر اشک اور لعل شبچراغِ آبلہ

ایک تو ہی موسم گل دوسرے فیضِ جنون — کیون نہ یون پہولے پہلے گلزار داغِ آبلہ

خانۂ تاریک دلمین روشنی کچہ بہی نہین — رات دن جلتا ہی گو اپنا چراغِ آبلہ

ہاے تہا یہ نور بخشِ وادی جوشِ جنون — خار نے گل کر دیا میرا چراغِ آبلہ

جب سی پایا ہی ید بیضا کو اپنی جنس سے — فرطِ شادی سی فلک پر ہے دماغِ آبلہ

تن بدن اپنا پہکا جاتا ہے او ابر کرم — آگ سی کچہ کم نہین یہ سوزِ داغِ آبلہ

کیون دلِ خونگشتہ نے چہورا لایا سطح
کیا ہوے پہ نظر آیا ایاغ آبلہ

خون کی اسمین جہلک کچہہ کچہہ آپ تو لگی
کیا دمکتا ہی یہ لعلِ شبچراغ آبلہ

کیون لہو کی گلیان مین کہا ہون ہر گہڑی
ہو نہو ٹوٹا مرے دل کا ایاغ آبلہ

بہر گئی اور کیا طالب مین میرے ساتہ ساتہ
شمع داغ و مشعلِ آہ و چراغ آبلہ

ردیف یائے تحتانی

اوسکو جب [illegible] ہوگئی
ایک عالم کو عداوت ہوگئی

تجہہ مین یہ جو کی [illegible] ہوگئی
آئینے کو جس سے حیرت ہوگئی

آہ کی کس نے ہماری قبر پر
گل جو دم مین شمع تربت ہوگئی

اک نظر پہ بیچتا ہون نقد دل
تہا جو بیعانہ وہ قیمت ہوگئی

کہنچ گیا دل ان [illegible] سے اک طرف
عین کثرت مین یہ وحدت ہوگئی

کیا سر زانوے دلدار پر
صرف بیہوشی مسرت ہوگئی

غیر کا کہون جہوٹے قصے دیکہے
مین جو کچہہ بولا شکایت ہوگئی

قبر پر آئے وہ بہر فاتحہ — ہر طرف برپا قیامت ہو گئی

مین وہ وحشی ہون مری تصویر بھی — قیس نے دیکھی تو وحشت ہو گئی

آہ سوزان کام آئی ایکدن — بعد مردن شمع تربت ہو گئی

کیون کمر کو بال سے تشبیہ دی — موشگافی وجہ خفت ہو گئی

مین نچونکا ہائے خواب مرگ سے — گو سر تربت قیامت ہو گئی

بزم رندان مین جو آیا محتسب — کیسی بر[illegible] اپنی صحبت ہو گئی

ملگیا ہے جب سے وہ سیمین بدن — مال و دولت سے قناعت ہو گئی

مسی کیا اوس بت نے ہونٹون پر ملی — پھیکی کیون ظلمت کی رنگت ہو گئی

وہ اوٹھے جاتی رہی تاب و توان — دو گھڑی بیٹھے تو راحت ہو گئی

[illegible] جناب شوق

[illegible]

پوچھتے [illegible] تو لو [illegible] حالت کیسی — پوچھتے کیا [illegible] شب فرقت کیسی

کیا ہوا آج [illegible] جاتی [illegible] — [illegible] نہین [illegible]

شکوۂ جور وستم پر یہ وہ فرماتے ہین
دعوے عشق اگر ہی تو شکایت کیسی

کوئی تدبیر تو فرمائی اسنے حضرت دل
ہو گئی ہجر مین اوس شوخ کی صورت کیسی

ہائے کہنا یہ کسی کا سر تربت آکر ✣
ہو گئی ہی تمہین سو رہنے کی عادت کیسی

زلفون کی جہونک سے دوہری ہوئی جاتی ہی کمر
کچھ خبر لیجئے اپنی یہ نزاکت کیسی ✣

حال سننے کے ہو لائق تو سنائے طالب
کیا کہے آپ کو گزری شب فرقت کیسی

حضرت ناصح جو مجکو آج سمجھانے لگے
سچ تو یہ ہے میری دلمین آگ بہڑکانے لگے

باغ مین زلف پریشان کیا وہ سلجھانے لگے
صورت دل سنبل پیچان کو اولجہانے لگے

بیٹھے کچھ بولے دلکو ذرا بہلا سیئے
میرے پہلو مین ابہی سے آپ گہبرانے لگے

پہر گلگشت چمن آیا جو میرا گلبدن ✣
سب گل تر حسن کی گرمی سے مرجہانے لگے

کسطرح باور ہو دلکو آمد شاہ بتان
نامہ بر ہم مفلسون کے گہر وہ کیون آنے لگے

حالت مستی مین بہی اونکا رہا پاس ادب
بے سبب ترسا بچے کیون مجکو ترسانے لگے

پہرے دلکو دیگئے پہر نشانی داغ غم
پاس سے صبح شب وصلت جو وہ جانے لگے

دیتے ہی تشبیہ زلفِ پرشکن کو سانپ سے
خود بخود وہ موئے مشکین پیچ و خم کہانے لگے

تہا خمارِ کیفِ ہستی سوز اسے طالبؔ مجہے
یون درِ میخانہ پر سر ہم جو ٹکرانے لگے

عشق مین کاوش جگر نہ گئی
یہ خلش اپنی عمر بہر نگئی

تہا کون بزم مین بسمل
وہ سنانِ نظر کدہر نہ گئی

کیا یہ تہا کوئی پارۂ سیماب
کیون یہ بیتابیِ جگر نہ گئی

بید کی طرح ہل گیا دلِ یار
شکر ہے آہ بے اثر نہ گئی

ڈہونڈہ لائی عدم سی فکرِ رسا
ہاتہہ سے بندشِ کمر نہ گئی

نیچی نظرون سے دل چرا لینا
کبہی یہ خوئی مفت بر نہ گئی

بہگیا خون ہوکے دل طالبؔ
جوششِ اشک چشم تر نہ گئی

دل خون ہوا لہو ہے پانی
اشکون مین نکیون ہو اب روانی

اندر کوئی دل مسل رہا ہے
یاد آئی کسی کی نوجوانی +

آتے ہین وہ آج بے بُلائے
اللہ اللہ یہ مہربانی

ہون تشنۂ آبِ تیغِ قاتل
ممکن نہین پی لون اور پانی

زخمون کے دہن ہنسین نہ کیونکر
قاتل کے ہین کپڑے زعفرانی

پیاسے جو ہین آبِ تیغ کے زخم
ہر دم لب پر ہے پانی پانی

کیا ہجر مین نیند آئے طالب
پتلی کو ہے حکمِ پاسبانی

بتون کے عشق مین اے دل مصیبت آہی جاتی ہے
نہ گھبرا اسقدر تو سر پر آفت آہی جاتی ہے

نصیحت آپکی یہ ہے بجا اے حضرت ناصح
حسینون پر مگر اپنی طبیعت آہی جاتی ہے

خفا ہو تو ہو کیون اس شکوۂ جور و جفا پر تم
کبھی بھولے سے لب پر کچھ شکایت آہی جاتی ہے

گلستان جہان مین سرو کو جب دیکھتا ہون مین
مجھے اے باغبان یاد اوسکی قامت آہی جاتی ہے

غزل کہنا نہین ہے سہل مشکل ہے بہت طالب
مگر مدت مین اس فن کی لیاقت آہی جاتی ہے

ایسی فلک سے بارشِ سنگِ فتور ہے
صدمے سے جسکے شیشۂ دل چور چور ہے

اس کو وہ دل پہ اپنے تجلی نور ہے
خاکِ سیاہ آتشِ غیرت سے طور ہے

ہلچل مچی ہوئی ہے قیامت ہے اک بپا
سر گرمِ نالہ آج دلِ ناصبور ہے

ہوتی ہے ان حسینوں میں بھی کجلوں کی قدر
کیسا پسندِ چشمِ بتاں کحل طور ہے

آنکھیں تری غضب کی ہیں اے غیرتِ غزال
جن پر نثار مردمکِ چشمِ حور ہے

ہے حال پر نشانہ نقصان پس کمال
کیوں نہ اہد و عروج پہ اتنا غرور ہے

طالب اگرچہ صورتِ عنقا ہوں گوشہ گیر
فیضِ سخن سے شہرہ نزد و دور ہے

لاش میری جبکہ سوئے کوئے جانان لیچلے
میں یہ سمجھا جانبِ فردوسِ رضوان لیچلے

باغِ دنیا میں گلِ مقصد نہ ہاتھ آئے کبھی
دامنِ دل میں ہزاروں خارِ ارمان لیچلے

وقتِ مرگ بھی نہ آیا وہ عیادت کے لیئے
ہم عدم کو حسرتِ دیدارِ جانان لیچلے

بعد مدت کہنے سننے سے جو وہ آئے کبھی
چھین کر صبر و قرار و دین و ایمان لیچلے

وحشتِ غربت میں رفاقت خضر نے جب چھوڑ دی
ساتھ ساتھ اپنے مجھے غولِ بیابان لیچلے

[illegible] زلفِ یار میں
یوسفِ دل کو مری کیوں سوئے کنعان لیچلے

ہے جو طالب عزم کوی یار با ہوش و حواس
تم بہی گویا ساتہہ اک فوجِ رقیبان سے چلے

پتہرا گئی ہین آنکہین مری انتظار سے
قاصد پہرا نہین ہوا ہی کوئے یار سے

گلشن مین کوئی پوچہے نسیمِ بہار سے
نسبت شمیمِ گل کو ہے کچہہ بوسے یار سے

بنتا ہین کاش اپنی نحافت سے بوی گل
سنتا ہون اونکو شوق ہے پہولون کے ہار سے

لکہی تہی بعدِ مرگ جو گردش نصیب مین
ساغر بنائے چرخ نے میرے غبار سے

مرنے کے بعد ہی نگیا ہائے سوزِ دل
اوٹہتے ہین شعلے اب ہی لوحِ مزار سے

عشق و شکیب مین ہے بہلا کیا مناسبت
کہتے ہین صبر کرنے کو مجہہ دل فگار سے

طالب جو لالہ زار مین ممکن نہین کبہی
حاصل ہے وہ بہار دلِ داغدار سے

گہر گیا بدگمانیان بنکے
ٹہہرے یون دل مین یارِ بدظن کے

کیون نہون زخم سب ہرے تن کے
سینچے ہین آب تیغ آہن کے

چل دبے پاون گورِ عاشق پہ
حشر ہوگا چہڑے اگر بہ جہنکے

دل دُکھانے کے ہین عجب انداز
مردہ دل زندہ ہوتے ہین وہ رقص
مر مٹے عشق مین کچہ ایسے ہم
حسرتین فرط غم سے روتی ہین
کیسے بگڑے ہماری ہوش وحواس

چھیڑتے ہین وہ ذکر دشمن کے
اوس پری کی چھیڑے جہان جہنکے
نہ کفن کے ہوئے نہ مدفن کے
بیٹھکر پاس میرے مدفن کے
وہ جو محفل مین آئے بن ٹہنکے

ہم تو دیدارِ یار مین طالب
در کے محتاج ہین نہ روزن کے

گفتگو چھیڑتے ہو جانے کی
انتہا کچہ بہی ہے ستانے کی
کیون دکہاتے ہو مجکو چاہ ذقن
جلوۂ برق ہے مرے دلمین
سنتے ہین بات بات مین گالی
کرلو غمزے سے نقد دل حاصل

باتین کرتے ہو دل دُکھانے کی
فکر ہنسنے مین ہے رولانے کی
فکر ہے کیا کنوین جھکانے کی
یاد ہے تیرے مسکرانے کی
کیا سزا پائی منہ لگانے کی
یہی کُنجی ہے اس خزانے کی

دل بچے زیر آسیائے فلک
کیا حقیقت اس ایک دانے کی

ہم نے کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں
جھیلی ہیں آفتیں زمانے کی

جب لحد پر ہے گنبد گردون
کیا ضرورت ہے شامیانے کی

قصر دل تک تو ہو گیا ویران
فکر ہے مجکو گھر بنانے کی +

کچھ دنوں تم نظر چراتے تھے
اب تو عادت ہے دل چرانے کی

باتیں کرتے ہو اور ڈھنگ کی آج
فکر ہے کیا مرے اوٹھانے کی

شانہ اُلجھا ہوا ہے گیسو سے
کیا سزا پائی سر چڑھانے کی

باعث سنگ فتنہ ہے ہر دم
دیکھیے بدعتیں زمانے کی

عمر عصیان میں کٹ گئی طالب
کون صورت ہے منہ دکھانے کی

کسکا ہمارے کعبۂ دل میں مقام ہے
غم سے سیاہ پوش جو بیت الحرام ہے

کیون بول اوٹھی نہیں نہیں انکار بوسہ میں
معدومی دہن میں مجھے اب کلام ہے

کسطرح حسرتیں مری نکلیں شب وصال
دلمیں ہجوم غم سے تو اک ازدحام ہے

سوزِ تبِ فراق سے دل ہوگیا کباب
ہمشکلِ آبلۂ غم ساقی مین جام ہے

بہر زیارت آؤ کبہی دل کے ڈہیر پر
گورِ شہیدِ عشق علیہ السلام ہے

اوس شوخ نے جو کہولی ہین زلفین مزار پر
بیچین روح شکلِ اسیرانِ دام ہے

آنے سے اونکے آرزوؤن ذکیا ہجوم
طالب کے دل مین آج بڑی دہوم دہام ہے

غزل لکہتے ہین بہر حضرتِ تسخیر پتہر کی
زمینِ شعر مین کرتے ہین ہم تعمیر پتہر کی

وہ لاغر ہون جو رکہون دہ جیب اپنے سینے پر
تو ہو معلوم اک سل ہے بت بے پیر پتہر کی

لیا سر کاٹ سوزِ شمع محفل پر نہ رحم آیا
مقرر تو نے چہاتی پائی اے گلگیر پتہر کی

مری گردش سے ہے آرام کیا کیا اہلِ دنیا کو
یہ ہے ہنگامِ دورِ آسیا تقریر پتہر کی

کسی شیرین ادا نے جب خطاب کوہکن بخشا
ملی سرکارِ وحشت سے مجہے جاگیر پتہر کی

ہوائے دامن کہسار سر مین کیون نہ بہر جائے
ہوس رکہتے ہین ہم وابستہ زنجیر پتہر کی

اوبل پڑتے ہین آنسو کوہ کن کی جانفشانی پر
ہمین جسدم نظر آتی ہے جوے شیر پتہر کی

گئی ہے جان جب اوسنگدل تیری جدائی مین
نشانی کے لیے تربت بہی ہو تعمیر پتہر کی

بنائی سنگ مرمر کی جو تھا اوس شکل شیرین نے
ہوا دہوکا یہ سبکو ہے یہ جوی شیر پتہر کی

گیا بتخانۂ آزر مین جسدم وہ بت کافر
گری قدمونپر آکر اوسکے ہر تصویر پتہر کی

کرونگا دم مین پانی پانی اوس زندان سنگین کو
حقیقت کیا ہی پیش نالہ شبگیر پتہر کی

کیا دیوانگی کے جرم مین لڑکون نی رجم آخر
ترے مجنون کو ای لیلی ملی تعزیر پتہر کی

نہو آرام کیونکر مجکو طالب سنگ طفلان سے
محبت سے ہے دل وحشی کو دامنگیر پتہر کی

مجنون کی طرح عمر نہ برباد کرینگے
ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

کیا آپ قیبون ہی کو دلشاد کرینگے
بہولے سے بہی مجکو نہ کبہی یاد کرینگے

مجنون نی لیا نجد تو فرہاد نے کہسار
ہم ہی کسی ویرانے کو آباد کرینگے

اللہ نے بیرحم بنایا ہے بتون کو
کیا کیا نہ ستم یہ ستم ایجاد کرینگے

کرنا ہے تو پامال کرین شوق سے وہ دل
ہم وہ نہین جو شکوۂ بیداد کرینگے

اب ہم ہی ترے ہجر مین ای غیرت شیرین
منت کشی تیشۂ فرہاد کرینگے

محفل مین بہلا بہولے گی طالب غزل اپنی
ہم پر نظر لطف جو اُستاد کرین گے

وہ بھی دن آئینگے یارب کہ وطن دیکھینگے
ہم اسیران قفس روے چمن دیکھین گے

ہوش بلبل کی طرح سب کے اوڑین گے اکبار
تجکو اے گل جو جوانان چمن دیکھین گے

آپ مین لعل لب یار سے عشاق غنی
دیدۂ حرص سے کیا لعل یمن دیکھین گے

فائدہ کیا جو ہوی بوالہوسون کو رفعت
گردش اکدن صفت چرخ کہن دیکھین گے

شام غربت کی سیاہی سے تو دم گھٹتا ہے
دل تڑپتا ہے کہ کب صبح وطن دیکھین گے

رنج غربت سے وہ اگلی مری صورت نرہی
غیر سمجھین گے جو احباب وطن دیکھین گے

روح جبتک ہے مکین اسمین بنا ہے اسکی
بعد اسکے نہ یہ کاشانۂ تن دیکھین گے

چتونین تیری قیامت کی ہین ای فتنۂ دہر
چوم لین گے تیری آنکھین جو ہرن دیکھین گے

بعد مردن مجھے سب یاد کرینگے **طالب**
جبکہ دیوان مرا اہل سخن دیکھین گے

مانا دل بیتاب کی فریاد غضب ہے
تیرا ہی ستم اے ستم ایجاد غضب ہے

مین تمکو شب و روز کرون یاد مری جان
بھولے سے نہ تم مجکو کرو یاد غضب ہے

آتی ہے صدا مرقد شیرین سے یہ دنرات
برباد ہوئی محنت فرہاد غضب ہے

اوس بت کا تصور ہی نہین دلمین ہا آج
بر باد ہوا خانۂ آباد غضب ہے

دشمن تو مزے لوٹتی ہین وصل کی رات
فرقت مین ہمین ایک ہی ناشاد غضب ہے

ہو جاتے ہین بیچین بہت ہم تری غم مین
یہ یاد تیری اے ستم ایجاد غضب ہے

پا بوس کا ہے شوق نہایت مجھی طالب
ہین دور بہت ہی مرے استاد غضب ہے

جب اجل آئیگی کہدونگا قضا سی پہلے
مرچکا ہون مین تو اک بت کی ادا سی پہلے

سخت جان ہون مین بہت قبح کریگی کہ نہین
پوچھ لو یہ تو ذرا تیغِ ادا سے پہلے

شکوۂ جور سے مین باز نہ آؤنگا کبھی
آپ جبتک نکرین توبہ جفا سے پہلے

دیکھے دل جان ہی بنا یہ وفا ہی کہ نہین
پوچھ لو جا کے کسی اہل وفا سے پہلے

مجھے گلگشت چمن کا ہی وہ شوق ای ہمدم
باغ مین جا کے پہونچتا ہون صبا سی پہلے

سرخ اسے شوخ ترے ہاتھ نہونگے ہرگز
خون جبتک نہ مرا مل لے حنا سی پہلے

مر مٹا مین عبث اوس بت کی ادا پر طالب
جان دی مین نے یونہین اپنی قضا سی پہلے

زندگی ہجر مین اے یار ہی دشوار مجھے
شکل وکھلا دی خدا کے لیٔ اکبار مجھے

جسطرح مین نے مریجان دیا ہے تمہین دل
جان اگر مانگو تو ہرگز نہو انکار مجھے

کسی صورت سی نہین ہی مجھے امید شفا
کردیا ہے مرض عشق نے بیمار مجھے

ہائے کہنا یہ کسی غنچہ دہن کا شب وصل
نیند آتی ہے نکرنا کہین بیدار مجھے

درد دل اپنا کسے جا کے سناؤن طالب
نظر آتا نہین اپنا کوئی غمخوار مجھے

ترے پتھر سی دل مین جسکی کچھ تاثیر ہوتی ہی
وہ میرے دل کی فریاد ای بت بے پیر ہوتی ہی

جو مجھسے بندش مضمون دم تحریر ہوتی ہی
وہ میرے دلربا کی یکقلم تقریر ہوتی ہے

اثر پوچھا جو مین نے آہ کا ہنس کر یہ فرمایا
بتاؤ تو سہی کیا واقعی تاثیر ہوتی ہے

نہ چین آیا ذرا تمکو رہی بیتاب شب بھر تم
ہماری آہ مین ظالم ہی تاثیر ہوتی ہی

سنا کر گالیان طالب کو وہ بدخو یہ بول اوٹھا
کہ جو شیدا ہو مجھپر اوسکی یہ توقیر ہوتی ہے

پلٹ کیون گئے میرےجان آتے آتے
ہوئے تمکو کیا کیا گمان آتے آتے

یہ قسمت کا ہی پہیر و عدے کی شب وہ
گئے غیر کے گہر یہان آتے آتے

نہ ابتک مرے گہر کسی دن تم آئے
ہوئی مدت اے مہربان آتے آتے

تپ ہجر نے آگ بہڑکائی ایسی
ہوئے خشک اشک وان آتے آتے

بہت حسرتین بہر گیئن میری دلمین
یہ گہر بہر گیا میہمان آتے آتے

کوئی جاننا ہو تو مجکو بتا دے
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

نکیون اشک رکجائین آنکہون مین آکر
ٹہہر جاتے ہین کاروان آتے آتے

کہا اوس نے جو کچہ پیام زبانی
گیا بہول قاصد یہان آتے آتے

اوداسی یہ کیون آج چہائی ہوئی ہے
تمہین ہوگیا کیا یہان آتے آتے

اداسے جوبن ہٹنکر وہ گہر سے نکلے
کیا لاکہون کو نیمجان آتے آتے

بڑی محنت و مشق کے بعد طالب
مجہے آئی اردو زبان آتے آتے

یہ تو دو دن کی زندگانی ہے
یہ نہ سمجہو کہ جاودانی ہے

قصۂ ہجر سنکے کہتے ہین
کیسی پر غم تری کہانی ہے

میری آنکھون مین تم جو رہتے ہو
دلمین کچھ اور بدگمانی ہے

کیون نہ لوٹون مزے وصال کی شب
مین ہون یا وہ نگار جانی ہے

کوئی کروٹ بدل نہین سکتے
ہجر مین ایسی ناتوانی ہے

دُرِ دندان کی آب کے آگے
آبِ گوہر بھی پانی پانی ہے

کیون نہ پیارا ہو جان سے چھلا
یہ مرے یار کی نشانی ہے

قبر ٹھکراتے ہوے یہ کیون ایجان
ٹوٹی پھوٹی مری نشانی ہے

بولے طالب وہ سنکے میری غزل
سحر ہے یہ کہ شعر خوانی ہے

جو زلف اب کان پر لہرا رہی ہے
بتاؤ کیا تمہین سکھلا رہی ہے

کسی کا ہائے یہ کہنا شب وصل
پچھ ٹھیرو تم ہمین نیند آرہی ہے

گلستان مین کھلا ہے کیا کوئی گل
چمن سے اور ہی بو آرہی ہے

کوئی اوس عیسیِ دوران سے کہدے
کسی کی جان لب پر آرہی ہے

تمہین کیا ہو گیا ہے آج طالب
اوداسی کیون یہ رخ پر چھا رہی ہے

عمر بہر وہ گلشنِ ایجاد مین آزاد رہے
جو کوئی وارستہ شکل نکہت برباد رہے

جب سے مجکو عشق مژگان ستم ایجاد ہے
دل مرا آماجگاہ ناوک بیداد ہے

اوس ستم ایجاد کو لاکہون ہو اگر تو ہین ظلم
پہر بہی دل منت کشِ خاموشیِ فریاد ہے

کون ہوگا مانعِ سیرِ خیابان عدم
بلبلِ روحِ روان اک طائر آزاد ہے

کہلتے ہین ہر دم جو سینے مین مرے داغ جنون
عین لطف نخلبند گلشن ایجاد ہے

آج گلگشت چمن مین ہے وہ رنگین مزاج
رنگ روی گل برنگ نکہت برباد ہے

آرزوئین اسمین مرجاتی ہین کیون جانے کے ساتھ
کیا دلِ پُر داغ طالب روضۂ شداد ہے

خانۂ دل مین ہمارے جو تری یاد رہے
صورتِ گلشن فردوس یہ آباد رہے

لب پہ آمے حضرتِ دل آپکے فریاد رہے
کیون نہ بہجین بہلا وہ ستم ایجاد رہے

دیکہنا لطف و ستم سے نہ کہین باز آنا
کوئی آباد رہے یا کوئی برباد رہے

رات دن غیرون کی جلسون مین ہا کرتے ہو
کوئی بچہڑا ہوا کسطرح تمہین یاد رہے

ہین تقاضے تو یہی ناز و ادا کے ایجان
کرم و لطف کے ساتھ آپ کی بیداد رہے

شوق سے آکے کوئی قبر مری ٹھکرائے | مین دعا دونگا کہ ظالم مرا آباد رہے
ستم و جور کیئے جاؤ جہانتک چاہو | داد چاہونگا قیامت مین تمہین یاد رہے
خضر ہو شوق ہو یا جذبِ دلِ شیدا ہو | جو دکھا دے ترا کوچہ مجھے آباد رہے

سارے احباب ہین نزدیک مرے ای طالب
دور مجھسے مگر اک حضرت اُستاد رہے

جبتک رخِ دلبر کا نظارا نہین کرتے | ہم سیر گلستان کو گوارا نہین کرتے
کیون دلکو پریشان کیا کرتے ہو اے جان | تم کسلیئے زلفون کو سنوارا نہین کرتے
ہم پر وہ چڑھاتے نہین کب غصّے سے تیوری | بیوجہ وہ کب خون ہمارا نہین کرتے
گھبرائے ہوئے پھرتے ہو کیون خوفِ گلہ سے | ہم حشر مین کچھ شکوہ تمہارا نہین کرتے

اک وہ کہ مزے لوٹتے ہین وصل کے طالب
اک مین کہ مرا آنا گوارا نہین کرتے

تمہارے تیور ہین آج میلے کھلی ہین زلفین ملال کیا ہی | رقیب کیا مر گیا مری جان کہو تو آخر یہ حال کیا ہی
جو محو رہتا ہون رات دن مین تمہاری فرقت مین اے پری وش | نہین ہے اب تک خبر یہ مجھکو فراق کیا ہی وصال کیا ہی

تمہارے فرقت مین ہیر دپہر جو گذرے جی پر بلا تمہاری
کبہی افسوس تنا پوچہا کہو تو آخر یہ حال کیا ہے
ثنا کسیکی گلہ کسیکا کسی کی مدحت کسی کا شکوہ
رقیب کی بزم مین جنہ اسکے بتا تی قیل و قال کیا ہے

نہین یہ اتنا تغافل اچہا نہین یہ بے اعتنائی اچہی
ذرا تو دیکہو کہ فرط غم سے تمہارے طالب کا حال کیا ہے

شمع کی طرح ہمین یون نہ جلائے کوئی
صورت اشک نظر سے نہ گرائے کوئی
دیکہکر مجکو سر بزم یہ ارشاد ہوا
کون بیٹہا ہے اسی جا کے اوٹہائے کوئی
قیس و فرہاد کے مرقد سے یہ آتی ہے صدا
ان حسینون سے کبہی دل نہ لگائے کوئی
قصہ غم مرا سنتے ہی وہ یون بول اوٹہے
ہمکو حال شب فرقت نہ سنائے کوئی
کیا غضب تہا یہ شب وصل کسی کا کہنا
نیند آتی ہے ہمین اب نہ جگائے کوئی
دم جو اٹکا ہے دم نزع مری آنکہون مین
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

داد چاہونگا قیامت مین خدا سے طالب
جسقدر چاہے سبہی آج ستائے کوئی

جب وہ شب وصال ہم آغوش ہو گئے
دونون جہان ہمکو فراموش ہو گئے

شکوے تمام ہمکو فراموش ہوگئے
محشر مین آپ کسلیئے روپوش ہوگئے

موسیٰ کی طرح تاب ذرا بہی نہ لا سکے
جلوہ ہم اونکا دیکھہ کے بیہوش ہوگئے

سر دیکے سرخرو ہوئے اوس آستان کو ہم
شکر خدا کہ آج سبکدوش ہوگئے

کچہہ بہی نہ لوٹی ہم نے بہار اس بہشت کی
آتے ہی تیری بزم مین بیہوش ہوگئے

کیا حال غم سنائین شب وصل ای صنم
شکوے جو یاد تہے وہ فراموش ہوگئے

مدت سے طالب آپ کو سنتے تہے پارسا
کیا ہوگیا کہ آپ بہی مینوش ہوگئے

غیر سے اقرار کیون کیسی کہی +
ہمسے یہ انکار کیون کیسی کہی +

تم تو ہو عیار کیون کیسی کہی
غیر کے غمخوار کیون کیسی کہی +

غیر سے ملتے ہو چہپکر رات کو
ہاتہہ لا اے یار کیون کیسی کہی

دل چرا لیتی ہے دزدیدہ نظر
اے مرے دلدار کیون کیسی کہی

کیون نہ بہولین غیر کی چاہت پر آپ
کرتے ہین وہ پیار کیون کیسی کہی

باغِ جنت سے بہی ہے بڑہکر تمہین
محفل اغیار کیون کیسی کہی +

تم تو ہو طالب غضب کے دل جلے
گرم ہین اشعار کیون کیسی کہی

جور کرتے جو نہ ہم پر تو حسین اچہے تہے
بلکہ حوران جنان سے بہی کہین اچہے تہے

داد بیداد کی اے داور محشر نہ ملی
خاک مین سوئے ہوئے اس سے کہین اچہے تہے

دل یہ کہتا ہے اگر عشق مین ہے تم نے خراب
زاہد وایک زمانے سے ہمین اچہے تہے

یہ بہی اک دن ہے کہ غیرون سے برے اک ہم ہین
وہ بہی دن تہا کہ رقیبون سے ہمین اچہے تہے

شکر ہے غیر سے کہتے ہین مری مرگ کے بعد
مرنے والے بخدا تم سے کہین اچہے تہے

خانۂ دل سے نکل کیون گئے ارمان شب وصل
اس مکان کے لیئے یہ سارے مکین اچہے تہے

پوچہیے ہم سے نہ کیفیت جنت طالب
کوچۂ یار مین ہم اس سے کہین اچہے تہے

مرے جان دیکہہ لو تم پہلے حالت چشم پرنم کی
حقیقت پوچہنا پہر خاطر غمگین برہم کی

جگر تہامے ہوئے آخر کو اوٹہی پیچ کہا کہا کر
اجی کیون آپ نے پوچہی حقیقت قصۂ غم کی

سمائی میری آنکہون مین بہلا کیا سنبل پیچان
ہے ہر دم سامنے صورت کسیکی زلف پر خم کی

تمہارا دل پگھلکر موم ہو جائیگا دم بھر مین
سنو گی جسگھڑی مجھسی کہانی سوزش غم کی

فلک یا شام فرقت یا کسی کی زلف شبگون ہو
سیہ پوشاک پہنی آج سب نے میری ماتم کی

کسی بت کی محبت چھوٹ جای یہ تو مشکل ہی
نہ کام آئیگی ای ناصح مری حق مین تری دھمکی

یہ رونا رات دن کا دیکھنا ضائع نجائیگا
بجھائین گے مقرر آگ اس سی ہم جہنم کی

کسی کی آج محفل مین نظر تجکو نہ لگ جائے
لگا ہین تیری جانب ہین مری جان ایک عالم کی

کوئی شیدائے گیسو مر گیا کیا او بت ظالم
سیہ پوشاک پہنی آج تم نے کسکے ماتم کی

نگاہ قہر سی کیون آپ اسکا خون کرتی ہین
کہ میرا دل تو منزل ہی مری جان آپ کے غم کی

کوئی ہمدم تو عالم مین نظر آتا نہین طالب
سنا ئین کیا کسی کو ہم کہانی عشق کے غم کی

رباعی

بے رنج کہان دُرِ عدن ملتا ھے
کاوش سے مگر لعل یمن ملتا ھے

غواصیِ فکر ہو جو کامل طالب
ہر بحر مین گوہر سخن ملتا ھے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا دیوان جب مدحِ شہِ دین مین تمام میرا
نہ کچھ پہولا سمایا اپنے جامے مین قلم میرا

نہین کچھ اسلئے خوفِ قیامت اعظمؔ مجکو
کہ شافع عرصۂ محشر مین ہی شاہِ امم میرا

نہو لغزش کہین اے سرورِ ہر دوسرا مجکو
رہے قایم ہمیشہ راہ سنت مین قدم میرا

مجھے اے زاہدو پہر کسطرح ہو خواہشِ جنت
بیابانِ مدینہ جب ہی گلزارِ ارم میرا

ادا ہو کسطرح مجسے صفت ممدوحِ خالق کی
ثنائے سرورِ کونین کیا لکھے قلم میرا

نہ بھٹکون گا کبھی ہرگز مین اس راہِ شریعت سے
کہ رہبر اے جناب خضر ہی شاہِ امم میرا

بسر کی عمر مینے اے شہِ عالم گناہون مین
سرِ میدانِ محشر آپ کہیئے گا بہرم میرا

مجھے دیدار سے اپنے مشرف کیجئے اگر
ہی وقت نزع آنکھون مین مری اٹکا ہی دم میرا

مری تحریر مین جسدم ثنائی شاہ دین آئی
پکارا شوق سے صل علے ایدل قلم میرا

پہونچ جاؤن مین پہلے سب سے ای جذبۂ دل شیدا
بڑہے ہر ایک سے راہ مدینہ مین قدم میرا

اگر مر جاؤن مین محبوب یزدان کی محبت مین
تو بہتر ہو کہین ہستی سے اے طالب عدم میرا

حشر کے روز ہی خوف ایدل نادان کس کا
ہے محمدؐ سا نبیؐ شافع عصیان کس کا

دیکھیے شیفتہ ہے خالق یزدان کس کا
کون محبوب ہی جبریل ہی دربان کس کا

شہ کا وارفتہ ہون مین اور ہون خواہان کس کا
دیکھہ مین شیفتہ ہون ایدل نادان کس کا

بہا گئی ہے مجھے تعریف رسول عربی
لطف خالق سے بنا ہون مین ثنا خوان کس کا

شافع روز جزا شافع امت ٹھہرے
پرسش حشر سے پہر دل ہو ہراسان کس کا

رخ پر نور محمدؐ کا ہون مین آشفتہ
دیکھہ پروانہ ہون ای شمع شبستان کس کا

گلشن خلد ہے کس امت عاصی کے لیے
ہے مکان حشر کے دن روضۂ رضوان کس کا

تمسے امید شفاعت نہو پہر کس سے ہو
آسرا ہو مجھے ای شافع عصیان کس کا

کشور دنین مین ہی ہر جا ہر طرف کس کا شور
رشک خورشید فلک ہر رخ تابان کس کا

کس کا ہی روضہ اقدس چمن خلد کی طرح
بلبلو شیفتہ ہی ہر گل خندان کس کا

کسکی یہ دھوم ہے لے طالب رسول
آج مقبول زمانے مین ہے دیوان کس کا

ابروی نبی قبلہ ایمان ہے ہمارا
قرآن رخ سرور ذیشان ہے ہمارا

کیا غم ہے اگر دفتر عصیان ہی ہمارا
شافع سر محشر شہ ذیشان ہے ہمارا

کیون راہ شریعت سو ہو لغزش ہمین ای خضر
جب راہنما دین مین قرآن ہے ہمارا

دکہلائیے للہ کہین گیسوی مشکین
اے سرور دین حال پریشان ہی ہمارا

آئین جو نکیرین تو کہنا یہی اے شاہ
کیا پوچھتے ہو یہ تو ثنا خوان ہے ہمارا

کیا پرسش محشر سے ہو خوف اید ل نادان
محبوب خدا شافع عصیان ہے ہمارا

جنت جسے کہتے ہین وہ منزل ہی ہماری
رضوان جسے کہتے ہین وہ دربان ہی ہمارا

امداد دم نزع ہے درکار تمہاری
شیطان لعین رہزن ایمان ہے ہمارا

لکہی ہے جو طالب صفت شید کونین
مقبول خدا اسلیے دیوان ہے ہمارا

افسوس کہ طیبہ کا گلستان نہین دیکھا / رویا مین کبھی روضۂ رضوان نہین دیکھا

پروانۂ رخسار پر انوار بنی ہون / کیا تو نے مجھے شمع شبستان نہین دیکھا

اے وحشت دل بہر خدا مجکو دکھادے / مینے کبھی طیبہ کا بیابان نہین دیکھا

اسواسطے آئے ہین نکیرین مرے پاس / شاید کبھی حضرت کا ثنا خوان نہین دیکھا

زلف شہ کونین کا جس دل کو ہے سودا / اوس کو تو کبھی ہمنے پریشان نہین دیکھا

ہجر شہ عالم مین نہ کب اشک بہائے / ان آنکھون نے کب نوح کا طوفان نہین دیکھا

جس دل مین خیال شہ کونین ہے دن رات / ہمنے کبھی ہرگز اوسے ویران نہین دیکھا

بیمار کا کچھ اور ہی عالم ہے تمہارے / تمنے اوسے ای عیسی دوران نہین دیکھا

طالب مین ہون مداح شہ یثرب و بطحا / کیا تمنے مرا نعتیہ دیوان نہین دیکھا

کیا رقم ہو وصف مجھسے احمد مختار کا / خود خدا مداح ہے اوس سید ابرار کا

چہرۂ اقدس دکھا دو ای شہ کون و مکان / مدتون سے ہون مین پیاسا شربت دیدار کا

حضرت عیسی بھی کرتے ہین دعا بالائے چرخ / ہے وہ رتبہ یا محمد آپکے بیمار کا

کسلیئے دیکھون مین لفِ سنبل باغ جہان — شیفتہ ہون مین نبیؐ کے گیسوی خمدار کا

دونون عالم چھوٹ جائین اسکی کچھ پروا نہین — ہاتھہ سے دامن نچھوٹے احمدِ مختار کا

گل کہلاتا ہون مین نعتِ سرورِ کونین مین — ہون مین وہ مرغ خوش الحان نعت کی گلزار کا

کیون نہو مقبول خالق یہ مرادیوانِ نعت
دل سے ہون مدّاح طالب احمدِ مختار کا

منکرو تاجِ شفاعت ہوگا سر پر دیکھنا — رتبۂ حضرت سرِ میدان محشر دیکھنا

جذبۂ شوق زیارت ہوگا رہبر دیکھنا — راہ دکہلائیگا مجکو خضر بنکر دیکھنا

جب شفاعت کو چلین گے میری حضرت حشر مین — پرزی پرزے ہونگے سب عصیان کی دفتر دیکھنا

اسمین کیا شک لامرح خود جلد پاتا ہی فروغ — کسقدر پہیلا ہی دینِ پاک گھر گھر دیکھنا

حشر کے دن آپ سب کو بخشوائینگے ضرور — رتبۂ پاکِ شفیع روز محشر دیکھنا

روضۂ اقدس کی جانب جسگھڑی مین جاؤنگا — سب سے رکہونگا قدم رستی مین بڑھکر دیکھنا

جب شہ لولاک آئین گے سرِ میدان حشر — پیشوائی کو چلین گے سب پیمبر دیکھنا

آپکی خاطر مقرر دو جہان پیدا ہوئے — شاہِ دین کا مرتبہ اللہ اکبر دیکھنا

کچہ گل روئے محمدؐ سے تجہے نسبت نہین
دل کو کیا مرغوب ہو تیرا گل تر دیکہنا

اشک جاری ہی رہین زندان شہؐ کی ہجر مین
آبرو رکہنا مری ای دیدۂ تر دیکہنا

جب حضور شاہ دین طالبؔ پڑہونگا یہ غزل
دم بخود ہو جائینگے سارے سخنور دیکہنا

مین ہند کو ای دل نہین جاتا نہین جاتا
اب پہر کے مدینہ سے مین اصلا نہین جاتا

مصروف ہون نعتِ شہ کونین مین دن رات
صد شکر یہ شوق ای دل شیدا نہین جاتا

اے ضعف ترا ہے بہت احسان یہ مجہپر
دربار محمدؐ سے اب اوٹہا نہین جاتا

طوفان اک اوٹہیگا فراقِ شہ دین مین
اے دیدۂ تر کیون ترا رونا نہین جاتا

اے جذبۂ دل پہر خدا راہ دکہادے
طیبہ کو اگر قافلہ سیدہا نہین جاتا

بیمار ہون ایسا مین فراقِ نبوی سے
کہتے ہین مسیحا کہین دیکہا نہین جاتا

ہے گیسوی حضرت کا تصور مجہے طالبؔ
صد شکر مرے سر سے یہ سودا نہین جاتا

بڑا ہے مرتبہ ہر ایک مرسل سے محمدؐ کا
کہہ دیتا ہون صاف اسمین نہین پہلو خوشامد کا

نہین کچہ اسمین شک قرآن مین ہی صاف لکہا ہی
مسیحا نے دیا لوگون کو مژدہ آنکی آمد کا

بچانا مکر شیطان سی زمانِ نزع ای حضرت
مری دل مین ہے ہردم خوف اس ملعون و مرتد کا

اوسی تاریکی مرقد سی کیا ہو خوف ای زاہد
کہ جو دل سی ہوا مداح روی پاک احمد کا

فرشتے قبر مین جسدم کرینگے گفتگو مجسے
تو کہدونگا ہی اونکو کہ ہون مداح احمد کا

زیارت کا دل شیدا کو ہر دم شوق رہتا ہے
الٰہی جلد دکہلا دے کہین روضہ محمد کا

رسول اللہ کی مدحت سی جو انکار کرتا ہی
جہنم مین مکان ہی حشر کے دن ایسے مرتد کا

زبان حال سی ہر سرو گلشن کہل کر کہتا ہے
کہ ادنیٰ سا نمونہ ہون رسول اللہ کے قد کا

مقرر آبرو بخشیگا خالق حشر مین طالب
اگر تو وصف لکہے گا درِ دندان احمد کا

جو کوئی مداح ہی دل سے رسول اللہ کا
دونون عالم مین وہی مقبول ہی اللہ کا

وہ ازل کے روز سی محبوب ہی اللہ کا
دیکہیے کیا رتبہ ہی میرے رسول اللہ کا

جو نبی کا دوست ہی وہ دوست ہی اللہ کا
دشمنِ حق ہی جو دشمن ہے رسول اللہ کا

شاخ طوبیٰ کا قلم درکار ہی رضوان مجہی
وصف کرتا ہون رقم اوس شاہِ عالیجاہ کا

ہفت کشور کا ہوا ہی گو سکندر پادشاہ
لیکن ادنی سا گدا ہی میرے شاہنشاہ کا

دیکہکر مجکو سر محشر یہہ سب کہنے لگے
دیکہیئے وہ آگیا عاشق رسول اللہ کا

رتبۂ جم سے زیادہ ہوگا اوسکا رتبہ
جو گدا ہوگا ہمارے شاہ عالیجاہ کا

امت ختم الرسالت مین کیا پیدا مجہے
پہر کرون کیونکر نہ مین ہر وقت شکر اللہ کا

گلشن امید کے کیا کیا الٰہی گل کہلین
مجکو دکہلادے اگر روضہ رسول اللہ کا

اے فرشتو پوچہتے ہو کیسلیے اوس سے حساب
زندگی بہر جو رہا شیدا رسول اللہ کا

نور رخسار محمد ہو اگر جلوہ نما
رنگ فق اے آسمان ہو جاے مہر و ماہ کا

گفتگو ہوگی فرشتون سے تو کہدونگا یہی
امت احمد سے ہون بندہ ہون مین اللہ کا

گل کہلاے سیکڑون طبع شگفتہ نے مری
جب کوئی مضمون پایا مدح روی شاہ کا

پرسش روز قیامت کا اوسے کیا خوف ہو
جسکے دلمین عشق ہی کچہہ بہی رسول اللہ کا

ہے مری طالب دعا اللہ سے یہ رات دن
جیتے جی مین دیکہہ لون روضہ رسول اللہ کا

[illegible] شہ دین مین مجہے موت آئے تو اچہا
دم میرا مدینے مین نکل جائے تو اچہا

اے دل یہ تمنا تری بر آئے تو اچھا
روضہ شہ والا کا تو دیکھ آئے تو اچھا

ہوتی جو نہین مجکو محمدؐ کی زیارت
دل ونکے تصور مین بہلجائے تو اچھا

پتلی کیطرح سرورِ عالم کا تصور
اے دل مری آنکھون مین سماجائے تو اچھا

یا خضر ہو یا شوق ہو یا جذبۂ دل ہو
کوئی ہو مدینہ مجھے لیجائے تو اچھا

جو آنکھ کہ دیدارِ نبیؐ کی نہو مشتاق
اوسکو نظرِ بد کہین کھاجائے تو اچھا

مین لوٹ چکا خوب بہارِ رہ طیبہ
اب روضۂ اقدس نظر آجائے تو اچھا

کھکر صفت خنجرِ ابروئے محمدؐ
کوئی سرِ محفل مجھے تڑپائے تو اچھا

اے بادِ صبا تو ہے آشفتہ حضرت
بوزلف محمدؐ کی اوڑا لائے تو اچھا

کھنچتا ہے مرا دل سوئے صحرائے مدینہ
مجکو یہ اوڑا کر کہین لیجائے تو اچھا

مر جاؤن مین شہرِ شہ لولاک مین جا کر
اُمید یہ **طالب** کہین بر آئے تو اچھا

اللہ نے دیا ہے عروج کمال کیا
ہو چاند ہمسر رخ احمدؐ مجال کیا

کسطرح ان سے آپکے ناخن کو دون مثال
ہین اوسکے آگے ابروِ تیغ و ہلال کیا

رہتا ہون ہجر شاہ مین بیمار صبح و شام
ہو میری اے طبیب طبیعت بحال کیا

سینہ بھرا ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے
مرقد مین کچھ کرین گے فرشتے سوال کیا

حسن محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکھ
یوسفؑ کا اوسکے آگے ہے حسن و جمال کیا

اے عندلیب دیکھ کہ ارمان نعت مین
ہون اندنون مین لطف نبی سے نہال کیا

ہون منفعل مین اپنے معاصی سے زاہدو
افسوس ہوگا حشر کے دن میرا حال کیا

لالے کی طرح عشق نبیؐ سے ہے داغدار
فصل بہار مین ہے دل کچھ نہال کیا

اللہ رے ولادت ختم الرسل کی شان
بت ہوگئے تھے زیر قدم پایمال کیا

دیکھون گا کب وہ رات کہ رویا مین یا رسولؐ
پوچھین یہہ مجھسے آپ کہ ہے تیرا اعمال کیا

بلوائیے جو طیبہ مین **طالب** کو یا رسولؐ
کہئے تو ہے یہہ آپکے آگے محال کیا

شکر ہے شوق زیارت مجکو لیجانے لگا
روضۂ پاک شہ لولاک دکھلانے لگا

اندنون کیون جذبۂ دل مجکو لیجانے لگا
ہو نہو لطف رسولؐ پاک بلوانے لگا

اے بہار دین و ایمان کیجئے شاداب اسے
غنچہ خاطر سموم غم سے مرجھانے لگا

دیکھ لے ای دیدۂ بیدار جنت دیکھ لے
خواب مین اب چہرۂ اقدس نظر آنے لگا

رہنمائی کی ذرا حاجت نہوگی خضر کو
شوقِ دل راہ مدینہ مجکو دکھلانے لگا

رحمت حق کنجیان جنت کی لائی بھر نذر
جب شفاعت کے لیئے وہ شاہِ دین جانے لگا

اشک ریزان ہو کے چشم تر بجھا دیگی ابھی
دل مین جو ہجر شہ دین آگ بھڑکانے لگا

جذبۂ دل طیبہ کی جانب بے سبب کھنچتا نہین
جانتا ہون لطف حضرت مجکو بلوانے لگا

ڈھونڈ لایا پاکیزہ مضمون آ کے مری طبع بلند
مجکو مدح سرور دین کا خیال آنے لگا

رحمت حق بول اوٹھی مین بھی تمہارے ساتھ ہون
جب شفاعت کو وہ محبوب خدا جانے لگا

آ گئین لطف نبی تسکین دینے کے لیئے
ہجر مین طالب کا دل اب سخت گھبرانے لگا

یہ عرض ای شہ عالم قبول کر لینا
کہ مجھ غریب کی محشر کے دن خبر لینا

مین عاشق دُرِ دندان شاہ عالم ہون
مین چاہتا نہین آگے جوہری گھر لینا

تمہارے ہجر مین اے عیسے زمانہ آج
ہے جان اپنی لبون پہ ذرا خبر لینا

مین جاؤن گا جو مدینے تو پھر نہ آؤن گا
مرا یہ ہم وطنو امتحان کر لینا

مجھے گناہون کی وزرات فکر رہتی ہے | شفیع اُمتِ عاصی مری خبر لینا
چھوٹے ساتھہ سی شوق مدینہ رستی ہین | یہہ عہد ای دل نادان ضرور کر لینا

دم سوال نکیرین و وقت پرسش حشر
خدا کیواسطے طالب کی کچہہ خبر لینا

نور اللہ کا مظہر ہے پیمبر اپنا | سارے مخلوق کا سرور ہے پیمبر اپنا
ناز بردار محمدؐ ہے خداوند جہان | کیسا اللہ کا دلبر ہے پیمبر اپنا
کیون بہٹکنے کا ہمین خوف ہوا حضرت خضرؑ | راہ اسلام مین رہبر ہے پیمبر اپنا
پیاس کی عرصۂ محشر مین نہین کچہہ ہمین فکر | حشر مین ساقی کوثر ہے پیمبر اپنا
کیون زمانہ مین ہو پیدا کوئی مرسل ای دل | خاتم جملہ پیمبر ہے پیمبر اپنا
صاف ظاہر ہے نہین شبہ ذرا ہی اسمین | سب سے کونین مین بہتر ہے پیمبر اپنا

ہمین کچہہ خوف قیامت کا نہین ای طالب
شافع عرصۂ محشر ہے پیمبر اپنا

یا رسول آپ سا کوئی نہین رہبر آیا | آپکی مثل نہین کوئی پیمبر آیا

جرم سب عاصیون کے بخشدئے خالق نے
جب وہ محبوب الہی سر محشر آیا

شب اسری ملک آپس مین یہی کہتے تہے
دیکہئے دیکہئے کونین کا سرور آیا

راتدن آپ کی فرقت مین تڑپتا ہون مین
چین افسوس نہ مجکو کبہی دم بہر آیا

ہوگئی زمزمہ پرداز مری بلبل دل
شاہ دین کا جو نظر روضۂ اطہر آیا

بہر دیا گوہر مقصود سے اوس کا دامن
ہوکے سائل جو کوئی آپکے در پر آیا

شب معراج یہ حوران جنان کہتی تہین
آج کس شان سے اللہ کا دلبر آیا

دیکہکر تشنہ لبون کو یہ پکارینگے ملک
لو نہ گہبراؤ کہ وہ ساقی کوثر آیا +

شکوۂ طالع خفتہ مین کرون کیا طالب
خواب مین بہی نہ نظر روضۂ اطہر آیا

ہے جو صحرائے مدینہ کا ارادا میرا
جوش پر آج ہے کچہ اور ہی سودا میرا

کم نصیبی ہے یہ میری کہ نہ دیکہا طیبہ
اے فلک تجسے نہین ہے کوئی شکوا میرا

بخشوا لینگے جو مجکو وہ شفیع عصیان
مجمع حشر مین رہجائیگا پردا میرا +

باغ رضوان کی مری دلکو نہو کچہ خواہش
بعد مرنے کے جو مدفن ہو مدینا میرا

جیتے جی روضۂ اقدس کی زیارت نہوئی
کوئی ارمان بھی افسوس نہ نکلا میرا

لیچلا ہے جذبۂ دل روضۂ حضرت کی طرف
بخدا آج مصمم ہے ارادا میرا

طالب اصحابِ محمد ہین نجوم الاسلام
یہی مذہب ہے مرا ہے یہہ عقیدا میرا

جسکو خیال روئے شہ مرسلان رہا
بے شبہہ اوسکے سامنے باغِ جنان رہا

دندانِ مصطفےٰ کا جو ہین مدح خوان رہا
ہر شعر مین قلم مرا گوہر فشان رہا

ہر دم تصور رخ شاہِ جہان رہا
آنکھون کے سامنے گلِ باغ جہان رہا

شہ کے فراق مین جو ہین نالہ کنان رہا
کانپی زمین زلزلے مین آسمان رہا

کسکو خیال مدحتِ حُسنِ بتان رہا
مجکو تو شوق نعت شہِ دو جہان رہا

ہر اشک گرتے ہی دُرِ شہوار ہو گیا
حضرت کے ہجر مین جو ہین گریہ کنان رہا

پایا جو مجکو مجمع محشر مین خستہ حال
رحمت لپٹ کے کہنے لگی تو کہان رہا

کیا اوسکو سیر گلشنِ جنت کا شوق ہو
جو عاشقِ گلِ رخِ شاہ جہان رہا

حضرت کی نعت کا مجھے مدت سی شوق ہو
طالب ہزار شکر کہ مین مدح خوان رہا

یا رسول اللہ ہون مدت سی شیدا آپ کا
کب نظر آئے گا مجکو روئے زیبا آپ کا

آپ کا وحشی ہون مین ہی سر مین سودا آپ کا
میرے دلکو کسطرح بہائے نہ صحرا آپ کا

آج سے کیا آپ کا مین عاشق وارفتہ ہون
ہون ازل سی ایشہ کونین شیدا آپ کا

حور و غلمان بہول جائین صاف گلزار جنان
دیکھہ لین اکبار اگر وہ روئے زیبا آپ کا

کسطرح دل کو لبہائین گے حسینان جہان
یا رسول اللہ ہون مفتون و شیدا آپ کا

سرخرو ہوگا وہی اللہ سے کونین مین
ایشہ دین جو کوئی مداح ہوگا آپ کا

حسن یوسف پر زلیخا ہی ہوتی شیفتہ
دیکھہ لیتی وہ جو حسن روئے زیبا آپ کا

سر سے آنکھون سے کرون طے منزل مقصود کو
ہو مری جانب جو انحضرت اشارا آپ کا

بول اٹھون اے دیدۂ بیدار جنت دیکھہ لی
دیکھہ لون رویا مین اے سرور جو چہرا آپ کا

ہوگیا دم بہر مین دو ٹکرے خدا کی شان ہے
چاند کی جانب ہوا جب اک اشارا آپ کا

کوئی طاعت پہ ہے نازان کوئی اپنے زہد پر
طالب عاصی کو ہے صرف اک بہروسا آپ کا

رنگ فق کیون آج تیرا ای قمر ہونے لگا
نور رخسار نبی کیا جلوہ گر ہونے لگا

باندہتی ہین اب کمر پہر شفاعت شاہ دین
عاصیو محشر مین کیون تمکو خطر ہونے لگا

دشت طیبہ کا جنون ای قیس پہر مجکو ہوا
آج پہر زندان مجہے یہ میرا گہر ہونے لگا

شکر ہے طے کرچکا ہون راستہ طیبہ کا آج
روضۂ شاہ جہان پیش نظر ہونے لگا

راہ طیبہ مین نہ بہٹکے گا دل شیدا مرا
جذبۂ شوق زیارت راہبر ہونے لگا

طے کرون گا منزلین سر کے بل اید ل کہنیا
اب شہ دین کی طرف میرا سفر ہونے لگا

گیسو ور خسار شاہ دو جہان کی مدح مین
شغل اے طالب مرا شام وسحر ہونے لگا

کیا کہون دشت مدینہ کا ہی سودا کیسا
لئے جاتا ہی مجہے جوش تمنا کیسا

دشت طیبہ جو نہ دکہلائے وہ سودا کیسا
جو نہ رہبر ہو وہ جذب دل شیدا کیسا

یا الٰہی کہین مجکو بہی زیارت ہو جائے
مین بہی دیکہون کہ ہی وہ روضہ والا کیسا

دور سے آئے ہین ہم آپکے در پر اسد م
غور سے دیکہیے ہی حال ہمارا کیسا

آنکہہ کیسی جو غم شاہ مین آنسو نہ بہائے
اور برپا نہو طوفان وہ رونا کیسا

جسکی محفل مین فرشتے بہی ہین شامل اید ل
نہین معلوم وہ ہے انجمن آرا کیسا

مجکو دکہلا کہین لللہ یہ اسے وحشتِ دل | کہ ہے شہر شہِ کونین کا صحرا کیسا
اپنی اُمت کے نبی جب ہین شفیع عصیان | پہ تشویش حشر کا اے وعظو دہڑکا کیسا

بخشوائینگے ہمین شافع حشر اسے طالب
آسرا زہد کا طاعت کا بہروسا کیسا

نام ختم الانبیا ہے آپ کا | مدح پیرا خود خدا ہے آپ کا
کیا تعجب چاند دو ٹکڑے ہوا | یہہ تو ادنی معجزا ہے آپ کا
باغ جنت مین وہ جائیگا ضرور | جسنے کلمہ پڑہ لیا ہے آپ کا
کیون نہ لکہین آپ کی تعریف ہم | مدح خوان جب خود خدا ہے آپ کا
فی الحقیقت حق کے رستے پر ہے وہ | جسنے رستہ پالیا ہے آپ کا
ہوگیا اللہ کا منظور وہ | جو کوئی عاشق ہوا ہے آپ کا

لیجئے طالب کی محشر مین خبر
اک غلام پُرخطا ہے آپ کا

اے مومنو ہے رتبہ بڑا اوس جناب کا | ہمسر نہین کوئی بخدا اوس جناب کا

جسکو خدا نے دی ہی محبت رسول کی
لیتا ہی نام صبح و مسا اوس جناب کا

مدت سے ہی زیارت حضرت کی آرزو
اے خضر شوق روضہ دکھا اوس جناب کا

ہے آپ ہی کی شان مین لولاک منکرو
یہ مرتبہ خدا نے کیا اوس جناب کا

کسطرح نعت شہ کا مجھے مشغلا نہو
مداح جب ہے آپ خدا اوس جناب کا

جاری ہوا درود میرے بال بال سے
جسوقت مینے نام لیا اوس جناب کا

اسدرجہ شوق نعت کا طالب ہی آجکل
لکھتا ہون وصف صبح و مسا اوس جناب کا

آج شاہِ جہان ہوئے پیدا
شاہ کون و مکان ہوئے پیدا

بعد اسکے نہوگا کوئی رسول
خاتم مرسلان ہوئے پیدا

راہ دین پر چلین گے سب گمراہ
ہادی گمرہان ہوئے پیدا

سب گنہگار بخشوا لین گے
شافع عاصیان ہوئے پیدا

کیون نہو آپ کا جہان محکوم
سرور سروران ہوئے پیدا

واہ وا کشورِ رسالت مین
شاہِ پیغمبران ہوئے پیدا

تم پڑھو اب درود اے طالب
شاہِ ہر دو جہان ہوئے پیدا

کہتی ہے یہ میرے دلِ مضطر کی تمنا
لیچل مجھے اے روضۂ اطہر کی تمنا

بخشے میری اُمت کو خداوند دوعالم
ہے حشر مین یہ شافعِ محشر کی تمنا

حورون کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی ہے چاہت
ہے دل مین میرے روضۂ اطہر کی تمنا

لیجائے مجھے شوق زیارت سوئے طیبہ
برآئے یہ میرے دلِ ششدر کی تمنا

دارفتہ ہون مین قامتِ محبوبِ خدا کا
دل مین نہین کچھ سرو و صنوبر کی تمنا

ہوجاؤن تصدق دُرِ دندانِ نبیؐ پر
ہے ایک زمانے سے یہ گوہر کی تمنا

کیون رہبریِ خضر کا ممنون ہون طالب
لیجائے اگر روضۂ اطہر کی تمنا

مجھے ہے مدتون سے شوق حضرت کی زیارت کا
کہین مجکو دکھا ای جذبۂ دل روضہ حضرت کا

نہین ہے اسلئے دھڑکا ہمین روزِ قیامت کا
کہ شافع حشر کے دن ہے شہ کونین اُمت کا

نہ دیکھا ہای اب تک سرورِ کونین کا روضہ
یہی شکوا ہے مجکو یا الٰہی اپنی قسمت کا

کہلے کیون کر نہ میرا غنچۂ دل باغ عالم مین — ازل سی شگفتہ ہی یہ رخ زیبای حضرت کا

یہی ہی حسرت دل یا الٰہی ایک مدت سی — مجاور بنکی بیٹہون سرور عالم کی تربت کا

نظر مین کیا کہبے شکل ان حسینان زمانہ کی — پہرا کرتا ہی نقشہ آنکہہ مین حضرت کی صورت کا

لحد مین اے فرشتو پوچہتے ہو تم عبث مجہسی — رہا ہون عمر بہر مداح مین شاہ رسالت کا

اندہیرا کفر کا کیون دور عالم سی نہو جائے — شہ کون و مکان خورشید ہی چرخ نبوت کا

نہو نغمہ سرا کیون بلبل روح القدس طالب
رخ زیبای حضرت پہول ہے باغ رسالت کا

ردیف بائے موحدہ

ایک مدت سی یہ ہی دل کی تمنا یارب — جیتے جی دیکہلون مین روضہ والا یارب

کیا کہین کیا ہمین کہتی ہی تمنا یارب — طیبہ پاک مین مدفن ہو ہمارا یارب

روضۂ پاک کو جاؤن مین یہی ہی خواہش — ہند مین اب مرا مشکل ہی گذارا یارب

دل وحشی کی تمنا ہی یہی شام و سحر — طیبۂ پاک کا مین دیکہلون صحرا یارب

کیون نہو میرا جنون ہوش و خرد سی بڑہکر — گیسوی شاہ دو عالم کا ہی سودا یارب

خواہش خلد برین کچھ بھی نہین ہے دل مین | روضہ سرور عالم مجھے دکھلا یارب

طالب خستہ جگر کی یہ دعا ہے دن رات
دیکھ لون مین شہ دین کا رخ زیبا یارب

دیکھئے آپ مدینہ مین بلاتے ہین کب | روضۂ غیرت فردوس دکھاتے ہین کب
ہم سوئے طیبہ قدم اپنا اوٹھاتے ہین کب | دیکھئے آپ کے دربار مین جاتے ہین کب
رخ پر نور سے وہ پردہ اوٹھاتے ہین کب | دیکھئے جلوہ ہمین اپنا دکھاتے ہین کب
دیکھئین کب جاتے ہین ہم طیبہ کو اے ہمت دل | اپنا حال غم دل جا کے سناتے ہین کب
ہند سے دیکھئے ہم کرتے ہین کس روز سفر | روضۂ سید کونین کو جاتے ہین کب
اک زمانہ سے تو ہے شوق زیارت دل مین | دیکھئے ہند سے ہم طیبہ کو جاتے ہین کب

دل تڑپتا ہے مرا ہجر مین طالب ہردم
دیکھئے جانب طیبہ وہ بلاتے ہین کب

مر جائین طیبہ ہی مین کہین اے شہ عرب | مدفن ہمارا ہو یہ زمین اے شہ عرب
مدت سے ہمکو آپکے دیدار کا ہے شوق | دکھلایئے ہمی شکل کہین اے شہ عرب

بیچین ہون مین آپ کی فرقت مین یا تدن	آرام اک گھڑی ہی نہین ای شہِ عرب
جی چاہتا ہی جا کی مدینہ مین جان دون	اگر ن خدا کرے ہو یہ نہین ای شہِ عرب
لولاک کے نزول سی کا الشمس ہی عیان	ہمسر تمہارا کوئی نہین اے شہِ عرب
جب سے سنا ہی مینے شفاعت کرینگے آپ	محشر کا خوف کچھ ہی نہین ای شہِ عرب

طالب رہے گا خدمت والا مین عمر بھر
طیبہ سے جائیگا نہ کہین اے شہِ عرب

ردیف بائے فارسی

سن لیجئے یہ عرض مری شاہِ ہدا آپ	میری بھی خبر لیجئے گا روزِ جزا آپ
کیون آپ سی پوچھین نہ ہم اللہ کا رستہ	ہر ایک کو ہین ای شہ دین راہنما آپ
ہون لاکھ گنہگار مگر لطف و کرم سے	دوزخ سی بچا لینگے مجھے روز جزا آپ
پر اپنے بچھائے ہوئے تھی لاکھون فرشتے	جانے لگی جب ات سوئے عرش علا آپ
کونین مین مختار کیا آپ کو حق نے	مطلوب جہان آپ ہین محبوب خدا آپ
بڑھکر نہو ہر ایک سی کیون آپ کا رتبہ	مقبول خدا آپ ہین منظور خدا آپ

لکھتا ہے جو طالب صفت شہ مین یہ دیوان
دلوائینگے محشر مین مجھے اسکا صلا آپ

ردیف تای فوقانی

گل کیون نظر آئین نہ مجھے خار کی صورت
دیکھی ہی رخ احمد مختار کی صورت

ہو جائے نہ ابتر دل بیمار کی صورت
دکہلا دے خدا شیدا برار کی صورت

پہنس جائے مرا دل کہین زلف شہ دین مین
بیچین ہون مین مرغ گرفتار کی صورت

لیجائیگا کسوقت تو ای شوق زیارت
دیکھون گا مین کب شاہ کے دربار کی صورت

لے جلد خبر اسکی تو اے عیسے دوران
دیکھی نہین جاتی ترے بیمار کی صورت

پڑھ پڑھ کے سناتا ہون ثنا ابروئے شہ کی
منکر کو دکہاتا ہون مین تلوار کی صورت

دیکھے جو بہار گل رخسار محمد
بلبل کو نہ بہائے کبھی گلزار کی صورت

کیا شکل حسینون کی سمائیگی نظر مین
آنکھون مین کھبی ہے شہ ابرار کی صورت

رویا مین دکہادینگے تجھے شکل محمد
بیدار ہو دل دیدہ بیدار کی صورت

وارفتۂ حسن رخ محبوب خدا ہون
بہاتی ہے مجھے اسلیئے گلزار کی صورت

اے طالع خفتہ مرا بیدار کہین ہو
مین خواب مین دیکھون شہ ابرار کی صورت

ہے ایک زمانہ سے یہی دل کی تمنا
دیکھون مین نبی کے در و دیوار کی صورت

رویا مین جو دیکھون گل روئے شہ کونین
بھولا نہ سماوین کبھی گلزار کی صورت

دن رات فراق رخ محبوب خدا مین
بیمار ہون مین نرگس بیمار کی صورت

قرآن کے پڑہنے سے ہر طالب یہی مطلب
دکھلایئن نبی مصحف رخسار کی صورت

کہتا ہون مین نعت اس مری تقریر کی کیا بات
لکھے جو قلم اسکو تو تحریر کی کیا بات

نکلا ہے جو دل سے مرے ہجر شہ دین مین
اس نالۂ پر سوز کی تاثیر کی کیا بات

عشاق نبی بیٹھے ہین محفل مین ادب سے
اے نعت محمد تری توقیر کی کیا بات

رویا مین جو دیدار نبی ہو مجھے حاصل
اے طالع خفتہ مری تقدیر کی کیا بات

پڑہتا ہون مین جب نعت محمد سر محفل
کہتے ہین یہہ سب اس تری تقریر کی کیا بات

لولاک لما شان مقدس مین ہے وارد
اے رتبۂ حضرت تری توقیر کی کیا بات

۹۷

حضرت کی حضوری میں پہونچتا ہے دم صبح
طالب ترے اس نالۂ شبگیر کی کیا بات

مدت سے ہون غمگین دلِ ناشاد کی صورت
دکھلا دے خدا محفلِ میلاد کی صورت

رویا میں جو دیکھون لب شیرینِ محمدؐ
ضائع نہو محنت مری فرہاد کی صورت

ہین شیفتۂ قامت محبوب خدا ہون
بھاتی ہے مجھے اسلیے شمشاد کی صورت

دل میرا خیالِ شہ عالم سے الٰہی
آباد رہے خانہ آباد کی صورت

دن رات فراقِ گل رخسار نبیؐ مین
ہون نعرہ زنان بلبلِ ناشاد کی صورت

ابروی محمدؐ کی ثنا کر صفتِ ایدل
منکر کو دکھا خنجر فولاد کی صورت

ہین مرغ خوش الحانِ گلستانِ نبیؐ ہون
دیکھون گا نہ ہرگز کبھی صیاد کی صورت

یاد آتا ہے جسدم گل روے شہ والا
رو دیتے ہین ہم بلبلِ ناشاد کی صورت

طالب مین ہون وارفتۂ حسن رخ احمدؐ
حورون کی نہ بھاتی ہے پریزاد کی صورت

ردیف ثاء مثلثہ

نہ دیکھی خواب میں شکل شہ ابرار کیا باعث
بتاؤ تو سہی اے دیدۂ بیدار کیا باعث

شہ دین کا نہ دیکھا خواب میں دیدار کیا باعث
نہ جاگا طالع خفتہ مرا زنہار کیا باعث

مجھے تو عشق چشم سرور دین نے گھلایا ہے
چمن میں نرگس شہلا ہے کیون بیمار کیا باعث

دل منکر نہیں خالی جو حب شاہ عالم سے
تو پھر کیون نعت میں ہے اسطرح تکرار کیا باعث

گل رخسار شاہ دو جہان دیکھا نہیں شاید
گلون پر شیفتہ ہے عندلیب زار کیا باعث

نبی کا روضہ اقدس ہزارون دیکھ آئے ہین
نہ دیکھا اک ہمین نے آپ کا دربار کیا باعث

حضوری مین نہ پہونچا مین کبھی افسوس اے طالب
نہ کچھ پھولے پھلے اشک مرے اشعار کیا باعث

ردیف جیم

جب گھر سے چلے میرے پیمبر شب معراج
اک پل میں گئے عرش بریں پہ شب معراج

سنکر خبر آمد سرور شب معراج
تھے خرم و خوش سارے پیمبر شب معراج

اللہ سے امت کی شفاعت کی طلب تھی
کیا کام کیا شاہ نے بہتر شب معراج

جو دوست تھے وہ خوش ہوئے دشمن ہوئے غمگین
جب آگئے نبی عرش سے ہو کر شب معراج

خلوت کدۂ قدس میں کس شان سے پہونچے
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

اللہ رے اعجاز کہ جب آئے مکاں پر
پانی تھا رواں گرم تھا بستر شب معراج

کب فکر کو طالب ہے وہاں کچھ بھی رسائی
جس رتبہ کو پہونچے مرے سرور شب معراج

خالق کی بڑھی حد سے جو رحمت شب معراج
بخشی گئی حضرت کی سب امت شب معراج

یا آپ تھے یا ذات خداوند جہاں تھی
حاصل ہوئی وہ شاہ کو خلوت شب معراج

تا عرش بریں دھوم رہی آمد شہ کی
تھی آپ کی کچھ اور ہی شوکت شب معراج

دشوار ہے اس فکر رسا کی بھی رسائی
جس قرب کو پہونچے مرے حضرت شب معراج

اللہ رے شان شہ لولاک کہ حق سے
قوسین کا حاصل ہوا خلعت شب معراج

سب رہ گئے پیچھے ملک و مرسل و جبریل
ہر ایک سے شہ کو ہوئی سبقت شب معراج

طالب نہ ہوئی دیر ذرا آمد و شد میں
پائی مرے آقا نے وہ سرعت شب معراج

ردیف جیم فارسی

آہین نہ اتنی ای دل پُر اضطراب کہینچ
ہان وہ امن جناب رسالت مآب کہینچ

ہوجاؤن مست پیکر محمد کے عشق مین
اے ساقی انکے فضل مین ایسی شراب کہینچ

ہون راہ معصیت مین پہ لیشلان اتدن
اے رہنما مجہے سوے راہ صواب کہینچ

ہندوستان مین کیون مجہے برباد کر دیا
طیبہ کی جانب ای دلِ خانہ خراب کہینچ

مدت سے ہے زیارت اقدس کی آرزو
الشوق جانب شہ عالیجناب کہینچ

محشر نہو بپا کہین ہجر رسول مین
نالے نہ اسقدر دلِ پُر اضطراب کہینچ

طالب کو لے چلے ہین فرشتے عذاب کے
جنت کو اے شفاعت عالیجناب کہینچ

ردیف حاے مہملہ

عارض ہین وہ نون آپکے شمس و قمر کیطرح
کوئی بشر نہوگا شہ بحر و بر کیطرح

ہجر رسول مین جو گرے اشک آنکہ سے
خالق نے آبرو او نہین بخشی گہر کیطرح

عالم کو خوب دیکہہ چکا ہون مین منکرو
کوئی بشر نہین شہ جن و بشر کیطرح

دیکھی نہین وہ شکل کسی رات خواب مین
کیونکر کرون نہ چاک گریبان سحر کیطرح

پیدا ہوئے بہت سے پیمبر جہان مین
لیکن نہین کوئی شہ جن و بشر کیطرح

اوس باغ دین کے ہجر مین اے بلبل چمن
خندان ہین داغ دل مرے زخم جگر کیطرح

طالب ازل سے عاشق حسن رسول ہون
کیونکر لبھائیگی کسی رشک قمر کیطرح

روضہ رضوان ہے کب طیبہ کے صحرا کیطرح
کب ہے چہرا اوس شاہ دین کے روئے زیبا کیطرح

خواب مین دیکھون گا کب وہ شکل اے میرے خدا
یوسف طیبہ کا ہون شیدا زلیخا کیطرح

گو ہزارون انبیا پیدا ہوئے ہین منکرو
کوئی پیغمبر نہین ہے شاہ والا کیطرح

اے خیال شاہ عالم آج اسے آباد کر
دل مرا ویرانہ ہے مدت سے صحرا کیطرح

سیکڑون مردے جلا دیتے ہین اک ٹھوکر سے آپ
میرے عیسی تم نہین کہتے مسیحا کیطرح

ہجر دندان محمد مین یہ ہے عالم مرا
موجزن ہین میری آنکھین آج دریا کیطرح

اک جھلک چہرے کی طالب کو دکھا دو یا رسول
طالب دیدار ہے مدت سے موسیٰ کیطرح

ردیف خاء معجمہ

جستجو آپ کا ہی زیبا رخ
کبھی دیکھا نہین ہے ایسا رخ

کیا کہون مین کہ ہے وہ کیسا رخ
مظہر نور حق ہے سارا رخ

گل خندان خجل ہوئے جس سے
یا محمدؐ وہ ہے تمہارا رخ

مصحف دین کہون کہ نور خدا
والضحیٰ ہے وہ مصطفےٰ کا رخ

جسنے دیکھا وہ ہوگیا شیدا
ہے محمدؐ کا وہ دلارا رخ

غنچۂ دل برنگ گل کہلجائے
مجکو یارب دکھا نبیؐ کا رخ

دل سے کہنے لگا وہ صل علیٰ
شاہ عالم کا جسنے دیکھا رخ

مہر و مہ جس کے آگے ذرے ہین
پُر ضیا ہے وہ شاہ دین کا رخ

کیون نہو وہ برنگ گل خندان
جسنے طالب نبیؐ کا دیکھا رخ

ردیف دال مہملہ

نہایت ہون خستہ جگر یا محمدؐ
کرم کی نظر ہو ادھر یا محمدؐ

تمہاری شفاعت کا ہی اک بہروسا
قیامت مین لینا خبر یا محمدؐ

ندامت ہی کسطرح ہم منہ دکہائین
گنہ مین ہوئی ہے بسر یا محمدؐ

کوئی دم کا مہمان ہون مین مقرر
ذرا لیجئے اب خبر یا محمدؐ

خدارا مدینہ مین مجکو بلا لو
کہ دیکہون تمہارا مین در یا محمدؐ

یہی التجا ہے کہ پہونچون مدینے
کرون ہند سے مین سفر یا محمدؐ

فراقِ رخ و زلف پیچان مین طالب
تڑپتا ہے شام و سحر یا محمدؐ

پیمان خدا ہی جو ہی پیمان محمدؐ
اللہ کا فرمان ہی فرمان محمدؐ

ہی خالقِ کونین ثنا خوان محمدؐ
لولاک لما ہی صفتِ شان محمدؐ

پوچہین گے بس اِک جسمِ قدین مُجھ سے
کہہ دینگے کہ ہین ہم تو ثنا خوان محمدؐ

اللہ کا محبوب ہے اللہ کا مطلوب
اللہ ہی کچہ جانتا ہی شان محمدؐ

کیونکر کسی من کو ہو کچہ نعت ہو انکا
قرآن مین خالق ہی ثنا خوان محمدؐ

کسطرح لبہا ینگے حسینانِ زمانہ
جب ہے دلِ شیدا مرا خواہانِ محمدؐ

بخشاؤنگا مین امت عاصی کو مقرر
ہی ہمسے یہی وعدہ و پیمان محمد

رہنی کو جگہہ دون مین اونھین دل مین
آئے مرے پہلو مین جو پیکان محمد

بیشک اوسے محشر مین خدا بخشے گا طالب
ہوگا جو یہان تابع فرمان محمد

مجکو تو ہے روضہ پاک شہ ابرار خلد
میری دل کو زاہد وہ بہاتا نہین نہار خلد

خواب مین باغ مدینہ مجکو آیا ہی نظر
دیکھ لے جی بھر کے اب اے دیدۂ بیدار خلد

گلشن طیبہ ابہی تو نے تو دیکھا ہی نہین
دیکھکر حیران ہی کیون اے نرگس بیمار خلد

جب وہان ہو روضہ شاہ زمین و آسمان
کیون مدینہ کا نہو ہر کوچہ و بازار خلد

گلشن طیبہ کی جانب ہو اگر ان کا گزر
بھولجائین حور و غلمان اعطوا کبار خلد

روضہ ختم الرسالت جسگھڑی دیکھونگا مین
بول اوٹھوگا دیکھ لے اے دیدۂ بیدار خلد

کیا خبر تجکو بہار روضہ پرنور کی
جانتا ہون اوسکو مین اے عندلیب زار خلد

چہرہ اقدس کی ہو جائے زیارت مجکو بہی
جیتے جی مجکو دکھا دو اے شہ ابرار خلد

وہ بہار دین اگر رکھتے مری گھر مین قدم
صاف ہو جائین مری گھر کے در و دیوار خلد

کوچہ محبوب حق مین ہتی ہین جو راتدن
اون کو بہائیگا نہین ہی رنا ہدو زنہار خلد

گلشن روی محمدؐ کی جو لکھی سینے مدح
ہوگئے اسے حضرت طالب بحر اشعار خلد

محرابین ہین اسلام کی ابروی محمدؐ
ہے دین کا مصحف رخ نیکوی محمدؐ

لیچل مجہے اے جذبہ دل سوی محمدؐ
دکہلا کہین للہ مجہے کوی محمدؐ

کیون نور الہی نہو ظاہر رخ شہ سے
ہے مظہر انوار خدا روی محمدؐ

عشاق نبی کیون نہون بسمل سر محفل
ہے تذکرۂ خنجر ابروی محمدؐ

سنبل کی بہار آگے مری کچہ بہی نہین ہے
مین دیکہہ چکا خواب مین گیسوی محمدؐ

مرقد مین نکیرین جب آینگے مرے پاس
کہدونگا کہ ہون مین تو ثنا گوی محمدؐ

گیا رتبہ دیا خالق کونین نے طالب
کہتے ہین مجہے لوگ ثنا گوی محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

وصف روی شہ عالم مین جو لکہا کاغذ
ورق مہر سے بہی ہوگیا اچہا کاغذ

دیکھ لینا مری تحریر کا عالم اے دل
نعت شہ سے کوئی خالی نہ رہیگا کاغذ

شافع حشر کی اسمین جو صفت لکھی ہے
پیش ہو حشر مین یارب یہی میرا کاغذ

مثل تعویذ گلے مین اوسے پہنون اے دل
کہین پاؤن جو مین نعت شہ دین کا کاغذ

لکھون اوس شمع رسالت کی جو طالب نعت
نور ہی نور نظر آئے وہ سارا کاغذ

ردیف راء مہملہ

سودائے محبت یہی کہتا ہے اوبل کر
صحرای مدینہ تجھے دکھلاؤن مین چل کر

کہتی ہے تمنا یہ مرے دل سے اوبل کر
آروضہ حضرت تجھے دکھلاؤن مین چل کر

مر جاؤن مین شہر شہ لولاک مین چل کر
یا جاے مدینہ کو مری جان نکل کر

مداح نبی ہون مجھے سمجھے ہوئے کیا ہو
او معترضو مجھسے کرو بحث سنبھل کر

اے شوق زیارت ترا ممنون ہون گا
روضہ شہ کونین کا دکھلا مجھے چل کر

ہر گل مین ہے بوی گل رخسار محمد
کہتا ہے مرا دل یہی گلشن مین اوبل کر

اب ہی تو انہیں لیجیے اے عیسیٰ دوراں
کچھ اور ہی عالم ہے یہ ہنگام مرا ڈھل کر

ہے دل میں ارادا کہ گدا بنکے چلوں میں
طیبہ کی طرف جاؤں میں کچھ بھیس بدل کر

جلتے ہیں جو سنکر صفت سید عالم
پائینگے سزا نار جہنم میں وہ جل کر

آیا ہے حضور میں بڑی دور سے طالب
للہ ذرا دیکھیئے روضہ سے نکل کر

جاتا ہوں مدینہ کی طرف گھر سے نکل کر
آؤنگا نہ پھر کوے پیمبر سے نکل کر

بخشا لیا حضرت کی شفاعت نے خدا سے
جنت کو چلا میں صف محشر سے نکل کر

زلف شہ عالم کا مجھے دھیان ہے ہردم
جائیگا یہ سودا نہ مرے سر سے نکل کر

آینگی اجازت تو ذرا دیجیے حضرت
شیدا ترا آ نکلا ابھی گھر سے نکل کر

محبوب خدا نے تجھے بخشا لیا اے دل
چل سوے جناں عرصہ محشر سے نکل کر

کس حال میں رہتے ہیں ہم اے شاہ دو عالم
دیکھو تو ذرا روضہ اطہر سے نکل کر

لیجاتا ہے پیچھے خضر شوق زیارت
آگے میں چلا جاتا ہوں رہبر سے نکل کر

یارب یہ دعا ہے کہ چلی جائے مدینے
یہ روح ہماری تن لاغر سے نکل کر

کیا مہر کو نسبت ہی کف پائے نبی سے
آے تو ذرا سا منھ خاور سے نکال کر

ہے وحشت دل کا یہی ہر وقت تقاضا
صحرائے مدینہ کو چلو گھر سے نکل کر

افسوس ہمین اٹک گئے جانب طیبہ
سب لوگ چلے جاتے ہین گھر گھر سے نکل کر

بخشے گئے حضرت کی شفاعت سے گنہگار
جنت کو چلین مجمع محشر سے نکل کر

کہتا ہے مجھے شوق زیارت یہی طالب
چل روضہ اقدس کو کہین گھر سے نکل کر

کہتی ہے ہر دم یہی دل کی تمنا بار بار
چل دکھا مجکو شہ عالم کا روضا بار بار

سوئے طیبہ مجکو لیجائے تمنا بار بار
جانب شاہ جہان ہو میرا جانا بار بار

ہے یہی شوق مدینہ کا تقاضا بار بار
روضہ شاہ دو عالم مجکو دکھلا بار بار

اسلیے جوش جنون کی ہے تمنا بار بار
دیکھون شہر سرور عالم کا روضا بار بار

میری بعد آینگی ہے اک احمد ختم الرسل
مژدہ لوگون کو سناتے تھے یہ عیسے بار بار

ہای دنیا کے علائق مجکو مانع ہو گئے
جذبۂ شوق زیارت نے تو کھینچا بار بار

بار بار اس ہند سی جاؤن مدینہ کی طرف
دیکھون جا کر حضرت احمد کا روضا بار بار

بار بار آنیکی اے حضرت اجازت دیجیے
روضہ اقدس پہ آئے تیرا شیدا بار بار

چھوڑ کر ملتان چل نکلوں مدینہ کی طرف
دل مین آتا ہے یہی طالب ارادا بار بار

دل سے ہون مین تو عاشق حسن شہ جہان پر
کیون شیفتہ ہو میرا دل صورت بتان پر

شیدا کبہی نہو گا دل گیسوی بتان پر
عاشق یہ ہو گیا ہے زلف شہ جہان پر

عاشق ازل سے ہون مین اے دل شہ جہان پر
کیونکر نظر جماؤن حسن رخ بتان پر

غمخانہ جہان مین کیونکر رہے نہ خرم
اللہ کا کرم ہے حضرت کی مدح خوان پر

لینے کو آئے تہے سب پیغمبر و ملایک
جس رات میرے حضرت پہونچے تہے آسمان پر

اے دل کدھر چلا تو جاتا ہون مین مدینے
چل جبہہ سا تو ہولے حضرت کے آستان پر

وحدت کے باغ کا گل رخسار شاہ دین ہے
بلبل نہ کیون فدا ہون روئے شہ جہان پر

امت کا دہیان دلمین ساتہ اپنے لیگئے تہے
معراج مین گئے تہے حضرت جو لامکان پر

مد نظر ہے ہر دم روضہ شہ جہان کا
کیونکر مین آنکہہ ڈالون رضوان کی جنان پر

دندان مصطفی کی لکہے اگر یہ مدحت
گوہر نثار کردون کلک گہر فشان پر

نعت نبیؐ کا طالب دنرات مشغلا ہی

نامِ شہِ دو عالم ہی ہر گہڑی زبان پہ

یہ تمنّا ہے کہ طیبہ کی بہار آئے نظر
ہے یہ خواہش کہ محمدؐ کا مزار آئے نظر

حور و غلمان کو جو طیبہ کی بہار آئے نظر
صاف گلزار جنان صورت خار آئے نظر

یا نبیؐ مجکو تمہارا جو مزار آئے نظر
جیتے جی روضۂ رضوان کی بہار آئے نظر

آپکے روضۂ اقدس کو نہ بہولون گا کبہی
گو مجھے گلشن فردوس ہزار آئے نظر

نخل اُمید کا پہل دیکہون مین آنکہون سی
گلشن روضۂ اقدس کی بہار آئے نظر

مثل پُتلی کی جگہ دون اسی مین آنکہون مین
طیبۂ پاک کا مجکو جو غبار آئے نظر

خواہش خلد نہین کچہ بھی الٰہی مجکو
گلِ رخسار محمدؐ کی بہار آئے نظر

باغِ فردوس کو بہولے سی نہ دیکہون طالب
مجکو دم بہر ہی جو حضرت کا مزار آئے نظر

ردیف زاء معجمہ

کیا کہون اوس شہ لولاک لما کا اعزاز
حق نے معراج سی کچہ اور ہی بخشا اعزاز

تمکو خالق نے کیا فخرِ جہان ختم رسل
کیون نہ ہر ایک سے بڑھکر ہو تمہارا اعزاز

شان حضرت کو تو اللہ ہی کچہ جانتا ہی
غیر ممکن ہے کہ معلوم ہو اون کا اعزاز

سب سے رتبے مین بلند آپ ہی کا رتبہ ہی
سب کے اعزاز سے ہے آپ کا بالا اعزاز

ہین وہ محبوب خدائے دو جہان اے طالب
دیکہیے شاہ دو عالم کا ہے کیسا اعزاز

ردیف سین مہملہ

دیکہا شہ دین کا نہین دیدار صدافسوس
اس غم مین ہین آنکہین مری خونبار صدافسوس

ہم جانتے ہین قبلہ ایمان جنہین اے دل
دیکہے نہین وہ ابروی خمدار صدافسوس

بیزار ہے دل فرقتِ شاہِ دوسرا مین
یہ بہی نہین ہوتا مرا غمخوار صدافسوس

اے سرور دین دام علائق مین پہنسا ہون
مین ہند مین ہون آج گرفتار صدافسوس

روضہ ترا دیکہ آئے ہین زوار کئی بار
اک مین ہون کہ دیکہا نہین اکبار صدافسوس

کہتا ہون مین قرآن کی کہا کر قسم اے دل
دیکہا نہین وہ مصحفِ رخسار صدافسوس

طیبہ مین کسطرح پہونچ جاؤن مین طالب
فرقت مین ہے بیتاب دل زار صد افسوس

بردیف شین معجمہ

ہے مجھے کوی پیمبر کی تلاش
گلشن جنت کی ہو کیونکر تلاش

کیون نہو مجکو پیمبر کی تلاش
اس سی ہو گی اور کیا بہتر تلاش

قامتِ حضرت کی مجکو جستجو
تجکو اے قمری صنوبر کی تلاش

لیچلے کوئی مدینہ کی طرف
ہے مجھے آج ایک رہبر کی تلاش

کسکو ہے خلدِ برین کی جستجو
ہے مجھے بزم پیمبر کی تلاش

گلشن فردوس مین جائیگا وہ
جسکو ہے کوئے پیمبر کی تلاش

مہر و ماہ آسمان کو رات دن
ہے نبی کی روی انور کی تلاش

جنسے دیکھا ہے گلِ روی رسول
بلبلو کیا ہو گلِ تر کی تلاش

ہون مین دندانِ نبی کا شیفتہ
مجکو طالب کیا ہو گوہر کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

جنکو حضرت سے ہے محبت خاص
ہے مدینہ سے اونکو الفت خاص

ہے جو نعتِ رسول کا منکر
اوسکو حضرت سی ہی عداوت خاص

کسطرح ہو رقم ثنائے رسول
دل مین جبتک نہو محبت خاص

کام آئیگی یہہ قیامت مین
شاہ عالم سے رکہو الفت خاص

گلشنِ خلد مین وہ جائیگی
سرور دین کی ہی جو امت خاص

کس پیمبر کے حق مین ہی لولاک
ہے محمدؐ کی یہ فضیلت خاص

کیون نہ لکہون مین نعت ای طالب
ہے نبیؐ سے مجہے محبت خاص

ردیف ضاد معجمہ

ہی آج حضور مین ای شاہِ ہدا عرض
سُن لیجئے للہ کہ کرتا ہون مین کیا عرض

آیا ہون بڑی دور سی مین آپکے در پر
ہے میری جدا عرض مرے دل کی جدا عرض

کیا باغِ جنان کی ہی ہوس آپ کی ہوتے
حضرت سی کرو [illegible] مین یہی ورنہ جزا عرض

دیکھون مین آپکی رخ و زلفِ شہ عالم
ہے تجھسے مقرر یہ مری صبح و مسا عرض

بخشائیے مجکو سرِ میدان قیامت
سُن لیجے للہ یہ اے شاہِ ہدا عرض

بلوائو مدینے مین مجھے اے شہ کونین
تم بھول نجانا یہ مری بہر خدا عرض

بیچین ہے فرقت مین ترا طالب محزون
کر دینا حضوری مین یہ اے بادِ صبا عرض

ردیف طاء مہملہ

مانے نمانے کوئی نہین کہتے ہم غلط
وصفِ رسولِ پاک مین ہوتا ہے کم غلط

واعظ سنا تو روضۂ شاہِ جہان کی مدح
ہم جانتے ہین مدحتِ باغِ ارم غلط

دل مین بھری ہے دشتِ مدینہ کی آرزو
لیجائے شوق جانبِ باغِ ارم غلط

لیچل مجھے مدینہ مین اے خضر راہ شوق
پڑتے ہین ادھر اودھر یہ قدم غلط

طالب کی رات دن ہے یہ عرض اے شفیع حشر
فردِ گنہ کو کیجئے گا یک قلم غلط ؎

ردیف ظاء معجمہ

عشق احمد مین وہ اوٹھایا حظ
کہنیا یا کسی مین ایسا حظ

راتدن شغلِ نعت گوئی ہی
ملگیا ہی مجھے کچہ ایسا حظ

باغِ جنت مین بہی نہ ہوینگے
وہ مدینہ مین ہم نے پایا حظ

دردِ ہجرِ نبی ہے لذت بخش
مجھسے پوچھو نہ کچہ تم اسکا حظ

آپ کے لب کی یاد مین طالب
میرے دل نے اوٹھائے کیا کیا حظ

ردیف عین مہملہ

کون ایسا ہی جو ہوا اپنا دمِ محشر شفیع
ہان مگر ہونگے وہان اک اپنے پیغمبر شفیع

مجھسے پوچھیگا سرِ محشر تو کہدونگا یہی
ہین مرے ختم الرسل ہی داورِ محشر شفیع

بخشوا لینگے ہمین اے دل نہین کچہ جا کے خوف
حشر کے دن حضرت خیر البشر بنکر شفیع

کیا ہی اچھی خوشنما ہین آپ کی نام و لقب
مصطفےٰ احمد محمد شاہ دین ہر بر شفیع

کیا ہمین روزِ قیامت کا ہو ڈر اے زاہدو
جانتے ہین ہم کہ ہونگے اپنے پیغمبر شفیع

داورِ محشر نہ کیونکر بخشدے میرے گناہ
جب سرِ حشر آئے پیغمبر مرا بنکر شفیع

پرسش روزِ جزا کا خوف کیونکر ہو ہمین
ہے ہمارا جب سوال ای طالبؔ مضطر شفیع

ردیف غین معجمہ

یون گلِ روی نبی کی ہین ثناخوان باغ باغ
بلبلِ باغ مین جیسے ہون غزل خوش الحان باغ باغ

عارضِ پرنور حضرت کی اگر کہدون صفت
محفلِ مولد ہو اے شمعِ شبستان باغ باغ

سنبلِ زلفِ نبی کا عاشق آ نکلے اگر
ہوا ہی تیرا بیا اے مجنون بیابان باغ باغ

ہون ثناخوان آپ ہی کی گلشن رخسار کا
غنچہ دل کیون نہو اے شاہ شاہان باغ باغ

گلشن طیبہ اگر اک بار آ کر دیکھہ لین
ہے یقین اسکا مجھے ہو جاہین رضوان باغ باغ

جس غزل مین ہو وصف خیر البشر کی مدح ہو
پڑھتے ہی کیونکر نہون اہل غزلخوان باغ باغ

مدح روی شہ مین طالبؔ مین نے لکھی یہ غزل
ایک عالم کو کرے گا میرا دیوان باغ باغ

ردیف فا

ورد ہو دہیدم درود شریف
بھول جاہین نہ ہم درود شریف

کھینچ لیگا تمہیں جہنم سے — سوے باغ ارم درود شریف

نعت حضرت جو بہتیری لکہی ہے — پڑھ رہا ہے قلم درود شریف

بھیجتا ہون مین شوق سے نزات — سوئے شاہِ اُمم درود شریف

ہے محبت اگر شہ دین کی — ورد رکھو دمبدم درود شریف

بھیجتا ہے خدا جب آپ صلوٰۃ — پھر پڑہین کیون نہ ہم درود شریف

جب نکیرین پوچھینگے طالب
پڑہ سنائینگے ہم درود شریف

کیجئے کیونکر نہ اکثر بزم میلادِ شریف — ہے ہر اک محفل سے بہتر بزم میلادِ شریف

بزم مولد کی ترقی ہوگئی ہے اسقدر — آجکل ہوتی ہے گہر گہر بزم میلادِ شریف

مدحت رخسار شاہِ دوجہان کا ہے بیان — کیون نہو جنت سے بہتر بزم میلادِ شریف

منکرہ ہوتا ہے بیشک رحمت حق کا نزول — چشم دل سے دیکھ آکر بزم میلادِ شریف

روضۂ رضوان کی کیفیت مجھے معلوم ہے — ہے مقرر اوس سے بڑہکر بزم میلادِ شریف

ہے شب مولد جو محبوب خدا آئے پاک کی — ہو رہی ہے آج گہر گہر بزم میلادِ شریف

پڑھ رہا ہون مین جو طالب نعت پاک مصطفےٰ
کیا ہی جوبن پر ہے یکسر بزم میلاد شریف

ردیف قاف

وہ آپ کے دیدار کا ہے شاہ اُمم شوق
سو بار بھی دیکھون تو نہو یہ مرا کم شوق

طے کرنے مین منزل کی نہ کچھ تھکتے ہین ہرگز
اللہ رے کس درجہ کار کھتے ہین قدم شوق

ہے دل مین مرے خواہش صحرائے مدینہ
لیجائیگا کیا مجکو سوئے باغ ارم شوق

حضرت کی زیارت کو چلین گھر سے نکل کر
رکھتے ہین شب و روز یہی دل مین تو ہم شوق

ہے دل مین زیارت کی تمنا تو کسی روز
لیجائیگا مجکو طرف شاہ اُمم شوق

اللہ کرے ساتھ پہونچ جاؤن مدینے
رکھے یہ مرا قافلے والون مین ہم شوق

حورون کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی ہے حاجت
ہے آپ کا اے شاہ عرب فخر عجم شوق

ہے روضۂ اقدس کی زیارت کی تمنا
ہرگز نہ مرے دل سے الٰہی ہو یہ کم شوق

ہر وقت یہی ہے دل شیدا کی تمنا
یونہین رہے یہ آپ کا اے شاہ اُمم شوق

حاجت نہین کچھ رہبری خضر کی مجکو
لیجائیگا طیبہ کو کبھی سوئے حرم شوق

حاصل ابھی ہو جائین تجھے نعت کے نکتے
طالب جو کرین اک نظر لطف و کرم شوق

ردیف کاف

مرا دیوان تم دیکھو اگر اول سے آخر تک
تو پاؤ مدحت خیر البشر اول سے آخر تک

ہر اک موسم مین نخل عشق قد یاک پھل لیگا
پھلا پھولا رہیگا یہ شجر اول سے آخر تک

مقرر مونہ لولاک سے کا الشمس روشن ہے
ہے یہ عالم پئے خیر البشر اول سے آخر تک

تصور گیسوؤ رخ کا ہمین دن رات رہتا ہے
خیال شہ رہا شام و سحر اول سے آخر تک

نبی کی مدح خوانی مین بسر کی عمر اے طالب
رہا مین مادحِ خیر البشر اول سے آخر تک

ردیف لام

آپ کی آنکھین جو دکھلائین شہ لولاک شکل
پھر نہ دکھلائے مجھے یہ گردشِ افلاک شکل

خواب مین دیکہا ہے مینے گلشنِ روئے رسول
باغبان گلزارِ عالم کی دکہاین دیکہون غار کی شکل

میری صورت دیکہکر ڈر جاین قیس و کوہکن
شہ کی فرقت مین ہے ایسی مری وحشت ناک شکل

زاہد و حوران جنت کی نہو خواہش تمہین
دیکہہ لو اکبار اگر تم شاہِ دین کی پاک شکل

ایک مدت سے زیارت کی تمنا ہے مجہے
مجکو دکہلاؤ خدارا ای شہ لولاک شکل

آپکی فرقت مین رہتا ہون ہمیشہ بیقرار
مجکو کب دکہلاینگے آپ ای رسولِ پاک شکل

لوگ سب دیوانۂ طیبہ مجہے کہنے لگے
رنگ لائی طالب آخر میری وحشت ناک شکل

آج ہے یہہ شبِ میلاد مبارک ای دل
خانۂ دین ہوا آباد مبارک ای دل

مولد شاہ سے اسلام کا تارا چمکا
کفر کا گہر ہوا برباد مبارک ای دل

شکر خالق کا کرین ہم کہ ہوا اب پیدا
باعث عالم ایجاد مبارک ای دل

ہے خیالِ شہ کونین مجہی شام و سحر
تو بہی اب ہوگیا آباد مبارک ای دل

آپ کو گود مین لیکر یہ حلیمہ نے کہا
گہر مرا ہوگیا آباد مبارک ای دل

صلۂ نعت مین دو لواینگے گلزارِ جنان
یہ ہوا ہے مجہے ارشاد مبارک ای دل

بزم میلاد میں طالب نے سنائی جو غزل
شاہ عالم نے کیا صاد مبارک ایدل

مظہر نور خدا ہی دوسرا ہو یا رسول
زیب بخش تاج ختم الانبیا ہو یا رسول

راستہ اللہ کا دکھلا دیا ہر ایک کو
ایک عالم کے مقرر رہنما ہو یا رسول

فخر کیا گو ایک عالم ہے تمھارا شیفتہ
تم تو محبوب خدائے کبریا ہو یا رسول

کیا اوسی پہ آئینگی حوران جنان محشر کے دن
دل ہے تم پر جو کوئی شیدا ہوا ہو یا رسول

جب شفیع المذنبین کا تم نے پایا ہے لقب
بخشوا دو حق سے جو میری خطا ہو یا رسول

میں یہی سمجھوں کہ جیتے جی ہوئی جنت نصیب
خواب میں حاصل جو دیدار آپ کا ہو یا رسول

حشر میں طالب کو اپنے بخشواؤ گے ضرور
تم مقرر شافع روز جزا ہو یا رسول

اسطرح زندان میں ہے میرا گذارا مشکل
جیسے زندان میں ہے اک لحظہ بھی رہنا مشکل

آپکی ذات تو ہے عقدہ کشائے عالم
کیجئے کام مری حل ایشہ والا مشکل

مجکو للہ دکہا دو رخ زیبا اپنا
ہجر میں اے شہ دین ہے مرا جینا مشکل

آپ بلوائین حضوری مین تو پھر سے نکلون
ورنہ طیبہ کی طرف سے مرا جانا مشکل

شاہ عالم جو کرین عقدہ کشائی میری
کسطرح حل ہو یہ ہے اے دل شیدا مشکل

دل سے ممنون ہون اے ضعف تری ہمت کا
کہ قدم روضۂ حضرت سے ہے اوٹھنا مشکل

کب وہ شب ہوگی جو دریا مین رسول دو جہان
آکے پوچھینگے کہ طالب ہے تری کیا مشکل

مدتون سے ہے زیارت کی تمنا یا رسول
جیتے جی مجھکو دکھا دو روی زیبا یا رسول

مجھسے عاصی کو بچانا ہو تم بہر خدا
یاد رکھنا مجھکو جب ہو حشر برپا یا رسول

رات دن دشت مدینہ کا مجھے رہتا ہے دھیان
ہے جو سر مین آپ کے گیسو کا سودا یا رسول

مجھکو حوران جنان سے کچھ غرض مطلب نہین
آپ کا روز ازل سے ہون مین شیدا یا رسول

آپ کا مداح ہون لینا خبر بہر خدا
قبر مین گھبراؤن مین جس وقت تنہا یا رسول

میری بخشش کا وسیلہ کوئی محشر مین نہین
آپ ہی کا ہے فقط مجھکو سہارا یا رسول

لو ذرا اسکی خبر آکر خدا کے واسطے
مر رہا ہے ہجر مین طالب تمہارا یا رسول

باغِ جہان مین پا مین نہ کیون اعتبار پہول
ہین حُسن عارضِ شہ دین پر نثار پہول

شیدائے روی شاہ ہون دیکہو ہزار پہول
بہا ئینگے میری دل کو نہ کچہ بہار پہول

مدّاحِ گلشنِ رخِ شاہِ جہان ہین
جہڑتے ہین مُنہہ سے اسلیئے بے اختیار پہول

دیکہا ہی جیسے چہرۂ اقدس کو خواب مین
باغِ جہان مین ہین مجہو مانند خار پہول

مشکِ ختن کو زلفِ نبیؐ پر نثار کر
حضرت کے روی پاک پہ اے دل اوتار پہول

یادِ رخِ نبیؐ مین عنادل ہین نغمہ سنج
ہین عارضِ رسولِ جہان پہ نثار پہول

آیا ہے عشق تصورِ روی رسولؐ مین
لا کر سونگہا ئین مجکو مری غمگسار پہول

گلگشت کیا کرے رخِ حضرت کا شیفتہ
ہین خار باغِ ہجر مین ہین ناگوار پہول

رخسار مصطفےٰ سے جو ہی کچہ مناسبت
باغِ جہان مین اسلیئے ہین باوقار پہول

ہجرِ رخِ رسولؐ مین بہا ئینگے کیا مجہے
ہین خار خار آنکہون مین گلشن بہار پہول

عشقِ رخِ رسولؐ مین نکلی ہے میری جان
طالب چڑہاؤ میری لحد پر دو چار پہول

دل مین رکہنا چاہیئے شاہِ دو عالم کا خیال
سب خیالون سے مقرر ہی یہی اچہا خیال

حسن محبوب خدا کا ہون ازل سے شیفتہ
مجکو کیون ہو ان حسینان فسونگر کا خیال

آپ کا سرگشتہ ہون اور آپ کا وحشی ہون مین
ہے تصور آپ کا ہے آپ کا سودا خیال

آکے بہلاے دل غمگین کو میرے کوئی ہو
یاد اوس محبوب خلاق جہانان کی یا خیال

خانہ آباد کے مانند یہہ آباد ہے
جب سے دل مین آگیا ہے شاہ عالم کا خیال

ہر گہڑی مجکو تصور ہے شہ کونین کا
ہمدمو کیا پوچہتے ہو ہے تجہے کس کا خیال

یہہ دل پر داغ میرا کیون نہو رشک ارم
اسمین شکل حور ہے طالب شہ دین کا خیال

ردیف میم

خلد مین رکہین گے جبتک نہ گنہگار قدم
شافع حشر بہی رکہین گے نہ زنہار قدم

شوق دل لے جو چلا مجکو مدینہ کی طرف
بڑہ گیا آگے صبا سے بہی مین دو چار قدم

کہتی ہے شہ کی شفاعت کہ در جنت مین
پیشتر نیکون سے رکہین گے گنہگار قدم

ہے مری آبلہ پا کی یہہ اللہ رے شان
دشت طیبہ مین مرے چومتے ہین خار قدم

اک گل باغ رسالت کا ہوا خواہان مین
بلبلو خاک اوڑہاؤن سوے گلزار قدم

بخشوائینگے یا جبتک ہمین روز محشر
شہ دین خلد مین کہین گے نہ زنہار قدم

زلف مشکین کی جو حضرت کی سناؤن تعریف
چوم لی شوق مین ہر آہوی تاتار قدم

شوق سے آپ اوڑا جاتا ہون طیبہ کی طرف
نہین ہرگز مری جانے سے خبردار قدم

رہگیا قافلے والون سے مین پیچھے افسوس
نہوسے منزل طیبہ مین مددگار قدم

دوستو ضعف کی امداد کے جاؤن قربان
ہوا طیبہ سے اوٹھانا مجھے دشوار قدم

کس گھڑی ہند سے طالب مین روانہ ہون گا
رکھون گا کب مین سوئے روضہ سردار قدم

کب کچھ لگاؤ رکھتے ہین حسن بتان سے ہم
رکھتے ہین عشق سرور کون و مکان سے ہم

تھامے ہوی ہے دامن دل رحمت آپکی
کسطرح اوٹھین روضہ شاہ جہان سے ہم

لین ساتھ خضر کو رہ طیبہ مین یا نہ لین
پہلے ہی پوچھ لین یہ دل رازدان سے ہم

بہتر ہے باغ دہر سے طیبہ کا بوستان
یہ بحث کر رہے ہین کسی باغبان سے ہم

بخشائینگے ضرور قیامت کے دن ہمین
یہ آس رکھتے ہین شہ عالی مکان سے ہم

جب مدح لکھتے ہین قمر دندان شاہ کی
سنتے ہین مرحبا قلم درفشان سے ہم

مدّاح شہ کو دیکھ کے کہنے لگے ملک | کیا پوچھنے کو آئے ہین اس مدح خوان سے ہم

طالب نبی کے کوچہ مین رہتے ہین [illegible]
کیا شاد ہونگے حشر مین باغِ جنان سے ہم

ردیف نون

رہا ہون ایک مدت کوچۂ محبوب یزدان مین | قدم کس طرح رکھون آکے فرشتو باغ رضوان مین

میرے سر مین تو اب سودا ہے صحرای مدینہ ہے | مجھے لیچل کہین اے قیس طیبہ کی بیابان مین

یہہ ڈر ہے ہجر حضرت مین کہین برپا ہو طوفان | کہ آج آنسو نہین رکتے ہین میری چشم گریان مین

دل وارفتۂ زلف شہ عالم کو بہلاؤن | گذر میرا جو اے باد صبا ہو سنبلستان مین

ازل سے کشتہ ہون مین خنجر ابروے حضرت کا | مرے احباب دفنائین مجھے گنج شہیدان مین

تپ ہجر شہ دین کی بجھائین آگ ہم کیونکر | نہین اک قطرہ آنسو کا ہماری چشم گریان مین

جنون کا جوش یا یہ جذبۂ دل مجھکو لیجائے | پہنچ جاؤن کسی صورت مدینہ کی بیابان مین

جو کچھ تشبیہ دی ہے مین نے روے پاک احمد سے | خوشی سے گل نہ کچھ پھولے سماتے ہین گلستان مین

ملک بہی مرحبا کہتے ہین میرے شعر سُن سُنکر
یہہ پایا مرتبہ طالب ثنای شاہ ذیشان مین

جانب روضۂ اقدس مین صبا جاتا ہون
شک فرا ہی نہین اسمین بخدا جاتا ہون

چہوڑکر ہند سوے طیبہ چلا جاتا ہون
آج مین جانب محبوب خدا جاتا ہون

بول اوٹہا دل بہی پہڑک کرکہ مجہی بہی لیچل
جب کہا مینے سوی شاہ ہدا جاتا ہون

وہ مجہے خلعت شاہانہ مگر بخشین گے
شاہ عالم کی طرف بنکے گدا جاتا ہون

شوق نے خار مغیلان لین قدم چہالون کے
دشت طیبہ کی طرف برہنہ پا جاتا ہون

لیچلا ہے جذبۂ دل روضہ والا کی طرف
نہین معلوم کہان آج چلا جاتا ہون

وحشتِ دل مجہے رہنے نہین دیتی اے قیس
سوے صحرا شتہ ہر دوسرا جاتا ہون

راہ طیبہ مین یہہ ہی شوق کا اپنے عالم
سب سے دو چار قدم آگے بڑہا جاتا ہون

ہو نہو سرور عالم نے کیا ہی مجہے یاد
اسدل اسطرح جو وارفتہ ہوا جاتا ہون

رخ و زلفِ شہ عالم کی زیارت کو لیئے
سوے طیبہ بخدا صبح و مسا جاتا ہون

حاجت رہبری خضر نہین کچہ طالب
جانب سرورِ دین خود ہی چلا جاتا ہون

ہے ہمارا وہ پیمبر کہ جسے کہتے ہین
ملگیا ہمکو وہ رہبر کہ جسے کہتے ہین

شب میلاد فرشتون نے فرشتون سے کہا
اب وہ پیدا ہوا سرور کہ جسے کہتے ہین

بخشوائیگا شفاعت سے ہمین حشر کے دن
وہ ملا شافع محشر کہ جسے کہتے ہین

الفت زلف رسولِ عربی مین یہ دل
ہوگیا آج وہ ششدر کہ جسے کہتے ہین

جذب دل طیبہ کو لیجائیگا الحضرت خضر
ہے یہہ ایسا مرا رہبر کہ جسے کہتے ہین

ہای جانے نہ دیا مجکو مدینہ کی طرف
تو فلک ہے وہ ستمگر کہ جسے کہتے ہین

اے خدا اوڑکے مین اک پل مین مدینہ پہونچون
ایسے لگ جائین مجھے پر کہ جسے کہتے ہین

دم نکلتا ہے مرا ہجر مین ای عیسی دہر
لو خبر میری وہ آکر کہ جسے کہتے ہین

نعت حضرت مین جو مصروف ہون کیون ای طالب
یہ تو وہ کام ہے بہتر کہ جسے کہتے ہین

اگرچہ ای دلِ نادان گناہگار ہون مین
مگر شفاعت شہ کا اُمیدوار ہون مین

خدا کیواسطے محشر مین بخشواؤ مجھے
گناہ گار سراپا سیاہ کار ہون مین

نہال کیا ہون ای لالہ موسم گل مین
فراق روے شہ دین سے داغدار ہون مین

کبھی نہ چین ملا مجکو اے شہِ عالم
ہمیشہ آپکی فرقت مین بے قرار ہون مین

لگاؤ وصل کا للہ یا نبی مرہم
تمہارے ہجر مین مدت سے دل فگار ہون مین

بسر ہوئی مری اوقات جرم و عصیان مین
بہت ہی آپ سے ایشاہ شرمسار ہون مین

خدا کیواسطے مجکو دکھاؤ دیدار آج
تمہارے ہجر مین ہیطرح سے بے قرار ہون مین

کہین بلائیے مجکو بھی جانب طیبہ
کہ ملک ہند مین حضرت بہت ہی خوار ہون مین

جو ہوگی پرسشِ اعمال حشر مین طالب
کہونگا مادح محبوب کردگار ہون مین

حامی رسول ہین تو لحد کا خطر نہین
شافع اگر ہین وہ تو قیامت کا ڈر نہین

گو دور ہے یہان سے مدینہ رسول کا
دل اپنا مستعد ہو تو کچھ بھی سفر نہین

کیا جانے کیا ہے رتبہ محبوب کردگار
منکر کو شان سرورِ دین کی خبر نہین

ورنہ ہم ملے ہین دولتِ کونین کر مجھے
عشق نبی مین یہ مرے داغ جگر نہین

شافع ہمارے ہین شہ لولاک اے عدو
ہمکو حساب عشر کا ہرگز خطر نہین

ہوتی نہین دعا نے یارب مری قبول
کیون کچھ مری دعا مین الٰہی اثر نہین

خالق سے بخشوا ئینگے طالب شفیع حشر
کچھ بھی حساب روز قیامت کا ڈر نہین

جلد بلوائیے مجکو شہ دین طیبہ مین
کہ ٹھکانا مرا لگ جاسے کہین طیبہ مین

یا الٰہی ہے یہی میری دعا شام و سحر
کہین دو گز مجھے ملجای زمین طیبہ مین

آپ اگر لطف سے آسرور دین بلوائین
تو پہونچنا مرا دشوار نہین طیبہ مین +

یاد رکھنا یہہ اجل تجھسے کہے دیتا ہون
کہ نکل جائے مری جان حزین طیبہ مین

ایک مدت سے زیارت کی تمنا ہے مجھے
مجکو بلوائیے اب اے شہ دین طیبہ مین

غول کے غول چلے جاتے ہین طیبہ کی طرف
نہ گئے ہای مگر ایک ہمین طیبہ مین

آرزوئے دل طالب ہے یہی لیل و نہار
یہہ غزل آکے پڑھون اے شہ دین طیبہ مین

ہم مرتبہ ترا کوئی اے شاہ دین نہین
عالم کو خوب دیکھ چکا ہون کہین نہین

دشت مدینہ آئے الٰہی نظر مجھے
دل مین ذرا بھی خواہش خلد برین نہین

کیا پوچھتے ہو اونکے مکان مجھسے اے خضر
حضرت کے وحشیون کا ٹھکانا کہین نہین

کب تک وصل سے مرا دل شادمان ہوا — کس وقت یہ فراق مین اندوہگین نہین

لینگے ضرور میری خبر سرور جہان — شیطان سے مجکو خوف دم واپسین نہین

عشاق روسے شہ کو ہو تفریح کس طرح — دلچسپ کوئی بوی گل یاسمین نہین

طالب یہ کہہ رہی ہے شفاعت رسول کی

کیا عاصیون کے واسطے خلد برین نہین

جینا ہمارا ہو گیا دشوار ہجر مین — مرجائینگے ہم ایشہ ابرار ہجر مین

آکر خبر تو لیجیے للہ مری آج — کیا حال ہے مرا شہ ابرار ہجر مین

شہ کی فراق مین مرا دل چلدیا کہین — یہہ آشنا بھی ہو گیا بیزار ہجر مین

کس طرح عمر ایشہ عالم کرون بسر — ہے سانس لینی مجکو تو دشوار ہجر مین

بندگران سے مجکو رہا کیجیے حضور — مدت ہوئی کہ ہون مین گرفتار ہجر مین

دکھلاؤ جلد چہرۂ پاک ایشہ جہان — مرجائیگا تمہارا یہ بیمار ہجر مین

للہ لیجیے خبر اے عیسی زمان

اب مر رہا ہے طالب بیمار ہجر مین

شہ کی فرقت مین مری حالت ہے ابتر الامان
الامان ای صدمۂ ہجر پیمبر الامان +

الامان ای سوزش ہجر پیمبر الامان
ہوگیا جل کر مرا دل مثل اخگر الامان

اسقدر مجسے ہوئی ہین اے شہ عالم گناہ
دیکھکر مجکو کہین گے اہل محشر الامان

ہند مین در در پہرا کرتا ہون مین شام و سحر
ٹہوکرین کہاتا ہون اے چرخ ستمگر الامان

اپنی اُمت کی خبر لو یا رسول دوجہان
ہے بڑی خطری کا دن ہے روز محشر الامان

رو دیا عشاق شہ نے سُنکے افسانہ مرا
الامان ای قصۂ ہجر پیمبر الامان +

پہر حق بُلوا ئیے زیر لوا الحمد آپ
جل گئی ہین ہم تہ خورشید محشر الامان

دیکہہ لے سوزان جو مجکو سوز ہجر شاہ مین
کہہ اوٹہے آتش مین گہبرا کر سمندر الامان

راتدن ہجر شہ کونین مین ہون بے قرار
مجکو اے طالب نہین ہی چین دم بہر الامان

ردیف واو

حساب حشر کا دہڑکا ہے جو اے واعظو کیا ہو
شفیع عاصیان کا جب مرے دلکو سہارا ہو

تمہارے حق مین اے شاہ جہان لولاک نازل ہے
تمہین دنیا کے سرور ہو تمہین عقبی کے مولا ہو

اگر پوری محبت ہو گلِ باغ رسالت سے
نظر آئے وہ گل دشت مدینہ کا جو کانٹا ہو

شہِ ہر دوسرا آقا و اعظم اُمت کے حامی ہیں
حساب حشر کا تبلاؤ پھر کسطرح دھڑکا ہو

گلِ باغِ زمانہ کیوں نہ خار آئیں نظر مجکو
نہ جب پیشِ نظر اوس شاہ کا روی دلارا ہو

فراقِ شاہ عالم میں یہی ہے التجا میری
نہو مجکو قرار اکدم نہ دل کو چین اصلا ہو

نہیں میں بے سبب فریاد و نالہ ضبط کرتا ہوں
یہ ڈر ہے ہجر حضرت میں کہیں محشر نہ برپا ہو

فضائل میں مراتب میں ہیں ہر ایک سے برتر
شہ کون و مکاں کی مثل کیونکر کوئی پیدا ہو

زیارت سے مشرف آپ فرماتے ہیں لاکھوں کو
مری جانب بہی ایشاہ دو عالم اک اشارا ہو

مرے دل میں نہو خواہش کسیکی ہر یہی خواہش
فقط اک آپ ہی کی الفتِ عالم تمنا ہو

حسینان زمانہ کیا لبہائینگی اوسی طالب
جو دل سے عاشق و شیدا شہ ہر دوسرا کا ہو

ایک جا گیسو و رخسار ذرا ہونے دو
یا نبی یونہیں ہم صبح و مسا ہونے دو

منفعل ہونگے بہت معترض نعت رسول
دیکھہ لینا یہہ ذرا روز جزا ہونے دو

راہ طیبہ میں چلوں گا میں اک کی آگے
قافلے والے جو ہوں مجہی خفا ہونے دو

صلۂ نعت مین ہم لوٹین گے جنت کی بہار — ہمسے مدحِ شہ کونین ادا ہونے دو

شوق دل طیبہ کی جانب ہمین لیجائیگا — قافلے والو اسے راہنما ہونے دو

قامتِ شاہ کی فرقت مین کرون گا نالے — ہو بپا حشر جوانسے تو بپا ہونے دو

پہر کے اب ہند نہ جاؤن گا کبہی اے طالب — کوئی ساتہی ہو اگر مجہسے خفا ہونے دو

کہون کیا لوگ عشقِ شاہ مین کہتے ہین کیا مجکو — کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی بیکس گدا مجکو

کیا حق نے ثنا خوانِ الشہ دین آپ کا مجکو — قسم ہے بہا گئی ہے آپکی مدح و ثنا مجکو

حساب حشر کا دہڑکا نہین ہرگز ذرا مجکو — بچا لینگے مقرر شافعِ روزِ جزا مجکو

الٰہی کیا کہون ارمانِ دل کہتے ہین کیا مجکو — دکہادے جیتے جی روضہ شہ کونین کا مجکو

نہ کیون شاہِ ہدیٰ مجکو خدا سے بخشوا لیتے — سرِ میدان محشر آسرا کوئی نہ تہا مجکو

تمہارے عارض و گیسو کی مدحت مجکو بہاتی ہے — یہی ہے مشغلہ الشاہ دین صبح و مسا مجکو

درمِ تحریرِ مدحت گل کہلائی سیکڑون مینے — گلستانِ مدینہ جسگہڑی یاد آگیا مجکو

مجہے وہ راہ دکہلائی کہ منزل تک مین جا پہونچا — خدا کی شان کیسا مل گیا ہے رہنما مجکو

نہین بہائینگی حوران جنان محشر مین اے طالب
کیا اللہ نے عاشق رسول اللہ کا مجھکو

مجھکو آرام بجز نعت پیمبر کیون ہو
ہون مین مداح خموشی مجھے دم بھر کیون ہو

آپ محبوب خدا سرور عالم ٹھہرے
کوئی مرسل مری حضرت کی برابر کیون ہو

بخشوا لینگے ابھی ہمکو شفیع عصیان
خوف کچھ ہمکو سر عرصہ محشر کیون ہو

جام بھر بھر کے ہون جب آپ پلانیوالے
تشنگی پھر ہمین اے ساقی کوثر کیون ہو

عاصیو سرور عالم سے ہے تمہارا حامی
اسطرح خوف زدہ تم سر محشر کیون ہو

شافع حشر جو آپ ایسے عالم ٹھہرے
پھر بھلا روز قیامت کا ہمین ڈر کیون ہو

اوس مین رنگ اور ہی ہے اسمین ہے کچھ اور ہی بو
ہمسر روے محمد یہ گل تر کیون ہو

شاہ عالم کا تصور تو رہے تو دلمین دنرات
غیر آباد کسی طرح سے یہ گھر کیون ہو

شوق دل کا ہے تقاضا کہ زیارت کو چلو
بیٹھے اس ہند مین اے طالب مضطر کیون ہو

اندنون شوق زیارت کا ہے بیحد مجھکو
لیچل اے جذبۂ دل سوی محمد مجھکو

دشت طیبہ دلِ وحشی کو دکہاؤ حضرت
کبتلک میں ہنسی ہوتا رہوں میں کہو گے مقید مجکو ۔

مکر شیطان سی بچاؤ مجھے اے سرورِ دین
ہر گھڑی آکے ستاتا ہی یہ مرتد مجکو

گو گنہگار ہون لیکن نہین کچہ خوف مجھے
بخشوا لینگے قیامت مین محمد مجکو

خواہشِ روضہ رضوان نہ رہیگی دل مین
کہین آئے جو نظر مرقدِ احمد مجکو

سرو و شمشاد سی روتا ہون لپٹ کر اکثر
یاد آجاتا ہی جسوقت ترا قد مجکو

سینے لکھی جو ثنائے درِ دندان نبی
مل گئے سیکڑون اے دل درِ مقصد مجکو

میرا مدفن جو ہو صحرائے مدینہ مین کہین
مین یہ سمجھون کہ ملا خلد مخلد مجکو

سر سے سودائے مدینہ کبہی جاتا نہین
کوئی اچھا کہے یا سمجھے کوئی بد مجکو

گلشن خلد مین دل کو مرے الجھن ہوگی
یاد آجائیگا جب آپ کا مرقد مجکو

کم نہین رتبہ یہ اے حضرت طالب میرا
لوگ کہتے ہین جو مداحِ محمد مجکو

جینے دیتی نہین اب فرقتِ احمد مجکو
اے خدا جلد دکھا صورتِ احمد مجکو

صلۂ نعت مین دلوا ئینگے اے دل سرِ حشر
گلشنِ خلد برین حضرت احمد مجکو

دور ہو جائے مرے دل سے محبت سب کی
یا خدا ہو فقط اک الفتِ احمدؐ مجکو

نہ ہے خواہش حوران جنان کچہ دل مین
نظر آئے جو کہین صورتِ احمدؐ مجکو

راہ اسلام مین ثابت نہ کہین ہین یہ قدم
روزِ میثاق سے ہے بیعتِ احمدؐ مجکو

ہے یہی شام سحر میری تمنا یارب
خواب مین آئے نظر صورتِ احمدؐ مجکو

پرسشِ حشر کا طالب نہین کچہ خوف مجہے
بخشوا لینگے وہان حضرت احمدؐ مجکو

قرآن مین مداح بہلا جس کا خدا ہو
مین کیا ہون جو کچہ مجسے صفت اوسکی ادا ہو

تا زیست ثنا گوی محمدؐ جو رہا ہو
تم اوس سے ملک نے یہ لحد پوچہتے کیا ہو

مجکو مرضِ فرقت شاہِ دوجہان ہے
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

دل چاہتا ہے ہم بھی پہونچ جائین مدینے
اے بادِ صبا لیکے یہان سے تو ہوا ہو

پہلو مین نہین آج ہمارا دلِ مضطر
اللہ کرے روضۂ اقدس کو گیا ہو

فریاد نکر ہجر قدسرور دین مین
دیکہہ اے دلِ نادان کہین محشر نہ بپا ہو

ہو خاک مدینہ کی مرا یہ تن خاکی
اللہ کرے یہ مری مقبول دعا ہو

او ٹہوا بہی باندھو کر اے قافلے والو | طیبہ کی طرف جانے مین تم سوچتے کیا ہو

کہدینا کہ طالب کو بلا لیجئے حضرت
تیرا جو گذر روضۂ اطہر مین صبا ہو

قضا آئے اگر ہجر شہ لولاک مین مجکو | تو دفنانا کہین شہر رسول پاک مین مجکو
مجہے اکسیر گر کیمیا کی خاک خواہش ہو | ملی اکسیر جب پائے نبی کی خاک مین مجکو
بنایا آجتک مینے مہ و خورشید روشن مین | نظر جو نور آیا شہ کی ردئے پاک مین مجکو
الٰہی ہو کہین مدفن مرا شہر مدینہ مین | نہ کر برباد یون ہندوستان کی خاک مین مجکو
پھرون گا ٹھوکرین کہاتا کہانتک اے شہ عالم | یونہین رکھوگے کبتک گردش افلاک مین مجکو
مری دیوانگی ہوش و خرد سے ہے کہین بڑہکر | جنون ہے عشق گیسوئے رسول پاک مین مجکو

ثنا خوان نبی طالب مانہ مجکو کہتا ہے
ملا ہیہ مرتبہ مدح شہ لولاک مین مجکو

بیلچلے کوی سوئے روضہ والا مجکو | مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجکو
ہے بھروسا فقط اک آپ کا اے شافع حشر | حشر کے روز نہین اور سہارا مجکو

قبر مین جبکہ نکیرین کرین مجھسے سوال
یاد اوسوقت رہے نام تمہارا مجکو

پابرھنہ مین سوئے دشت مدینہ دوڑون
سر مین رہتا ہی شب و روز یہہ سودا مجکو

بخشوا ئین مجھے ایسے مرے اعمال نہین
صرف ہی ذات محمدؐ کا بھروسا مجکو

نہوئی روضہ اقدس کی زیارت حاصل
ہند مین گردش قسمت نے پھرایا مجکو

شافع حشر حمایت کو ہین کافی طالب
خوف دل مین نہین کچھ روز جزا کا مجکو

بخشا ہی لیا ہمسے گنہگار کو دیکھو
لطف و کرم شہ ابرار کو دیکھو

لولاک لما شان مین ہی آپ کی نازل
اوج شرف احمدؐ مختار کو دیکھو

آنسو کے عوض گرتے ہین گوہر دم گریہ
اے شاہ مری چشم گہر بار کو دیکھو

جانے نہ دیا ہند سے طیبہ کی طرف ہائے
اس کجروئے چرخ ستمگار کو دیکھو

پھولون کی نہ کچھ قدر رہی دل مین تمہارے
اے بلبلو حضرت کے جو رخسار کو دیکھو

دن رات یہی ہی دل شیدا کا تقاضا
طیبہ کو چلو روضہ سردار کو دیکھو

ہو لعت محمدؐ کی جو پڑھنے کا تمہین شوق
طالب سے مرے دیوان کی اشعار کو دیکھو

یون اپنیا ہین میرے پیمبر کے روبرو
جسطرح تارے سب مہ انور کے روبرو

دندان شہ کے سامنے کیا آبرو تری
کہدون گا جوہری ہی گوہر کے روبرو

آتی ہے یاد قامتِ محبوبِ کردگار
جاتا ہون جب مین سرو وصنوبر کے روبرو

اے منکرِ رسول تو ہوگا بڑا خجل
جائیگا حشر مین جو پیمبر کے روبرو

آبِ بقا ہے ظلمتِ گیسوئے شاہ مین
کہدے کوئی یہ خضر وسکندر کے روبرو

دیکھے جو اگر رخِ پُر نور مصطفےٰ +
جاے نہ پھر کبھی مہ انور کے روبرو

طالب ادب کے ساتھ سر حشر یہ غزل
پڑھنا ضرور شافعِ محشر کے روبرو

ردیف ہائے ہوز

صبا لیچل مجھے پھر عدا سوئی رسول اللہ
کہ دیکھون جا کے چشم شوق سے کوئی رسول اللہ

رضائے حق تعالی ڈہونڈتے ہین ساری پیغمبر
یہ طرفہ ہے کہ خالق ہی رضا جوئی رسول اللہ

بیانِ واللیل سے ظاہر ہے زلفِ سرورِ دین کا
عیان والشمس سے ہے مدحتِ روئی رسول اللہ

نہ دیکھوں گلشنِ عالم میں سنبل کی طرف ہرگز
نظر آئیں کہیں مجکو جو گیسوی رسول اللہ

نہیں کچہ قبر کا دہڑکا نہیں کچہ خوف محشر کا
رہا ہوں عمر بہر میں توشا گوی رسول اللہ

جو منکر نعت کی ہیں سنتی ہی دم بہر میں کٹ جائیں
سناؤں میں جو کچہ تعریف ابروی رسول اللہ

غزل اک اور بہی پڑہ دو سفر کے قافیہ میں تم
مگر طالب ردیف اوسکی رہے سوی رسول اللہ

خدا جانے کہ کب ہوگا سفر سوی رسول اللہ
سفر کی کب میں باندہوں گا کمر سوی رسول اللہ

صبا زوکر یہ کہدینا کوئی غم میں تڑپتا ہے
جو ہو جائے کہیں تیرا گذر سوی رسول اللہ

سما ہیں کچہ مری آنکہوں میں کیا حوریں کیا پریاں
کہ ہر دم رہتی ہی میری نظر سوی رسول اللہ

تعجب کیا کہ ہے یہ تو اک ادنے معجزہ اون کا
بلا دی سے چلا آیا شجر سوی رسول اللہ

نہ آؤں گا نہ آؤں گا کبھی پہر ہند کی جانب
مرا جانا ہوا ایدل اگر سوی رسول اللہ

کرینگے منزلیں طی دیکھ لینا سر سی آنکہوں سے
ہمارا جسگہڑی ہوگا سفر سوی رسول اللہ

تمہارے ہجر میں طالب تمہارا جان دیدیگا
کوئی لیجائے طالب یہ خبر سوی رسول اللہ

نہین ہی حشر مین کوئی ہمارا یا رسول اللہ
فقط اک آپ ہی کا ہی سہارا یا رسول اللہ

کرم فرمائیے مجہپر خدارا یا رسول اللہ
کہ ہی سب حال میرا آشکارا یا رسول اللہ

زیارت کے لیے ہندوستان سے لوگ جاتے ہین
مری جانب بہی ہو جائے اشارا یا رسول اللہ

خدا کیواسطے مجکو بلالین آپ طیبہ مین
بہت مضطر ہون ہون مین گردش کا مارا یا رسول اللہ

دکہادو خواب ہی مین اک نظر دیدار کیا اپنا
اسی باعث دل و جان سے ہون شیدا تمہارا یا رسول اللہ

زیارت سی مشرف کیجیے پہر خدا مجکو
نہین ہی آپکی فرقت گوارا یا رسول اللہ

بلالو جلد اب ہندوستان سے تم مدینے مین
بہت بیتاب ہی **طالب** تمہارا یا رسول اللہ

بہت ہون ہند مین مضطر خبر لو یا رسول اللہ
رہون کبتک یونہین ششدر خبر لو یا رسول اللہ

تمہارے ہجر مین حضرت ہوئی ابتر مری حالت
یہی فریاد ہی اکثر خبر لو یا رسول اللہ +

مین ہون ہر دم مصیبت مین قدم تہام کر احسن مین
ہوا ہی حال یہ ابتر خبر لو یا رسول اللہ

مرا احوال تم دیکہو مری فریاد کو پہونچو +
پڑا ہون آکے مین در پر خبر لو یا رسول اللہ

سہون کبتک غم ہجران نکل جائیگی میری جان
عنایت سے ذرا آکر خبر لو یا رسول اللہ

بلالو مجکو پاس اپنی چھوڑا لو ہند کو مجھے
کہ پھرتا ہون یہان تو ر ور خبر لو یا رسول اللہ

جو دن ہوگا قیامت کا جواب غنوس کیا دونگا
گنہ مجھسے ہوئے اکثر خبر لو یا رسول اللہ

غم ہجران نے گھیرا ہی برا حال آج میرا ہے
مری یہ التجا سنکر خبر لو یا رسول اللہ

ندامت جسگھڑی ہوگی مجھ طالب گناہونگی
کہونگا یہ دم محشر خبر لو یا رسول اللہ

خدا کے آپ ہین مختار یا رسول اللہ
ہر اک کی آپ ہین سردار یا رسول اللہ

دکہا یئے مجھے دیدار یا رسول اللہ
مین آپ کا ہون طلبگار یا رسول اللہ

مسیح بنکے خبر لیجئے ہماری آپ
پڑے ہین ہجر مین بیمار یا رسول اللہ

اوٹھا کے خواب مین اپنی نقاب عارض ہی
ہمین دکھا یئے دیدار یا رسول اللہ

ہمین جو لطف سی بلوا یئے مدینہ مین
نہین ہے کچھ بھی یہ دشوار یا رسول اللہ

یہی ہے شوق مری دل مین ایک مدت سے
کہ دیکھون آپ کا دیدار یا رسول اللہ

خدا کے واسطے محشر کے روز طالب کو
نہ بھولنا کبھی زنہار یا رسول اللہ

مرا دل بند گیسو میں پھنساؤ یا رسول اللہ
مقید اسکو تم اپنا بتاؤ یا رسول اللہ

حضوری میں کہیں مجکو بلاؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی روضۂ اقدس دکھاؤ یا رسول اللہ

عذاب حشر سے ہمکو بچاؤ یا رسول اللہ
مکان جنت الماوی دلاؤ یا رسول اللہ

جلے جاتے ہیں سوزِ آفتابِ روزِ محشر سے
لوائے حمد کے نیچے بلاؤ یا رسول اللہ

ہوا جاتا ہے عالم اور ہی ہنگام اوڈھل کر
مسیحا بنکے بالیں پر تم آؤ یا رسول اللہ

سرِ منزل پہونچ جاؤں یہی ہے آرزو دل کی
مجھے وہ راستہ سیدھا بتاؤ یا رسول اللہ

قسیمِ آب کوثر آپ کو حق نے بنایا ہے
خدارا جام کوثر کچھ پلاؤ یا رسول اللہ

گناہوں نے مجھے چاروں طرف سے آج گھیرا ہے
مجھے میدان محشر میں بچاؤ یا رسول اللہ

حضور کی تمنا دل میں ہے طالب کو مدت سے
خدا کیواسطے اسکو بلاؤ یا رسول اللہ

ہے محمد کی وہ گفتار کہ سبحان اللہ
اور اوس میں ہیں وہ اسرار کہ سبحان اللہ

درِ مقصود سے بھر جاتا ہے دامن سب کا
ہے شہ دین کا وہ دربار کہ سبحان اللہ

شبِ میلاد یہ کہتے تھے فرشتے ملکر
اب وہ پیدا ہوا سردار کہ سبحان اللہ

مصحفِ دین اوسی کہئیے کہ کوئی نورِ خدا
ایسا تہا روئی پُرانوار کہ سُبحان اللہ

رشک کہاتی ہین جسی دیکھکے جنت کے چمن
ہے مدینہ کا وہ گلزار کہ سُبحان اللہ

نزع مین قبر مین محشر مین ہمارا ایدل
مصطفیٰ ہے وہ مددگار کہ سُبحان اللہ

نعت پاکِ شہ کونین مین طالبؔ تو نے
لکہے وہ نعتیہ اشعار کہ سُبحان اللہ

ہے کون فضیلت مین محمدؐ سے زیادہ
رتبہ مین نہین کوئی بہی احمدؐ سے زیادہ

لیچل مجہے اے جذبۂ دل سوئے مدینہ
ہے شوق زیارت کا مجہے حد سے زیادہ

کہتے ہین جسی خلد برین حضرت واعظ
کب شان مین ہی شاہ کی مرقد سے زیادہ

لکہتی ہے جو مدح خطِ رخسار محمدؐ
ہر شعر ہی قیمت مین زمرد سے زیادہ

حاصل ہو اگر دولتِ دیدار شہ دین
مین سمجہون اوسی دولت بیحد سے زیادہ

اوس بحر عنایت کی طرف جائے جو سائل
پائے دُرِ مقصود وہ مقصد سے زیادہ

مدفن ہو مرا شہر مدینہ مین جو طالبؔ
سمجہون مین اوسے خلد مخلد سے زیادہ

حضرت کی محبت کا ہو غم اور زیادہ | کچھ اس سے نہین مانگتے ہم اور زیادہ
ایذا طلب سدرجہ ہون ہجر شہ دین مین | میرا ہی سخن تکیہ کہ غم اور زیادہ
مانع جو ہوئے معترض نعت محمدؐ | مدح آپکی کرنے لگے ہم اور زیادہ
عشاق نبیؐ کو نہین عشرت سے سروکار | کہتے ہین کہ ہون رنج و الم اور زیادہ
آواز یہی آتی ہے خامے کی زبان سے | تعریف کرون شہ کی سر قلم ۲ اور زیادہ
لکھتا ہون مین جب مدح شجاعت شہ دین کی | زور اپنا دکھاتا ہے قلم اور زیادہ

ہے دل سے پسند آپکی طالب کو یہ حضرت
غم اور زیادہ ہوا الم اور زیادہ ÷

حضرت کرینگے جبکہ شفاعت اوٹھا کے ہاتھ | کھل جائینگے بندھے ہوئے سب کی خطا کے ہاتھ
ہجر نبیؐ مین رہتے ہین بیمار اے طبیب | ہرگز شفا نہین ہے ہماری دوا کے ہاتھ
بیعت نبیؐ کی بیعت پروردگار ہے | جو ہاتھ ہین نبیؐ کے وہی ہین خدا کے ہاتھ
محشر مین لینگے ہم صلۂ نعت مین بہشت | ہے خلد کا دلانا نبیؐ کی ثنا کے ہاتھ
دریائے معصیت سے اوتر جائیگا وہ پار | جسنے پکڑ لئے ہین رسولِ خدا کے ہاتھ

سب بخشی جائینگے وہ شفاعت کریگی جب ‖ ہے بخشوانا سب کا شہ دوسرا کے ہاتھ

کیون راہ حق نہ پوچھئے طالب رسول سے
ہر اک کی رہبری ہے اوسی رہنما کے ہاتھ

کہتی ہی مرے دل مین تمنائے مدینہ ‖ ہو جلد کہین بادیہ پیمائے مدینہ

مدت ہی ہوئی مین عاشق و شیدائے مدینہ ‖ دکہلا دے خدا صورت زیبائے مدینہ

رہتی ہے شب و روز تمنائے مدینہ ‖ کیونکر نہ لقب دل کا ہو صحرائے مدینہ

اے قیس ہی مسکن مرا صحرائے مدینہ ‖ کہتے ہین مجھے بادیہ پیمائے مدینہ

ہر دم سے ہے تقاضائے تمنائے مدینہ ‖ لیچل تو مجھے اے دل شیدائے مدینہ

آشفتہ گیسو کوئی اسطرح نہو گا ‖ جسطرح میری سر مین ہی سودائے مدینہ

جورون کی تمنا جو بہت ہی تجھے زاہد ‖ کہدون صفت انجمن آرائے مدینہ

کیا مجکو لبہا ئینگے حسینان فسونگر ‖ ہون شیفتہ حسن دلارائے مدینہ

طے منزل مقصود کرون سر کے بل اے خضر ‖ بلوائین مدینہ مین جو مولائے مدینہ

بیماری فرقت سی مری جان ہی لب پر ‖ اب بھی کہین آجائے مسیحائے مدینہ

آنکھون مین جگھہ دون مین اوسی پتلی کی صورت — آئے جو نظر صورت زیبائے مدینہ

نقدِ دل و جان فدیے نہ کسطرح خریدون — ہین جان سے پیارے مجھے اشیائے مدینہ

مسکن ہے رسولِ شہِ لولاک کا طالب

کیونکر نہو پھر دلکو تمنائے مدینہ

رکھتا ہے بغض جو کوئی خیر الورا کے ساتھ — بیشک ہے اوسکے دل مین عداوت خدا کے ساتھ

کیا آفتاب روزِ قیامت کا خوف ہو — زیر لوائے حمد ہون خیر الورا کے ساتھ

آئے اجل تو آئے مدینہ مین اے خدا — ہو حشر اگر مرا تو ہو شاہِ ہدا کے ساتھ

لیچل سوئے مدینہ تو اے جذبِ دل مجھے — ہون فکر مین کہ جاؤن کسی رہنما کے ساتھ

مانگون مین جب دعائے زیارت قبول ہو — یارب کہین جدا ہے اثر بھی دعا کے ساتھ

رہجائیگا کہین نہ کہین یہ تو راہ مین — کیون جاؤن مین نہ یہ دل بیوفا کے ساتھ

اے شوقِ دل تو راہ اگر جانتا نہین — چل سوئے روضہ شہ عالم صبا کے ساتھ

فردوس کی نہین ہے ہمین بس مگر کچھ ہوس — ہے آرزو کہ حشر ہو خیر الورا کے ساتھ

جنکو ازل سے دی ہے خدا نے نبی کی حب — جنت مین جائینگے وہی شاہِ ہدا کے ساتھ

جب جانتا نہین ہون رہِ روضۂ رسول ‌ ‌ بہتر یہ ہے کہ جاؤن کسی رہنما کے ساتھ

طالب ضرور حشر مین پائیگا وہ نجات
ہے جسکو کچھ بھی عشق شہِ دوسرا کے ساتھ

ردیف یای تحتانی

شبِ معراج الٰہی ختم الانبیا کی آمد آمد ہے ‌ ‌ ہدایت کے لیے اک رہنما کی آمد آمد ہے
خدا کے دوست شاہِ دوسرا کی آمد آمد ہے ‌ ‌ رسولِ حق محمد مصطفےٰ کی آمد آمد ہے
سیاہیِ کفر کی کافور ہوگی جسکے پرتو سے ‌ ‌ او سی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی آمد آمد ہے
فرشتے تہنیت خوان ہین یہی کہتے ہین خوش ہوکر ‌ ‌ تعالی اللہ محبوبِ خدا کی آمد آمد ہے
پڑھین کیونکر نہ حورانِ جنان صل علیٰ ہردم ‌ ‌ کہ فخرِ دو جہان شاہِ ہدا کی آمد آمد ہے
سرِ منزل پہونچ جائینگے وہ رستہ بتائینگے ‌ ‌ ہمارے رہبر راہِ ہدا کی آمد آمد ہے

بتائینگے خدا کی راہ وہ ہر اک کو اے **طالب**
جہان مین انس و جان کے رہنما کی آمد آمد ہے

طبیعت اپنی مصروفِ ثنا ہے
یہی وِرد ذات ابدل مشغلا ہے

محمدؐ گمرہون کا رہنما ہے
محمدؐ شافع روزِ جزا ہے

محمدؐ دردِ عصیان کی دوا ہے
محمدؐ دافع رنج وبلا ہے

تعجب کیا جو اک عالم فدا ہے
شہ کونین پہ شیدا خدا ہے

خدائے دوجہان کے بعد ایدل
کہو جو کچہ محمدؐ کو بجا ہے

دکہادے روضہ محبوب عالم
خدا سے ہر گہڑی یہ التجا ہے

خبر لے اے مسیحائے زمانہ
کہ دم فرقت مین لب پر آرہا ہی

نہ بہٹکون گا کبہی راہِ خدا سے
محمدؐ سا مرا جب رہنما ہے

گناہون کی مجہے کیا فکر طالب
کہ حامی شافعِ روزِ جزا ہے

پوری کردے مری اللہ تمنا کوئی
لیچلے مجکو سوئے روضۂ مولا کوئی

ہی بہروسا مجہی اک آپ کا ای شافعِ حشر
حشر کے روز نہین اور سہارا کوئی

جیتے جی آپکے روضہ کو مین دیکہون جاکر
یا نبیؐ اور نہین دل مین تمنا کوئی

پہوٹے کر روئین بہت آبلۂ پا میرے ۔ دشت طیبہ مین جو دیکہین کہین کانٹا کوئی

ہے مجہے وحشت گیسوئے نبی اے مجنون ۔ اور ہرگز نہین سر مین مرے سودا کوئی

میری آنکہون سے گرے اشک جو ہجر شہ مین ۔ ہوگیا عرش کا تارا اور یکتا کوئی

جب سے طالب نے سنا ہے کہ ہو تم شافع حشر

اوسکے دل مین نہ رہا حشر کا کہٹکا کوئی ✢

ہے عجب محفل میلاد رسول عربی ۔ دیکہ اب محفل میلاد رسول عربی

چل ذرا دیکہ تو او معترض نعت رسول ۔ ہے عجب محفل میلاد رسول عربی

ہے مجہے فکر یہ ایدل کہ پہر اس غم کے بعد ۔ ہوگی کب محفل میلاد رسول عربی

جو محمد کے ہین عشاق وہ کرتے ہین ضرور ۔ روز و شب محفل میلاد رسول عربی

بزم جنت مین وہ جائیگا کہ جسکو شب و روز ۔ ہے طلب محفل میلاد رسول عربی

اللہ اللہ برستی ہے خدا کی رحمت ۔ دیکہو سب محفل میلاد رسول عربی

طالب افسوس یہی ہے مجکو کہ ہو جائیگی

ختم اب محفل میلاد رسول عربی

جمالِ مصطفےٰ پر شیفتہ ساری خدائی ہی
تعالی اللہ کیا اللہ نے صورت بنائی ہے

ذرا انصاف سی سوچو کہ کیا تقدیر پائی ہی
مجھی حاصل نبی کی آستان کی جبہ سائی ہی

ثنائی ابروی محبوب حق مینے سنائی ہے
نبی کی منکرون نے آج کیا تلوار کھائی ہی

ضرورت کیا کہ جاؤن مین گدا بنکر کسی در پہ
مری حاجت روا کی ہاتھہ جب حاجت روائی ہی

مرا منہ کیا کہ لب کہولون مری حدِ رسائی کیا
تری مداح ای ممدوحِ حق ساری خدائی ہے

مسیحائے دو عالم لیجئے آکر خبر میری
لبون پر آپکی فرقت مین میری جان آئی ہی

نظر مین کیا کہپی شکل ان حسینان فسونگر کی
کہ محبوب خدا کی صورت آنکھون مین سمائی ہی

تمھین پر ہی بھروسا بخشوانیکا قیامت مین
تمہاری ذات سی ہر اک کو امید رہائی ہے

ثنائے گوہرِ دندانِ شاہِ دوجہان کہکر
سر میدان محشر آبرو کیا مینے پائی ہی

کسی کے پاس کیون عقدہ کشائی کو لیجاؤن
مرے مشکلکشا کی ہاتھہ جب مشکلکشائی ہی

نہین ہی خواہش جاہ سکندر مجکو ای طالب
شہنشاہِ دو عالم کی مجھے حاصل گدائی ہی

رحمتِ حق پیشوائی کے لیے جانیکو ہے
حشر کا دن ہی شفیع عاصیان آنیکو ہے

آپ کا عاشق مدینہ اب کے سال آنیکو ہی
حالت ابتر سب اپنی آکر دکہلانیکو ہے

ہند سے شوقِ زیارت مجکو لیجانیکو ہی
روضہ پاک شہ لولاک دکہلانیکو ہے

ڈہلگیا انکا جبر کچہ لیجئے آکر مری +
کوئی دم مین جان ارا لیتاؤ دین جانیکو ہی

عاصیو کیون ایسی گہبرائے ہوئے ہو حشر مین
شافع محشر تو کوئی دم مین اب آنیکو ہے

راہ طیبہ مین نہ بہٹکین گے کہین ہم ای خضر
جذبۂ دل ساتہہ اپنے راہ دکہلانیکو ہی

یون شبِ معراج کہتے تہے ملک اک ایک سے
آج محبوبِ خدا ای دو جہان آنیکو ہے

کیجئے اپنی بہار وصل سے شاد اب آج
غنچۂ دل اب سمومِ غم سے مرجہانیکو ہی

منتظر ہے امتِ عاصی شفاعت کے لئے
روز محشر ہے شفیعِ عاصیان آنیکو ہے

اے خیالِ سرورِ عالم مجہے آباد کر
ایک مدت سے یہ خواہش دل کو ویرانیکو ہی

قافلہ والو لئے جاؤ اسے تم اپنے ساتہہ
جانب شاہ دو عالم دل مرا جانیکو ہے

کیون مرا شوقِ زیارت بڑہ گیا ہی آجکل
ہو نہو لطف شہ ابرار بلوانیکو ہے

کیجئے منظور آنا اور اجازت دیجئے
آپ کے دربار مین یہ بینوا آنیکو ہے

رحمتِ خالق کہے گی حشر مین یون برملا
اے گنہگارو شفیع عاصیان آنیکو ہے

عارض پر نور حضرت کی ہے یون اُلفت مجھے
شمع سے طالب محبت جیسی پروانکو ہے

صدق دل سے جو محمدؐ کے ثنا خوان ہونگے
پھر وہ کیا خوفِ قیامت سے ہراسان ہونگے

فرقتِ شاہ مین عشاق جو گریان ہونگے
گرتے ہی آنکھون سے آنسو دُرِ غلطان ہونگے

جو گلِ روی محمدؐ کے ثنا خوان ہونگے
اونکے اشعار بہارِ چمنستان ہونگے

حشر کے روز جو شافع شہِ ذیشان ہونگے
پُرزے پُرزے مرے سب دفترِ عصیان ہونگے

نزع کا گور کا محشر کا ہو کھٹکا کیونکر
ہر جگہ شاہِ رسُل اپنے نگہبان ہونگے

یہی کہدون گا کہ ہون مین تو ثنا خوانِ رسول
قبر مین مجھسے نکیرین جو پُرسان ہونگے

عشق حضرت مین مرے دل مین جو پڑتے ہین داغ
اک نہ اک دن وہ برنگِ گلِ خندان ہونگے

پھر ہوئی وحشتِ گیسوی نبیؐ اے مجنون
بات کی بات مین ہم اور بیابان ہونگے

ہے اُمید آپ یہہ کہدینگے کہ جانے دو اسے
ٹوکنے والے جو فردوس کے رضوان ہونگے

خمِ گیسوی نبیؐ کی تو سُنادون کچھ مدح
سنبلِ تر مگر اولجھن سے پریشان ہونگے

چند شعر اور پڑھو طالب ابھی چپ نہ رہو
خوش بہت تمسے سرِ بزم سخندان ہونگے

اشک بیزان جو مری دیدۂ گریان ہونگے — آب آب ای شہِ دین گہرِ غلطان ہونگے

خواہشِ خلد نہ کچھ دل مین ہمارے ہوگی — ایک دیدار کے ہم حشر مین خواہان ہونگے

پرسشِ حشر سی کیا ہمکو ہو خوف ای واعظ — اپنی اُمت کی نبی شافعِ عصیان ہونگے

شوق سے آبلۂ پا مرے لینگے بوسے — دشتِ طیبہ مین اگر خار مغیلان ہونگے

مین بہی ہونگا وہین اے طالبِ مداحِ رسول
حشر کے روز جہان شہ کے ثنا خوان ہونگے

حبیبِ خاص اپنا حق نی احمدؐ کو بنایا ہی — رسولون مین بنایا تو سہی کیسا یہ پایا ہے

رہونگا تیرا ای شوقِ زیارت عمر بہر ممنون — شہ عالم کا روضہ تو ہی نی مجکو دکہایا ہی

بجا لا خالقِ کونین کا شکر ای دلِ نادان — کہ حق نے اپنا پیغمبر محمدؐ سا بنایا ہے

مجھی بہائینگی حورانِ جنان اب کیا قیامت مین — مری دل کو عروسِ حسنِ حضرت نے لبہایا ہی

سرِ میدانِ محشر تشنگی کا خوف کیونکر ہو — قسیم آبِ کوثر آپکو حق نے بنایا ہے

جنابِ خضر کا مین شکریہ کیونکر بجا لاؤن — مدینہ تو مجھے شوقِ زیارت نے دکہایا ہے

مشامِ جان معطر ہی ثنای گیسوی شہ سے — ملایک کہہ رہی ہین عطر ابہی کسنے لگایا ہی

شہ کون و مکان کا وصف جب ہمنے سنایا ہے	ہوا صل علی کا شور برپا بزم مولد مین

عرب تک کیون نہو شہرہ مری شیرین بیانی کا
لب حضرت کا طالب مدح خوان حق نے بنایا ہے

اب پہر کے ہندا دلِ شیدا نجا ئینگے	روضہ سے اوٹھکے آپ کہا اصلا نجا ئینگے
طیبہ اکیلے اے دلِ شیدا نجا ئینگے	لیجا ئینگے تجھے کبہی تنہا نجا ئینگے
عاصی جنان مین حشر کے دن کیا نجا ئینگے	کہتی ہے زاہدون کو شفاعت رسول کی
بولا پھڑک کے دل کہ ہم اچھا نجا ئینگے	مینے کہا نجا تو مدینے سے سوئے خلد
شہرِ مدینہ جا ئینگے ہم یا نجا ئینگے	کہدے خدا کیواسطے اتنا تو اے نصیب
باغِ جنان کو شوق سے اصلا نجا ئینگے	جو کوچۂ رسول مین رہتی ہین زاہدو
جا ئینگے آپ حضرت دل یا نجا ئینگے	جاتے ہین ہم تو جانب شہر شہِ اُمم
ہم لیکے اور کوئی سہارا نجا ئینگے	لیجا ئینگے نبی کا وسیلا برو ز حشر

جبتک تصورِ رخ حضرت نہو گا ساتھ
طالب جنان کو حشر مین تنہا نجا ئینگے

موٴمن ہے مقر جسے اقرار نبیؐ ہے — ہے کافر مطلق جسے انکار نبیؐ ہے

قبلہ تو مرا ابروئے خمدار نبیؐ ہے — قرآن مجھے روئے پر انوار نبیؐ ہے

حوروں کی نہ خواہش نہ جنت کی ہے چاہت — میرا دل مشتاق طلبگار نبیؐ ہے

کیوں دور زمانے سے نہ ہو کفر کی ظلمت — ہر چار طرف پرتو رخسار نبیؐ ہے

پیغمبر و جبریلؑ و ملک کرتے ہیں تسلیم — اللہ رے کس درجہ کا دربار نبیؐ ہے

پھندے میں حسینان فسونگر کے پھنسے کیا — دل میرا ازل ہی سے گرفتار نبیؐ ہے

ہاں اسلیے صحت کی نہیں اوسکو تمنا — اچھے سے وہ اچھا ہے جو بیمار نبیؐ ہے

وہ دن بھی کہیں ہو کہ جبیں آکے میں رگڑوں — یہ شوق مجھے اے درو دیوار نبیؐ ہے

کیا خواہش جنت مجھے ہو حضرت زاہد — جب سامنے میرے گل رخسار نبیؐ ہے

اے حضرت عیسیٰ کبھی اچھا یہ نہ ہوگا — میرا دل بیمار تو بیمار نبیؐ ہے

پلکوں سے میسر مجھے جاروب کشی ہو — حسرت یہی آ قبر پر انوار نبیؐ ہے

کسطرح نہ ہو بلبل دل زمزمہ پرداز — ہر پھول میں بوئے گل رخسار نبیؐ ہے

غمخانۂ عالم میں وہ آزاد رہیگا — اے حضرت طالب جو گرفتار نبیؐ ہے

چشم شہ کی مری لب پر جو ثنا آتی ہے
حور عین کہتی ہوئی صلِ علیٰ آتی ہے

لائق خلعتِ لولاک ہین آپ یحضرت
آپکو ٹہیک ہمالت کی قبا آتی ہے

لفظ کہتے ہین درود اور قلم صلِ علیٰ
میری تحریر مین جب شہ کی ثنا آتی ہے

مُنہ دکھاؤن تمہین کسطرح کہ ہون مین عاصی
شرم تمسے مجہے اے شاہِ ہُدا آتی ہے

آج جاتا ہون مقر شہِ والا کی طرف
کیا مرے ساتہہ تو اے بادِ صبا آتی ہے

جانکر کُشتہ ہجر رُخِ محبوب خدا
قبر پر رحمت حق پہُول چڑہا جاتی ہے

اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے محشر مین
ہان الہی رحمتِ شاہِ دوسرا آتی ہے

بخشوا لو ہمین اے شافع روزِ محشر
شرم عصیان سے مجہے روز جزا آتی ہے

طالب خستہ تو جاتا ہے ترے ساتہہ مگر
راہ طیبہ تجہے اے بادِ صبا آتی ہے

دکھلایا نتیجہ یہ محمد کی ولا نے
محشر مین مجہے بخشدیا میرے خدا نے

جب عزم شفاعت کا کیا شاہِ ہدا نے
ہمراہ چلی رحمتِ خالق بہی جہوڑا اسنے

اے عاصیو محشر سے چلو جانب جنت
بخشا لیا اللہ سے شاہ دوسرا نے

رخسار محمدؐ کی جو حسن لین کہین تعریف
پہر گل نہ سنین مرغ خوش الحان کے ترانے

صد شکر کہ میرے دل شیدا کو لبہایا
محبوب خدا و شہ دو عالم کی ادا نے

اک روز تو دیکہہ گا گلستان مدینہ
مژدہ یہ سنایا ہی مجہے باد صبا نے

خود بخشش خالق یہہ کہیگی سر محشر
لو بخشدیا امت حضرت کو خدا نے

مسکن مرا کیونکر نہو صحراے مدینہ
دیوانہ کیا گیسوی محبوب خدا نے

جس راہ سے مین کعبہ مقصود کو پہونچون ؛
وہ راہ دکہائی ہی مرے راہنما نے

اللہ رے کیا کفر کی ظلمت کو کیا دور
اوس شمع شبستان رسالت کی ضیا نے

ہر اک سے فضائل مین مراتب مین ہے برتر
کیا رتبہ دیا سرور عالم کو خدا نے

اللہ کو منظور محمد کو ہی منظور
وہ کام کئے بعد نبی کے خلفا رض نے

معراج مین رکہا جو قدم عرش برین پر
قوسین کی نعلین دی ہین حضرت کو خدا نے

کیا پوچہتے ہو ہمو طنو باعث تاخیر
آنے نہ دیا روضہ حضرت کی فضا نے

ای عاصیو گہبرائے ہو کیون تم سر محشر
حضرت کی شفاعت ابہی آتی ہی چہوڑانے

کس شوق سے کس ذوق سے دیکہا شب معراج
خالق کو محمدؐ نے محمدؐ کو خدا نے

راہی ہو سوئے روضۂ سردار دو عالم
طالب ترے اچھے نہیں ہر روز بہانے

صدق دل سے ہو گیا ہوں مدح خوان مصطفےٰ
بھا گئی ہے میرے دل کو داستان مصطفےٰ

ہے بڑی ہر ایک پیغمبر سے شان مصطفےٰ
دیکھنا اے عرش تو اوج مکان مصطفےٰ

عاشقان شاہ دین صل علی کہنے لگے
بزم میں جسدم پڑھا میں نے بیان مصطفےٰ

آب حیوان کبھی بڑھکر ہے خضر سمجھو اوسے
مجکو ملجائے اگر آب دہان مصطفےٰ

وجد میں آئے شہ عالم کے عاشق بزم میں
کیسی دلکش پڑھ سنائی داستان مصطفےٰ

خلقت آدم کا بھی کچھ نام تک ہرگز نہ تہا
جسگھڑی پیدا ہوا نام و نشان مصطفےٰ

کم نہیں یہہ مرتبہ طالب ہمارے واسطے
لوگ کہتے ہیں ہمیں اب مدح خوان مصطفےٰ

رہتا ہوں میں تو روضۂ حضرت کے سامنے
کسطرح جاؤں میں در جنت کے سامنے

گو مہر و ماہ حسن میں یکتا ہیں ای فلک
کیا منہ جو آئیں آپکی صورت کے سامنے

کہتا ہے لطف سرور عالم یہ عاصیو
کچھ بھی نہیں گناہ شفاعت کے سامنے

پوچھی نہ کوئی بات فرشتون نے قبر مین
مداحِ شاہ جانکے رضوان نہ ٹوکے گا
شرمندہ ہونگے منکر نعتِ شہ اُمم

جسوقت آئے عاشق حضرت کے سامنے
جاؤن گا جسگھڑی در جنت کے سامنے
محشر مین جب وہ جائینگے حضرت کے سامنے

طالب سناؤن گا مین حضوری مین یہ غزل
جاؤن گا جبکہ روضۂ حضرت کے سامنے

ہوئے پیدا مرے نبی پہلے
یا الٰہی جب آئے مجکو اجل
دیکھہ لینا یہ باغ جنت مین
نعت حضرت تو سُن پہر اے منکر
کیا عصا مین نعت ہاتھہ آئین
اُمتِ شاہ کا یہ رُتبہ ہے

ان سے ہرگز نہ تہا کوئی پہلے
دیکھہ لون صورتِ نبی پہلے
جائیگی اُمت آپ کی پہلے
دل مین رکھہ اُلفتِ نبی پہلے
جب نہ اُلفت ہو شاہ کی پہلے
حشر مین ہوگی جنتی پہلے

شاہِ عالم کو حشر مین طالب
پڑھہ سُنانا غزل یہی پہلے

مدحت سرور کونین کا فن اچھا ہے
جس مین تعریف نبی ہو وہ سخن اچھا ہے

صاف کہدی مجھے اچھی ہے بہار طیبہ
یا ترا مرغ خوش الحان یہ چمن اچھا ہے

گیسوے سرور عالم سے اسے کیا نسبت
کسکا منہ ہے جو کہے مشک ختن اچھا ہے

آب حیوان کی نہین کچہ بہی حقیقت اے خضر
شہ دین کا بخدا آب دہن اچھا ہے

گل رخسار محمد کی ہے اچھی تعریف
یا یہ نغمہ ترا اے مرغ چمن اچھا ہے

خود یہ حوران گلستان جنان کہتی ہین
گلشن خلد سے طیبہ کا چمن اچھا ہے

نعت حضرت جو سناتا ہون مین پڑہکر طالب
کہتے ہین سب کہ یہ انداز سخن اچھا ہے ❊

ہے خون جدائی مین یہ دل اور جگر بہی
کچہ آپ کو ہے اندیشہ دین میری خبر بہی

گریان غم حضرت مین جو ہے آنکہین ہماری
ہو جائین وہین شرم سے آب گہر بہی

اک وہ ہین کہ طیبہ مین بسر کرتے ہین ہر دم
اک مین کہ مدینے نہوا میرا گذر بہی ❊

اس روضۂ منور کی زیارت مجھے ہو جائے
اے طالع بیدار دکہا دے وہ سحر بہی

میدان قیامت مین جو ہو پرسش اعمال
لینا شہ کونین وہان میری خبر بہی

دامانِ محمدؐ جو مرے ہاتھ مین آجائے
پھر دل مین مرے حشر کا ہو خوف و خطر بہی

کیسی غزل نعت پڑھی آپ نے طالب
خوش ہین سر بزم اہل سخن اہل ہنر بہی

حساب حشر کی ایدل تجہکو کیون اتنی وحشت ہے
وہی ہو دوست خالق کا جسے شہ سے محبت ہو

محمدؐ سا نبی جب شافع روز قیامت ہو
وہی دشمن خدا کا جسکو حضرت سے عداوت ہو

سر محشر یہہ کہتی پہرتی حضرت کی شفاعت ہو
مبارک آپکو خلد برین ایحضرت زاہد

نہین ہو خوف اونکو جو شہ عالم کی اُمت ہو
مری آنکہون مین گلزار مدینہ باغ جنت ہو

خدارا لیچلو سوئے مدینہ رہنما بنکر
محمدؐ کا تو یہہ رتبہ ہوا اور اُمت کا وہ رتبہ

بڑی مدت سے مجکو ای خضر شوق زیارت ہو
وہ ہو فخر رسل فخر اُمم حضرت کی اُمت ہو

مقدر اپنا لیجائے اگر مجکو تو اے طالب
یہہ تجکو صاف کہدون گا مدینہ مجکو جنت ہے

دل ہو وہی جسے ہو محبت رسول کی
آنکہین وہی ہین جن مین ہے صورت رسول کی

کبتک ستائیگی مجہے فرقت رسول کی
یارب دکہا دے خواب مین صورت رسول کی

فرمادیا خدا نے اطیعوا الرسول جب — کیون فرض ہو نہ ہم پر اطاعت رسول کی

حورون کی چاہ دل مین نہ باقی رہی کبھی — دیکھون جو خواب مین کہین صورت رسول کی

ہرگز کرو نہ خوف گناہون کا عاصیو — کافی ہے روز حشر شفاعت رسول کی

اپنے گدا کو دم مین توانگر بنا دیا — قربان جاؤن تیرے سخاوت رسول کی

پوچھین گے مجھسے جبکہ نکیرین قبر مین
طالب سناؤن گا اونہین مدحت رسول کی

اپنا جمال خواب مین حضرت دکھا چکے — ایدل ہم آج دولت کونین پا چکے

تاریکی مزار کا کھٹکا نہین ہمین — داغ فراق سید کونین کھا چکے

نایاب ہے دوا مرض ہجر شاہ کی — ہم حال ہر طبیب کو ایدل سنا چکے

منحوس شاعری کو جو کہتے ہین جھوٹ ہے — ہم نعت پاک مین کئی بار آزما چکے

کیون باغ خار خار نہ آئین نظر مجھے — رویا مین آپ چہرۂ اقدس دکھا چکے

حورون کا وہ نہوگا طلبگار زاہدو — جسکو جمال اپنا شہ دین دکھا چکے

روئیگا حشر تک کوئی طالب اسقدر — جتنا فراق شہ مین ہم آنسو بہا چکے

پڑھو سنانا نعت سرور کوئی ہمسے سیکھ جائے
مدح خوانی پیمبر کوئی ہمسے سیکھ جائے

گلشن مدح گل روئے رسول اللہ مین
وصف کہنا ای گل تر کوئی ہمسے سیکھ جائے

راستہ طیبہ کا ہمسے پوچھتے ہین خضر آج
رہبری کا ڈہب مقرر کوئی ہمسے سیکھ جائے

ہجر حضرت مین ہلا دیتے ہین نالون سے فلک
یون اوٹہانا شور محشر کوئی ہمسے سیکھ جائے

قامت حضرت سے تجکو کچہ بہی نسبت ہی نہین
راست کہنا ای صنوبر کوئی ہمسے سیکھ جائے

سنتے ہی مرغ خوش الحان ہوگئے ہین دم بخود
نعت گوئی ای گل تر کوئی ہمسے سیکھ جائے

شاعری مین طالب اپنی دہوم اک عالم مین ہے
لطف نعت پاک سرور کوئی ہمسے سیکھ جائے

ہم جبکہ سوئے روضۂ خیر الوریٰ چلے
باد صبا سے بہی قدم اپنے بڑہا چلے

اے خضر تجہے گا مجہے مطلع ضرور
جب سوئے روضۂ شہ دین قافلا چلے

کیون بہول جاؤن راہ مدینہ کی حد مو
جب ساتھ خضر شوق شہ دوسرا چلے

پیچہے ہی رہگئی رہ طیبہ مین منزلون
کیا ڑہکے تجسے میرے قدم ای صبا چلے

روز ازل سے پیرو شاہ ہدا ہین ہم
جاتے ہین ہم ادہر کو جدہر مصطفیٰ چلے

لیجائیگا مدینہ مرا جذبِ دل مجھے	کیا فائدہ جو ساتھ مری رہنما چلے

طالب وہ باغِ خلد مین جائیگا بیگمان
حضرت کے راستہ مین جو سیدھا چلا چلے

ورمِ تحریر جو دل شہ کی ثنا کہتا ہے	شوق سے اپنا قلم صلّ علیٰ کہتا ہے
ڈھونڈھتا ہے دلِ شیدا کوئی موقع ہردم	سُنیئے اسکی شہ دین عرض کہ کیا کہتا ہے
نہین اڑتا مرے مضمون سے کسی کا مضمون	دل مرا مدحِ نبی سب سے جدا کہتا ہے
شوقِ دل کا جو تقاضا ہے کہ طیبہ کو چلو	کیا ہی بہتر یہ مرا راہنما کہتا ہے
مدح خوانِ شہ لولاک ملا ہون دل سے	غم نہین اسکا کوئی مجکو برا کہتا ہے
صلۂ نعت مین جنت تجھے ملجائیگی	تو جو اے دل شہ عالم کی ثنا کہتا ہے

سُنکے طالب کی غزل بزم مین سب نے یہ کہا
کیا ہی نعتِ شہ عالم بخدا کہتا ہے

آپ یاد آئے نبی جب ہو گئے	پورے میرے دل کے مطلب ہو گئے
خوش نہ کیون ہون اے گنہگارو ہمین	شافعِ محشر نبی جب ہو گئے

آسمانِ دینِ اسلام آپ ہین — اور سب اصحاب کوکب ہو گئے +

آسیئے امداد کو بہرِ خدا — میرے دشمن یا نبیؐ سب ہو گئے

ہین وہ سرگرمِ شفاعت عاصیو — غافل اُمت سی نبیؐ کب ہو گئے

جامِ کوثر ہو عطا حضرت مجھے — تشنگی سے خشک یہ لب ہو گئے

بخش دے خالق نہ کیون طالب کے جرم
آپ شافع یا نبیؐ جب ہو گئے +

دکھا روئے شاہِ ہدا یا الٰہی — مرا غنچۂ دل کھلا یا الٰہی

رخ و زلف حضرت دکھا یا الٰہی — نظر آئین صبح و مسا یا الٰہی

نہین پرسشِ حشر کا خوف دل مین — نبیؐ کو جو شافع سُنا یا الٰہی

مجھے مدتون سی ہی شوقِ زیارت — محمدؐ کا روضہ دکھا یا الٰہی

کیا مجکو حضرت کی اُمت مین پیدا — بڑا ہے یہ احسان ترا یا الٰہی

مجھے خواب مین ہو زیارت نبیؐ کی — الٰہی ہی مری التجا یا الٰہی +

کہا مین مشکِ ختن زلفِ شہ کو — یہ بیشک ہی میری خطا یا الٰہی

یہان سی مدینہ ہوئے سب وانہ | مین اک ہند مین رہگیا یا الٰہی

چلا جائے سیدھا مدینہ کو طالب
دکھا اسکو وہ راستا یا الٰہی

جسکے دل مین مری حضرت کی محبت ہو گی | اوس پہ اللہ کی ہر وقت عنایت ہو گی
کب مددگار الٰہی مری قسمت ہو گی | روضۂ پاک کی کسوقت زیارت ہو گی
بخشدے گا ہمین اللہ قیامت مین ضرور | حشر کے دن جو پیمبر کی شفاعت ہو گی
کوئی ہو گا نہ مددگار ہمارا اے دل | بخشوا دینگے نبی جبکہ قیامت ہو گی
بعد مُردن نہ رہیگی مجھے کچھ خواہش خلد | زیر دیوار نبی میری جو تربت ہو گی +
آئیگی رحمتِ خالق پئے امداد رسولؐ | عرصۂ حشر مین جسوقت شفاعت ہو گی

نار دوزخ مین جلیگا وہ قیامت کے دن
جسکو طالب مرے حضرت سے عداوت ہو گی

اوس سرورِ عالم کی ثنا اور ہی کچھ ہے | اور اوسکی حقیقت بخدا اور ہی کچھ ہے
بلبل ترے گلشن کی ہوا اور ہی کچھ ہے | گلزار مدینہ کی فضا اور ہی کچھ ہے

حورون کی نہ چاہت ہے نہ جنت کی ہی خواہش
محبوب خدا میری دعا اور ہی کچھ ہے

اس مہر منور مین چمک سے یہ کہا پیدا
رخسار محمد کی ضیا اور ہی کچھ ہے

ہر چند یہ چاہون کہ جاؤن سوئے طیبہ
مین کیا کرون منظور خدا اور ہی کچھ ہے

گو حسن مین سب مثل ہو حضرت یوسف
حسنِ شہ عالم بخدا اور ہی کچھ ہے

مین عشق محمد کا ہون بیمار طبیبو
اس درد کی واللہ دوا اور ہی کچھ ہے

لکھتا ہون مین جب نعت تو شانِ شہ لولاک
کہتی ہے مری مدح و ثنا اور ہی کچھ ہے

معراج سے ہوتی ہے عیان آپکی رفعت
رتبہ شہ دین کا بخدا اور ہی کچھ ہے

او منکرِ نعتِ نبوی تجھکو خبر کیا
تعریف محمد مین مزا اور ہی کچھ ہے

سنکر غزلِ نعت یہ کہتے ہین سخنور
طالب کی طبیعت بخدا اور ہی کچھ ہے

حشر مین کی ہے محمد نے شفاعت کیسی
اپنی امت سے مرے شہ کو ہے شفقت کیسی

شوق رہبر ہے چلا جاؤن گا طیبہ کی طرف
بخدا رہبریِ خضر کی حاجت کیسی

طالع بد نے نہ جانے دیا طیبہ کی طرف
ہائے برگشتہ ہوئی ہے مری قسمت کیسی

آپ تھے یا تھی وہاں ذاتِ خدا ہو دو جہاں
شہ کو حاصل ہوئی معراج میں خلوت کیسی

شہ کی اُمت میں کیا مجکو خدا نے طالب
تھی ازل سے مری اللہ رے قسمت کیسی

عرصۂ محشر میں کیا ہم زاہد و گھبرائینگے
شافعِ عصیاں ہمیں سوے جناں لیجائینگے

آپ کے شوقِ زیارت میں تڑپتا ہے یہ دل
خواب میں دیدار اپنا آپ کب دکھلائینگے

کہولئے بندِ نقاب اے شاہ دیں بہر خدا
آپ کبتک اک نظر کیواسطے ترسائینگے

میری دلمیں ہے وہ تاباں داغِ عشقِ مصطفےٰ
مہر و مہ بھی دیکھکر اسے آسماں شرمائینگے

حشر میں اوتنی ہی راحت پائینگے عشاق سب
عشقِ احمدؐ میں جہاں تک جیتے جی غم کہائینگے

خواب میں ہی آپکا رُخ دیکھہ لینگے ہم اگر
دولتِ کونین اے شاہِ ہدا پا جائینگے

آپ کی فرقت میں طالب ہے نہایت بیقرار
آپ کب اسکو حضوری میں طلب فرمائینگے

میرے دل میں رہا ہے شاہ محبت تیری
پتلیاں بن کے رہی آنکھوں میں صورت تیری

دل وہ ہے اے شہ دیں جس میں ہے اُلفت تیری
چشم پرنور وہ ہے جس میں ہے صورت تیری

فرقت شاہ مین اے دل ہی یہ حالت تیری
مجھسے دیکھی نہین جاتی ہی مصیبت تیری

میرے اعمال تو اچھے نہین کچھ اے شہ دین
خلد مین کھینچے لئے جاتی ہی رحمت تیری

خوف کیا پرسشِ محشر سے تری اُمت کو
عرصۂ حشر مین کافی ہی شفاعت تیری

خواہشِ خلد برین کچھ بھی نہین اس دل مین
ہے تمنا مجھے اے روضۂ حضرت تیری

شکل قمری ہون ہوا خواہ ترا اے مولا
خواب مین دیکھی ہی جبسے ورسی قامت تیری

جانتا ہے ترے رتبے کو خداوند جہان
مین ہون کیا مجکو ہو معلوم حقیقت تیری

میرے حضرت کا لقب جب ہے شفیعِ عصیان
فکر کیا ہو مجھے اے روزِ قیامت تیری

پرزے پرزے مرے سب نامۂ عصیان ہونگے
عرصۂ حشر مین ہوگی جو شفاعت تیری

مین یہ سمجھون کہ مرا طالع خفتہ جاگا
دیکھ لون خواب مین اے شاہ جو صورت تیری

کھینچ کر خلد مین لیجاؤنگی ہر عاصی کو
کہہ رہی ہی سر محشر یہہ شفاعت تیری

روضۂ سرور کونین کا ہون وارفتہ
مجکو خواہش نہین اے گلشن جنت تیری

مجھسے کونین بھی چھوٹین تو نہو کچھ پروا
دل سے اے شاہ نچھوٹے مگر الفت تیری

راہ اسلام سے گمراہ نہونگا مین کبھی
کارگر ہوگئی اسطرح ہدایت تیری

تو ثنا خوانِ رسولِ عربی ہے طالب
ہند سے تا بہ عرب کیون ہو نہ شہرت تیری

قصیدۂ نعتیہ

ازل کے روز سی میرا وہ برگشتہ مقدر ہی
نہین آرام اک ساعت بہ رنگِ چرخِ چکر ہے

حبابِ آسا ہی کیفیت میری اس بحرِ ہستی مین
مجھے بادِ نفس کی آمد و شد سی بھی اک ڈر ہے

مقدر بھی مرا خود بن گیا ہی آجکل دشمن
عدوئے عیش میرا کیا ہی چرخِ ستمگر ہے

کھلا ہرگز نہ میرا غنچۂ دل موسمِ گل مین
مری دلبستگی پر خندہ زن ہر گل مقرر ہی

بھٹکتا پھرتا ہون شام و سحر صحرائے وحشت مین
نہ کوئی میرا ساتھی ہی نہ کوئی میرا رہبر ہے

پتا ملتا نہین ہرگز کہین مطلوب کا میرے
مقرر میری سعی و جستجو کا شور گھر گھر ہے

دلِ وحشی پھنسا رہتا ہی زنجیرِ تعلق مین
نہین غمخانۂ عالم مین سیہ آزاد دم بھر ہی

دکھا دیتا ہی مجکو جذبۂ دل راہ صحرا کی
یہ مجھ شوریدہ سر کا عالمِ وحشت مین ہمسر ہی

تعلق مجکو جب سی ہو گیا ہی زلفِ جانان سی
مجھے ہر دم پریشانی برنگِ سنبلِ تر ہے

مین وہ ایذا پسند اب ہو گیا ہون بزمِ عالم مین
نشاط و عیش سی مجکو کہین آزار بہتر ہے

یہانتک آگ بھڑکائی ہی اس داغ سویدا نے
خدا جانے مری پہلو مین دل ہی یا سمندر ہے

خرابات زمانہ مین یہانتک مست الفت ہون
نہین مجکو خبر کس کا ہون شیدا کون دلبر ہی

مین کیونکر چین سے سوتا کسی شب ایک ساعت بہی
بجاے فرش مدت سے مجہی کانٹون کا بستر ہی

مری محفل وہ بے سامان ہی اس دور زمانہ مین
نہ ساقی ہی نہ صہبا ہی نہ شیشہ ہی نہ ساغر ہی

مرا کاسہ گدائی کا ہی جام جم سے بھی بہتر
کسے بزم جہان مین خواہش جاہ سکندر ہی

مرے رونے سے کیون برپا ہو طوفان عالم مین
کہ رشک ابر نیسانی مرا ہر دیدہ تر ہے

جلایا ہی یہانتک گرمی سوز محبت نے
کباب آسا مرا دل ہی جگر مانند اخگر ہے

رہون کیونکر نہ مین غم دوست اس محبت مین
کہ دل میرا غم و رنج و الم کا آج خوگر ہے

ہوئے روشن نئے اتبک داغ دل داغ جگر میرے
عبث سمجہا تہا مین یہ ماہ وہ مہر منور ہے

مرے اپنے پرائے بیکسی مین کچہ نہ کام آئے
نہ کوئی میرا مونس ہی نہ کوئی میرا یاور ہے

شکایت کر رہا ہون مین تو اپنے طالع بد کی
قسم ہی کچہ نہ مجکو شکوہ چرخ ستمگر ہے

سنائی ہی جو مینے آج اپنے غم کی کیفیت
حقیقت مین یہ سب افسانہ ہجر پیمبر ہے

پیمبر وہ محمد نام ہے جسکا دو عالم مین
پناہ امت عاصی شفیع روز محشر ہے

سنو دل سی سناتا ہون میں اب وہ مطلع رنگین
کہ ہر ہر لفظ جس کا بیگمان شک گل تر ہی

مطلع ثانی

تعالی اللہ روح افزا عجب نعت پیمبر ہی
برنگ عنبر سارا مشام جان معطر ہے

نہو کیون مجکو ناز اید ل کہ میرا وہ پیمبر ہی
جو اقلیم رسالت کا شہ بازینت وفر ہے

بدولت اوسکی بیڑا پار ہوجائیگا امت کا
خدا کی عام رحمت کا اوسیکی ذات مظہر ہے

کئی دونون جہان پیدا خدا نی واسطے اوسکی
اوسیکا رتبہ تولولاک سی کالشمس اظہر ہے

ہراک اعلی سی اعلی ہی ہراک افضل سی ہی افضل
ہراک اچھی سی اچھا ہی ہراک بہتر سی بہتر ہے

ہراک کامل سی اکمل ہی ہراک بالا سی ہے بالا
ہراک اونچی سی اونچا ہی ہراک برتر سی برتر ہی

وہی ہراک کا مولا ہی وہی ہراک کا ہی آقا
وہی ہراک کا والی ہی وہی ہراک کا سرور ہی

ازل کی روز سی ٹھہرا ہی وہ اللہ کا پیارا
وہی ممتاز خالق ہی وہی مختار داور ہے

اوسی نی دور کی ہی کفر کی ظلمت زمانے سی
وہی چرخ نبوت کا مقرر مہر انور ہے

وہی محبوب ہے حق کا وہی مطلوب ہی رب کا
وہی اللہ کا شاہد ہی اک عالم کا دلبر ہے

بشر کا رہنما ہی قدسیون کا مقتدا ہی وہ
امام انبیا ہی پیشوائے ہر پیمبر ہے

ہوی ملکِ رسالت مین ہزارون انبیا لیکن
فضائل مین کوئی پیغمبر اوسکی کب برابر ہے

خدا نے لامکان تک اوسکو بلوایا شب اسریٰ
مقرر زینۂ معراج اوسکا چرخ اخضر ہے

پلائیگا وہ اک اک تشنہ لب کو جام بھر بھر کر
کہ میدانِ قیامت مین وہی ساقی کوثر ہے

خدا سے بخشوائے گا وہی ہر ایک عاصی کو
لقب اوسکا دو عالم مین شفیع روز محشر ہے

گنہگارون کو کیونکر خوف ہو روزِ قیامت کا
ہر اک عاصی کا محشر مین تو وہ شافع مقرر ہے

نہین ہے پرسش روزِ جزا کا کچھ ذرا کھٹکا
کہ محبوب خدا اپنا شفیع روز محشر ہے

کیا ہی مجکو پیدا ایسے پیغمبر کی اُمت مین
یہی مجپر بڑا احسان ذاتِ ربِ اکبر ہے

ثنا خوانِ نبی ہون نعت کے اشعار کہتا ہون
مرا ہر وقت ہر دم مشغلا نعتِ پیمبر ہے

مرے دیوان کی ہر اک غزل ہے مدحِ پیغمبر
ہر اک شعر اوسکا بہر منکرانِ نعت خنجر ہے

پڑھی جاتی ہین ہر محفل مین میری نعتیہ غزلین
مری رنگین بیانی کا جہان مین شہرہ گھر گھر ہے

مرے اشعار مین کیونکر نہون مضمون پاکیزہ
کہ مجپر عام لطفِ حضرتِ شوقِ سخنور ہے

کرون کس منہ سے تیرا شکر ادا اے خالقِ عالم
کہ تیری ہی عنایت کا یہ جلوہ اب مقرر ہے

مجیبِ دعوتِ ہر بیکس و نادار ہے تو ہی
تیری درگاہ مین طالب کی عرض اے ربِ داور ہے

کہ جبتک قمریان ہین نغمہ سنج اس باغِ عالم مین
خیابانِ جہان مین جلوہ سرو و صنوبر ہے

ہو گردش مہر و مہ کو جبتک اس گردون گردان مین
برنگِ جام مے چاند مین جبتک چرخ اخضر ہے

ہے جبتک یہ نشاط و عیش کا عالم زمانے مین
خرابات جہان مین گردشِ مے و ساغر ہے

مرا دیوان مقبولِ شہِ انا فتحنا ہو
پڑھے وہ اسکو جو دلدادۂ نعتِ پیمبر ہے

مخمس بر غزل خود

حضرت نے پایا رتبۂ جاہ و جلال کیا
سُن سُنکے ہوتا ہے دلِ غمگین نہال کیا

شانِ نبیؐ کو پائے کسیکا خیال کیا
اللہ نے دیا ہے عروجِ کمال کیا

ہو چاند ہمسرِ رخِ احمدؐ مجال کیا

تشبیہ دون کسیکو محمدؐ سے کیا مجال
مین جانتا ہون بے ادبی ہوگی کمال

مومن ہون شانِ پاک کا کیونکر نہو خیال
کسطرح ان سے آپکے ناخن کو دون مثال

ہین اوسکے آگے ابرو و تیغ و ہلال کیا

کیا پوچھنے کو آتے ہین غمخوار صبح و شام
لو نہین رہیگا میرا یہ آزار صبح و شام

میرا تو اب علاج ہے بیکار صبح و شام | رہتا ہون ہجر شاہ مین بیمار صبح و شام

ہوا سے طبیب میری طبیعت بحال کیا

اک عشق ہو گیا ہے محمدؐ کی نعت سے | حاصل عجب مزا ہے محمدؐ کی نعت سے

تکیہ سبھی بڑا ہے محمدؐ کی نعت سے | سینہ بھرا ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے

مرقد مین کچھ کرین گے فرشتے سوال کیا

محبوب حق کا آکے تماشا ذرا تو دیکھ | تیری نظر مین آتا ہے کیا کیا ذرا تو دیکھ

نور نبیؐ کا جلوہ ہے کیسا ذرا تو دیکھ | حسن محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکھ

یوسفؑ کا اوسکے آگے ہے حسن و جمال کیا

نغمہ سرا ہون مین چمنستان نعت مین | کیونکر کھلین نہ گل مرے دیوان نعت مین

سرسبز کیون نہ ہون مین گلستان نعت مین | اے عندلیب دیکھ کہ ارمان نعت مین

ہون اندنون مین لطف نبیؐ سے نہال کیا

کہتا ہون اپنا حال خدا کے لیے سنو | کچھ نیک نیتی سے مجھے تم جواب دو

لاکھون گناہ مینے کیئے اس جہان مین گو | ہون منفعل مین اپنے معاصی سے زاہدو

افسوس ہوگا حشر کے دن میرا حال کیا

مثل خزان ہوا ہے مجھے موسم بہار
رو تا ہون عندلیب کے مانند زار زار

مین کیا کہون کہ حال ہی میرا سب آشکار
لالے کیطرح عشق نبی سے ہے داغدار

فصل بہار مین رہے دل کچہ بحال کیا

پیدا ہوئی تہے جسگہڑی شاہنشہ جہان
نوشیروان کا زلزلے مین آگیا مکان

مین کیا کہون کہ دہوم مچی تہی کہان کہان
اللہ رے ولادت ختم الرسل کی شان

بت ہوگئے تہے زیر قدم پائمال کیا

ہون مبتلا مین ہجر کے ایذا مین یارسول
رہتا ہون غم مین رنج مین دنیا مین یارسول

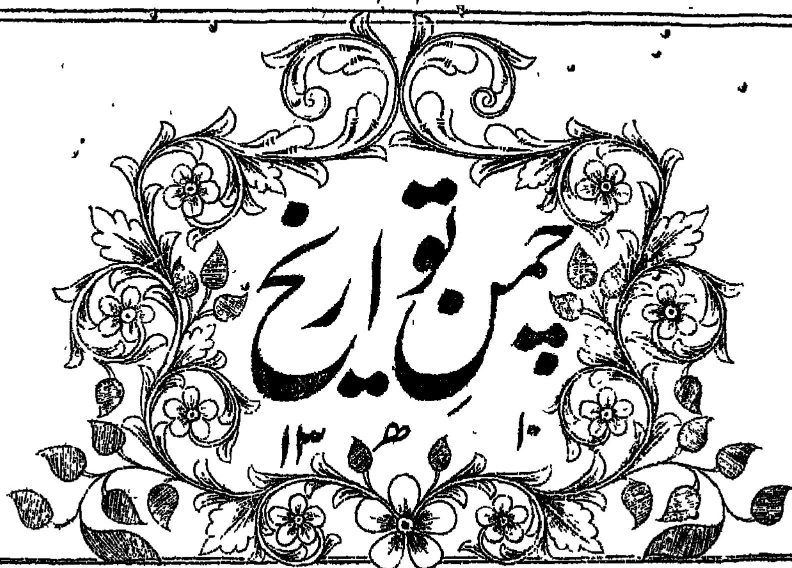
ہے آرزو یہی دل شیدا مین یارسول
دیکہون گا کب وہ رات کہ رویا مین یارسول

پوچہین یہ مجہسے آپ کہ ہی تیرا حال کیا

اک عرض آج ہی اوسے کر لیجئے قبول
بہر خدا کہین اوسی ہرگز نجائین بہول

رہتا ہی ہند مین بہت اب جان ملول
بلوایئے جو طیبہ مین طالب کو یارسول

کہیے تو ہے یہ آپ کے آگے محال کیا



قطعۂ تاریخ ولادت راقم الحروف عفی عنہ

مہِ ذی الحجہ و تاریخ ہفتم — مرا فرمود بیدار ربِّ مطلق

چونکہ اسم تاریخی نمودم — سروش غیب گفتا مظہر الحق
۱۲۸۴ ھ

قطعۂ تاریخ وفات حضرت والد ماجدم جناب عبداللہ بن عبدالشکور غفر اللہ لہ

چون جناب والدم کرد انتقال — بر دلِ من از الم اُفتادہ کوہ

خامۂ طالب قمر زد سال فوت — شد بہ فردوسِ برین فی انس ثروہ
۱۲۹۸ ھ

قطعۂ تاریخ شہادت حضرت مولانا مولوی زین العابدین

ساکن کوڑے واہن و سالارواہن ضلع ملتان

ہوئے مقتول زین العابدین ہو کر مین اعدا سے	نہین کچھ اسمین شک معلوم ہے سارے زمانے کو
وہ عالم تھے وہ فاضل تھے وہ عابد تھے محدث تھے	جگہ اون کے لیے کیونکر نہ گلزار جنان مین ہو
سروش غیب سے آئی ندا کے طالب غمگین	تاریخ اون کی تم کہدو چراغ اہل پنجاب آہ ۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ وصال مقبول بارگاہ یزدانی حضرت مولانا مولوی عبید اللہ چشتی ملتانی نور اللہ مرقدہٗ

رہبر عالم عبید اللہ اہل علم و فضل	جانب جنت روان گردید از این دار فنا
گفت طالب بہر تاریخ وصالش مصرعے	کامل راہ ہدا رفت از فنا سوئے بقا ۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ وفات محقق یگانہ علامۂ زمانہ جناب مولانا مولوی رحیم بخش ملتانی مرحوم

گئے بہشت کی جانب رحیم بخش افسوس	کہ جو ادیب زمانہ تھے دین کے عالم

کہو یہ مصرع سالِ وفات اے طالب	ہزار حیف ہوئے منتقل بہ بزمِ عالم ۱۳۰۵ھ

قطعۂ تاریخ وصال مشفقی و محبی جناب خیر محمد ملتانی مرحوم

جناب خیر محمد بوقت نصف نہار	پئے طہارت تن رفت سوئے نہر روان
قضا رسید و بلغزید پائے او افسوس	میان آب فرو رفت و شست دست از جان
ہزار حسرت و ہیہات و صد ہزار افسوس	نبود بر سر آن وقت غرق ہیچ انسان
بچار شنبہ و تاریخ پنجم شوال	روانہ گشت ز دار فنا بسوئے جنان
بگفت طالب غمگین برائے تاریخش	کہ ہائے مرد بنہر ولی محمد خان ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ بنائے مکان عالیشان جناب معلی القاب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

تعالی اللہ جناب شیخ راجو	بنا فرمود قصر راحت افزا
بگو طالب پئے تاریخ سالش	بنا شد این مکان فرحت افزا ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ تالیف کتاب مفردات رحیمی مولفہ زبدۃ الاطبا

عمدة الحکما حضرت استادی جناب حکیم رحیم بخش ملتانی دام مجدہٗ وعمّ فیضہ

باسلوب خوش و زیبا مرتب	چو شد این نامۂ حکمت مقالہ
پئے تاریخ ہجری گفت طالب	شدہ تالیف این عمدہ رسالہ ۱۳۰۶ھ

ایضاً

خوب تالیف یہ کتاب ہوئی	جو پسند دل اطبا ہے
عیسوی سال لکھدوے طالب	کہ کتابِ لغات زیبا ہے ۱۸۸۹ع

ایضاً

ہوئی ختم جسدم یہ نادر کتاب	تو حل ہو گئے طب کے سب مشکلات
پئے عیسوی سال دل نے کہا	لکھو بے بہا ہے کتاب لغات ۱۸۸۹ع

قطعۂ تاریخ ترمیم مسجد بوہر دروازہ ملتان

چو شد ترمیم این بیت الٰہی	بسعی مردمان نیک طینت

بگو شد مسجد اطہر مرمت ۱۳۰۶ھ	سروشم گفت طالب بہر تاریخ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ گریہ غلام مصنفۂ جناب غلام سکندر خان غلام مرثیہ گو ساکن شہر بھکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

کمالات حسین ابن علی الحق شدہ مطبوع	زتصنیف سکندر خان و رین مجموعۂ نادر
کہ حالات حسین ابن علی الحق شدہ مطبوع ۱۳۰۶ھ	رقم زد طالب مغموم سال انطباع آن

قطعہ تاریخ تالیف کتاب نقش سبحانی مولفہ مشفقی و محبی جناب منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی

چون جناب صابر شیرین سخن	این کتاب بے بدل تالیف کرد
گو کتاب خوب مقبول زمن ۱۳۰۶ھ	از پئے تاریخ طالب فکر چیست

قطعۂ تاریخ وفات وجہ سید پہلوان علی شاہ گردیزی ملتانی

چو بانوی جناب پہلوان شاہ
بجنت شد لعاشورِ محرم

فغان زد بلبلِ دل سال تاریخ
گلے گم گشت از این گلزارِ عالم
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ بنای چاہ جناب سید جہان شاہ گردیزی ملتانی

چو سید جہان شاہ بحرِ معانی
بنا کرد این چاہ شیرین بہ ارجان

اگر فکر داری پئے سال طالب
بکش آب از چشمۂ فیض یزدان
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ انتقال عم محترم من جناب غلام حسن مرحوم

حضرت عم من غلام حسن
راہ ملکِ عدم گرفت افسوس

مصرع سال زد رقم طالب
ز جہان مرد حق برفت افسوس
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ طبع مجموعۂ مرثیہ مصنفۂ جناب غلام سکندر خان صاحب غلام مرثیہ گو ساکن شہر بھکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

چھپا اب وہ مجموعۂ مرثیہ
کہ ہے جسمین احوال آلِ عبا

کہین ذکر اوصافِ حسینؑ پاک
کہین مدحتِ شاہِؑ خیبر کشا

کہین قید اہل حرم کا بیان
کہین قصۂ جنگ کرب و بلا

کہین ذکر بیداد شمر ہے
کہین ذکر ہے صبر شبیرؑ کا

لکھی مینے طالب یہ تاریخ طبع
چھپا آج مجموعۂ غم فزا

۱۳۰[illegible] ھ

قطعہ تاریخ بنای مکان عالیشان جناب سلطان مہراج رئیس اعظم جوہی کی مہراجان ضلع ملتان

شد بنا چون این مکان دلکش از سلطان مہراج
گفت ہر کس ہست بیشک فرح افزا و عجیب

از پئے تاریخ طالب خامۂ رنگین من
زور رقم شد این مکان تعمیر زیبا و عجیب

۱۳۰[illegible] ھ

قطعہ تاریخ طبع فرہنگ تحفۃ الاحرار مولانا جامی قدس سرہ السامی مؤلفۂ جناب منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی

چون زتالیفات صابر شاعر رنگین بیان
خوشنماؤ بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد

مصرع تاریخ طبعش خامۂ طالب نوشت
بے بہاؤ بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد
۱۳۰۷ھ

قطعۂ تاریخ تولد غلام محمد سلمہ فرزند دلبند مصنف عفی عنہ

عطا کیا تمہین طالب خدا نے فرزند آج
دعا یہ مانگو کہ عمر خضر ملے اوسکو

جو کوئی اوسکے تولد کا تم سے پوچھے سال
خدا نے چاند سا بیٹا عطا کیا کہدو
۱۳۰۸ھ

ایضاً

عطا فرمود فرزندم الٰہی
نکو طلعت نکو رو نیک سیما

بگفتم مصرع تاریخ طالب
نکو طالع ہمایون بخت بادا
۱۳۰۸ھ

مظہر الاسلام ۱۳۰۸ھ
محمد اظہر علی ۱۳۰۸ھ

تاریخ رحلت جناب فضل علی شاہ مرحوم خلف اکبر جناب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

رباعی

چون فضل علیشاہ گلِ باغِ صفا
از دارِ فنا رفت سوئے دارِ بقا
طالب پئے تاریخ وفاتش رضوان
گفتا کہ بخرامید بفردوس علا
۱۳۰۸ھ

قطعۂ تاریخ وفات جناب حکیم محمود خان دہلوی مرحوم

مر گیا محمود خان افسوس آج
تہا وہ حکمت مین مسیحائے زمان
طالب اوسکا سال تاریخِ وفات
لکہہ سوئے جنت گیا محمود خان
۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب محمد یار خان خلف اکبر جناب غلام قادر خان مرحوم رئیس اعظم ملتان

چون محمد یار خان نواب را
داد فرزندے خدائے انس و جان
نیک طلعت نیک طالع نیک رو
فرخ و فرخ قدم فرخ نشان
عمر او بادا فزون چون عمر خضر
تا ابد زندہ بماند در جہان

طالب از روی بشارت گفت سال | زاد فرزند محمد یار خان ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ انتقال جناب مولانا مولوی نور محمد امام جامع مسجد علی محمد خان چوک ملتان مرحوم و مغفور

جناب نور محمد یگانۂ عالم | چراغ راہ ہدا شمع بزم علم و یقین
ہوا وصال جو اون کا تو گوش طالب مین | کہا سروش نے ہے ہے بجھا چراغ دین ۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ وفات خواجہ محمد اکبر سوداگر ملتانی

حیف چون خواجہ محمد اکبر | اجلش آمد و در خاک نہفت
سال تاریخ رقم زد طالب | بزمین لحد آسودہ بخفت ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ وفات زوجۂ اولی مؤلف غفر اللہ لہما

کیا ہو گیا کیون رو رہی ہین سارے احبا | کیون کرتے ہین ماتم مری گھر اہل عزا آج
کل شام تک افسوس تہا کچھ اور ہی عالم | اے اہلیہ اے مونسہ کیا تمکو ہوا آج

حسرت ہی کہ تمکو نہ ملی بات کی مہلت
ہیہات تمہین یکبیک آئی یہ قضا آج

اوس حالت ہیضہ مین اگر دیکھتے تمکو
عیسے بہی یہ فرماتے کہ ہو وقت دعا آج

آنکہون مین پہرا کرتا ہے وہ نزع کا عالم
ہے یاد مجھے وہ دم آخر بخدا آج

اے طالب غمگین ہے یہ تاریخ کا مصرع

افسوس اوسے ہیضہ نے جدا مجھسے کیا آج
۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ تشریف آوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بہادر دام اقبالہ

کیون نہون چار طرف عیش و خوشی کے جلسے
شہر ملتان مین لفٹنٹ گورنر آج آے

دور ہو جائیگی تاریکی بیداد و ستم
برج انصاف کے خورشید منور آج آے

موجزن ہوگا ہر اک سمت کو دریائے کرم
بخشش و جود و سخاوت کے سمندر آج آے

درِ مقصود سے بہر دینگے ہر اک کا دامن
کہ یہان ابر گہر بار مقرر آج آے

پیشکش کر دو یہ تاریخ مسیحی طالب
کیا ہی رونق ہے کہ لفٹنٹ گورنر آج آے
۱۸۹۴ء

قطعہ تاریخ طیاری خیمہ عبدالخالق ملتانی

واہ کیا کہنا ہے کیا خوب ہی ماشاء اللہ
چشم انصاف سی دیکھو کہ ہے کیسا خیمہ

ایسے خیمہ کا بہلا کون سا لکہی مین وصف
ہی ہر اک وصف مین موصوف سراپا خیمہ

نظر بد کہین اسکو نہ آ ہی لگجائے
کہ نظر مین نظر آتا ہی یہ یکتا خیمہ

راجہ صاحب بخوشی کیون نہ کرین اسکو پسند
خوب سے خوب ہی اچھی سی ہی اچھا خیمہ

سال سنبت کا یہ ہی مصرع احسن طالب
خوب ہے اچھا ہی بہتر ہے یہ اچھا خیمہ
۱۹ ۵۰

قطعۂ تاریخ مثنوی ترانۂ عشق طبعزاد مشفقی و محبی جناب خواجہ پیر سلام مدراسی شاگرد حضرت شمشاد لکہنوی

کیا سلام نکتہ ورنے کہی یہ مثنوی
مانتے ہین جسکے ہر ہر شعر کو اہل کمال

طبع کی تاریخ اے طالب کوئی پوچھے اگر
چہپ گئی ہی مثنوی کیا خوب کہدو اوسکا سال
۱۰ ۱۳

قطعہ تاریخ وفات جناب محمد شاہ مرثیہ گو

ہاشمی تخلص خلف جناب شیخ مخدوم بہاول بخش قریشی رئیس اعظم ملتان صدر نشین خانقاہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی نور اللہ مرقدہٗ

محمد شہ نیک خو مر گئے ہائے
جگہہ اون کی فردوس مین یا خدا ہو

جو خواہش ہے تاریخ کی تمکو طالب
کہو آہ آئی قضا ہاشمی کو
۱۰ ۱۳ھ

تاریخ بنای چاہ مسجد کُپری پٹولیان واقع شہر ملتان

رُباعی

صد شکر کہ از فضلِ خداوند جہان
تو چاہ بنا گشت بہ شہر ملتان

طالب پئے تاریخ سروشِ غیبم
فرمود بگو چشمۂ فیض یزدان
۱۳ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخ ترتیب کلیات ہذا

ہوا فضل خدا سے جب مرتب
یہ میرا کلیاتِ نظم افکار

ندا دی ہاتفِ غیبی نے طالب
کہ ہے یہ کلیاتِ حسن گفتار
۱۳

تواریخ نتیجہ افکار گہربار شعرائے نامدار

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع خجستہ گہر جناب حکیم محمد عبدالحق صاحب اختر رئیس موضع حاجی پور علاقہ شمشیر نگر ضلع سلہٹ شاگرد حضرت شوق نیموی

الحمد للہ چھپا دیوان طالب — جو مقبولِ دلِ اہلِ نظر ہے

یہ لکھی خامۂ اختر نے تاریخ — کہ نظمِ طالبِ والا گہر ہے

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنورِ نامور جناب منشی غلام احمد صاحب اخگر متوطن امرتسر دام لطفہ

۲ بہار آمد بہ بستانِ سخن ہر سخن سنجان — ۳۰ — شدہ مطبوع دیوانِ جنابِ طالبِ ملتان

۹۰۰ ظہورِ با کمالش چون بمیدانِ سخن افتاد — ۴۰ — منور شد ز نورش دیدۂ عشاق و محزون

۹۰ سرورے ہمچنان از خواندنش در دل شود پیدا — ۴ — دماغ از عرش بالاتر شود مثلِ پیروان

۲ برای سالِ طبعش مادہ چون جستم اخگر — ۲ — بگفتا ہاتفِ غیبی کہ تاریخش موشح دان

سنہ ۱۳۱۰ھ

دیگر

چہپگیا طالب کا نیرنگ عجیب
خوش بیانی جس سے یکسر ہی عیان

کہتا ہے بیساختہ سر اک یہی
ہے نرالے ڈہنگ کا یہ بیگمان

سال سنبت لکہدیا آخگرنے یہ
دوستون کے واسطے ہی ارمغان
۴۹ ۱۹ سنبت

قطعہ تاریخ شاعر ذیشرف یادگار سلف جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکہنوی

ہوا روز نو طبع فضل خدا سے
کلام سخن سنج و یکتائے دوران

درم فکر تاریخ دل نے کہا یہ
لکہو بزم شمع سخندان ہی دیوان
۱۳۱۰

ولہ

طبع دیوان ہوا وہ طالب کا
جسکے طالب تہی شاعران زمن

فکر تاریخ تہی مجہے اشرف
کہا ہاتف نے لکہہ شگرف سخن
۱۳۱۰

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر سخنور شیرین کلام و خوش تقریر جناب

منشی محمد بشیر صاحب بشیر لکہا کوٹی شاگرد حضرت شوق نیموی

ہوا جبکہ طالب کا دیوان طبع	ہے ہر شعر جسکا دُرِ بے بہا
بشیر اسکی تاریخ مین نے کہی	کہ دلخواہ بیمثل دیوان چہپا

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ شاعر شیرین بیان و خوش تقریر جناب منشی امیر الدین صاحب تسطیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نیموی

ہوا فضلِ خدا سے جبکہ مطبوع	جنابِ طالبِ ملتان کا دیوان
لکہا تسطیر نے یون سال فصلی	چہپا بیمثل دیوان دُرافشان

۱۳۰۰ ف

تاریخ نتیجہ فکر سلیم ہمپایہ قدسی و کلیم حضرت استاذ الاستاذ جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکہنوی

زہے طالبِ ناظم خوش بیان	سخندان سخن فہم شیرین زبان
جنہین کہتے ہین جملہ دانائے دہر	بلاغت فصاحت مین یکتائے دہر
کیا جمع دیوان اک لاجواب	بیاضِ سحر کی طرح انتخاب
ہوا صاف تحقیق و صحت کے ساتہہ	چہپا حسنِ خط و کتابت کے ساتہہ

میرے دل کو تسلیم آیا خیال ۔۔۔ کروں نظم مصرع کوئی بہر سال
کہا میں نے آخر درم اختتام ۔۔۔ یہ دیوان چھپا ہے بتکلف تمام ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ شاعر بے نظیر جناب منشی معز الدین احمد صاحب
تفسیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نیموی

طالب نکتہ سنج کا دیوان ۔۔۔ کیا ہی عمدہ چھپا بفضل خدا
سال فصلی یہ لکھدو اسے تفسیر ۔۔۔ کیا ہی دیوان بے نظیر چھپا ۱۳۰۰ف

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور نکتہ پرور جناب منشی میگھہ برن سنگہ صاحب
جوہر غازیپوری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چون مرتب کلام خود فرمود ۔۔۔ طالب نکتہ سنج و ماہر فن
گفت تاریخ سال آن جوہر ۔۔۔ رونق انگیز و دلپسند سخن ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور شیرین گفتار جناب منشی سالگ رام
صاحب سالک رئیس گروار ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چون جناب طالب شیرین بیان ۔۔۔ رونق بزم سخن نازکخیال

کلیاتِ نظمِ خود ترتیب داد | شد پسندِ خاطرِ ہر ذی کمال
کلک سالکؔ سالِ طبعش زد رقم | کلیاتِ طالبِ نیکو خصال
۱۰ ۱۳۰۰ھ

ولہ

طالبِ رنگین بیان نازکخیال | شاعرِ شیرین سخن ہر دل عزیز
بہرِ پابوسِ عروسِ فکرِ او | دائماً حاضر فصاحت چون کنیز
کلیاتِ نظمِ خود چون جمع کرد | خواست سالکؔ عیسوی تاریخ نیز
از سرِ اخلاص کلکم زد رقم | ارمغانِ طالبِ صاحب تمیز
۹۳ ۱۸ع

قطعہ تاریخ شاعرِ شیرین کلام جناب سید خواجہ معین الدین چشتی معروف بخواجہ پیر متخلص سلامؔ مہتمم گلدستہ گلیانگ مدراسی شاگرد حضرت شمشادؔ لکھنوی

چھپا دیوان طالبؔ جب تو بولا اوٹھا خوشی سے دل | کہ ہر ہر شعر اسکا پھول ہے باغِ بلاغت کا
سلامؔ اب جستجو تمکو جو ہے تاریخ ہجری کی | لکھو دیوان طالبؔ کا گلستان ہے فصاحت کا
۱۰ ۱۳۰۰ھ

ولہ

چھپ گیا اب حدائقِ طالب
دفترِ مدحتِ پیمبر ہے
فکرِ تاریخ ہی سلام مجھے
ہاتفِ غیب نے صدا یہ دی

جسکے ہر شعر مین ہی نعتِ رسول
دونون عالم مین کیون نہو مقبول
ابرِ رحمت کا تہا فلک سے نزول

لکہو نسخہ بہشتِ مدحِ رسول ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ شاعرِ شیرین نوا صاحبِ فکرِ رسا جناب مولوی حسن مرتضیٰ صاحب شفق ساکن عماد پور ضلع گیا شاگرد جناب کوثر خیرآبادی وحضرت شوق نیموی

عجب دیوان طالب کے چھپے ہین
یہ ہے طبعِ رسا سے اوجِ مضمون
یہ ہے موجِ طبیعت کی روانی
لطافت ہے سخن مین لطف کرتا
مزا باتون کا ہے شعرون مین حاصل
شفق لکہا یہ ہین نے طبع کا سال

کہ طالب جنکا ہر پیر و جوان ہے
زمینِ شعر رشکِ آسمان ہے
کہ جدول صفحے پر آبِ روان ہے
عجب اردو کی پاکیزہ زبان ہے
مصنف بہی عجب طب اللسان ہے

کلامِ شاعرِ شیرین بیان ہے ۱۳۱۰ھ

ولہ

یہ شاگرد جو حضرتِ شوق کے ہین
خدابخش طالب سخن سنج ہین

کلام اونکے یہ نعتیہ عاشقانہ
چھپے دونون فضلِ الٰہی سے شامل

شفق مینے لکھی یہ تاریخ فصلی
مضامین طالب کا طالب ہے ہر دل

تاریخ طبعزاد افصح الفصحا ابلغ البلغا صاحب طبع وقاد و نقاد
حضرت استاذ الاستاذ جناب مولانا مولوی محمد
عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی دام فیضہ

قطعہ سال کلیات گلریز علم و معانی طالب ملتانی

ساز دادہ کلام عالی خود
چون خدابخش شاعر کامل

گفت شمشاد مصرعِ تاریخ
کلیاتِ نفیس و جوش فزاے دل

ولہ

چون مرتب کرد نظمِ لاجواب
شاعرِ نامی و یکتاے زمن

گفت شمشاد از پے تاریخ آن
کلیاتِ طالب شیوا سخن

قطعہ تاریخ علامۂ زمن محقق کامل الفن سخنور شیرین سخن حضرت استاذنا مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی مدظلہ

مرتب چو گردید این کلیات — فصاحت بیان و بلاغت نشان
رقم کرد مصراع تاریخ شوق — خہے کلیاتِ معانی بیان
۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ سخنور نازک خیال شاعر شیرین مقال نکتہ سنج خجستہ بنیاد جناب منشی سید محمد عبد الشکور صاحب عرشی ساکن قصبہ کراے ضلع عظیم آباد شاگرد حضرت شوق نیموی

طالبِ خوش بیان کا یہ دیوان — کیا ہی عمدہ چھپا بفضلِ خدا
خامۂ دُر فشانِ عرشی نے — لکھی تاریخ نظم بیش بہا
۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ شاعر فصیح البیان سخنور شیرین زبان سر آمد ارباب دانش و تمیز جناب سید شاہ عبد العزیز صاحب عزیز بہاری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چو شد مطبوع این دیوانِ طالب — چراغِ بزم گفتارِ دل افروز
عزیز از بہر سالِ انطباعش — بگفتم شمع اشعارِ دل افروز
۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر با مذاق سرآمد ارباب اخلاق جناب حکیم محمد جان صاحب فراق عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق نیموی

مرتب جب ہوا افضلِ خدا سے	کلامِ طالبِ عالی مراتب
فراق اوسکی لکھی مین نے تاریخ	کہ ہے یہ برگزیدہ نظمِ طالب ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سرامد ارباب ذوق جناب سید ابوالفتح محمد عمر صاحب فوق رئیس عظیم آباد شاگرد حضرت شوق نیموی

جب یہ دیوان حضرتِ طالب	چھپ گیا غیرتِ بہارِ چمن
فوق تاریخ میری بلبلِ فکر	بول اوٹھی گلشنِ نفیس سخن ۱۳۱۰ھ

قطعۂ تاریخ شاعر عالی تبار سخن سنج شیرین گفتار جناب منشی محمد عبد الاحد صاحب قدس تعلقہ دار پہرسا ٹار ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

مرتب جب ہوئے طالب کے دیوان	ہوئے وہ رشکِ گلشن طبع ہمثل

یہ کلکِ قدسی نے تاریخ لکھی	چھپے دیوانِ روشن طبع بیدل

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ سخنورِ جامع الفضائل جناب مولوی سیّد شاہ تفضل حسین صاحب کامل بہاری شاگرد حضرت شوق نیموی

طالب کے چھپے جو دونوں دیوان	پھڑکی روحِ نصیر و غالب
تاریخ یہ مین نے لکھی کامل	کیا سنجیدہ ہے نظمِ طالب

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ سخنورِ کامل جناب حکیم سیّد شاہ محفوظ الحق صاحب واصل عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق نیموی

جبکہ طالب کے یہ دونوں دیوان	چمکے عالم مین مثالِ خورشید
سنۂ طبع لکھا واصل نے	نظمِ طالب ہے بہارِ امید

۱۳۱۰ھ

قطعہ از زبدۂ اہل معارف جناب سیّد شاہ ناظر حسین صاحب واقف بہاری شاگرد حضرت شوق نیموی

طبع چون گردید از فضلِ خدا	کلیاتِ طالب یکتائے فن
زد رقم تاریخ سالِ انطباع	کلکِ واقف ہدیۂ شعر و سخن

۱۳۱۰ھ

تمت

لب ملتانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۸	۷	زیازت	زیارت
۱۳۲	۱	تیرا	اب یہ
۱۴۰	۹	ہوئی ہے	ہوتی ہے
۱۴۵	۱۰	آپ کا	مین ترا
۱۵۹	۱۰	دل وحشی	کی فضا مجکو
۱۶۵	۵	اسی باعث	+
″	″	ہون	ہوتین
۱۶۶	۴	گناہونگی	گناہونگی
۱۶۹	۸	ہوا	ہو
۱۷۵	۷	کبھی	کبھے
۱۸۰	۳	خواہش	خواہش ہے
۱۸۱	۱	عور	عور
″	۳	کہتے	پڑھتے
″	۶	چڑھاجاتی	چڑھا آتی
۱۸۷	۱	اطیو	اطیوا
۱۹۳	۱۳	جسمین	جسمین سے
۱۹۸	۱۲	ادائے	ادارائے
۲۰۱	۱	افسوس	بتلاو
۲۱۳	۷	تراشہ عشق	آشوب وفا
″	۹	نکتہ ور	نکتہ پرور
۲۱۶	۸	بزم شمع	شمع بزم
۲۲۱	۷	تمشاد	شمشاد